يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾

نُورُ القُرآن

ترجمہ اور تفسیر

محمد رفیق ڈوگر

جلد ششم

دیدشنید پبلشرز

دیدشنید پبلشرز

علی عزیز ڈوگر

نے

زاہد بشیر پرنٹرز

سے چھپوائی

اکتوبر 2015ء

دیدشنید پبلشرز

61۔اے راجپوت ٹاؤن، ملتان روڈ، لاہور

فون نمبر: 042-37512213

ہدیہ:

ملنے کا پتہ:

الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Phone: 042-7230777 & 042-7231387
http: www.alfaisalpublishers.com
e.mail: alfaisalpublisher@yahoo.com

درخواست

یہ ایڈیشن تجرباتی طور پر مختصر تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اگر متن / ترجمہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اسے درست کیا جائے۔ شکریہ!

سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 35 آیات اور 4 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ۴۶

1- حٰمٓ ۚ ①

2- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②

3- مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③

4- قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④

حٰمٓ ۴۶

1- حٰمٓ

2- تنزیل اس کتاب کی ہے
اللہ کی جانب سے
جو غالب اور صاحبِ حکمت ہے

3- ہم نے نہیں پیدا کیا ہوا
آسمانوں کو اور زمین کو
اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے
مگر درست تدبیر کے ساتھ
اور ایک مدت معین کے لئے [1]
اور کفر کرنے والے لوگ
جس چیز سے انہیں ڈرایا جاتا ہے
اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں

4- کہیں "کیا تم نے کبھی انہیں دیکھا بھی ہے
جن کو تم سوائے اللہ کے پکارتے ہو؟
دکھاؤ تو مجھے
جو کوئی چیز زمین میں [2]

1- ان سب کی مدت قائم کر دی گئی ہے کہ ان میں سے کس نے کب تک قائم رہنا ہے ان میں سے کوئی بھی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں

2- دکھاؤ تو کہ جنہیں تم پکارتے ہو ان میں سے کسی نے کونسی چیز پیدا کی ہوئی ہے

انہوں نے پیدا کی ہوئی ہے
یا آسمانوں میں ان کی کوئی حصہ داری ہے؟
لاؤ میرے پاس
اس سے پہلے اتری ہوئی کوئی کتاب[3]
یا علم میں سے کچھ بچا کھچا
اگر تم سچے ہو"[4]

5- وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

5- اور کون زیادہ گمراہ ہے
اس شخص سے
جو اللہ کو چھوڑ کر
اس کو پکارتا ہے
جو قیامت کے دن تک اسے
جواب ہی نہیں دے سکتا؟
اور جو ان کی پکار سے ہی
غافل ہیں[5]

6- وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

6- اور جب انسانوں کو جمع کیا جائے گا
تو وہ ان کے دشمن ہوں گے
اور ان کی طرف سے اپنی پوجا کا انکار کر دیں گے[6]

3- جن سے تم مرادیں مانگتے ہو اگر آسمان کے بنانے اور نظم میں ان کا کوئی حصہ ہے تو قرآن سے پہلے آئی کتابوں میں سے ہی کسی سے اس کا کوئی ثبوت پیش کرو

4- اگر کسی کتاب سے نہیں دکھا سکتے تو اس بارے میں تمھارے پاس کوئی بچا کھچا علمی ثبوت ہے تو وہی دکھا دو

5- جن سے وہ مرادیں مانگتے ہیں وہ تو قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جواب نہیں دے سکتے جواب دینا تو ایک طرف وہ تو ان کی فریادیں سن بھی نہیں سکتے

6- جن چیزوں کو مشرک اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ تو روز حساب مشرکوں کی دشمن ہوں گی اور ان کی گمراہی سے لاتعلقی کا اظہار ◄◄

7- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

7- اور جب ان کے سامنے
ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں
اور حق ان کے سامنے آجاتا ہے
تو کافر لوگ کہتے ہیں
"یہ کھلا کھلا جادو ہے"

8- اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸

8- کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ
اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟
کہہ دیں "اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے
تو تم میں تو مجھے اللہ سے بچا لینے کی
ہرگز کوئی طاقت نہیں[7]
اللہ اچھی طرح جانتا ہے
جو کچھ بھی تم اس (قرآن) کے بارے میں کہتے ہو
وہی کافی ہے اس کی گواہی کے لئے
میرے اور تمھارے درمیان
اور وہ ہے غفور الرحیم"[8]

◄◄ کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم نے تو ان سے کبھی نہیں کہا تھا کہ ہماری پوجا کرو یہ جو کچھ بھی کرتے رہے ہیں اس کے ذمہ دار یہ خود ہی ہیں

7- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جو مشرک اور منکر کہتے ہیں کہ قرآن آپ نے خود گھڑ لیا ہے انہیں بتا دو کہ میں تو جانتا ہوں کہ ایسا جھوٹ گھڑنے والے کی اللہ کے ہاں پکڑ ہو گی اور نہ کوئی اسے چھڑا سکے گا اور نہ ہی کوئی اس کی کچھ بھی مدد کر سکے گا تو پھر یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی میں ایسا کر سکتا ہوں؟

8- اب بھی باز آجاؤ اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمھیں معاف کر دے گا

9- قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ۫ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۹

9- کہہ دیں ”میں کوئی الگ طرح کا
رسول نہیں ہوں[9]
اور مجھے نہیں معلوم کہ
میرے ساتھ کیا کیا جائے گا
اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا[10]
میں نہیں پیروی کرتا
مگر اسی کی جو میری طرف
وحی کی جاتی ہے[11]
اور نہیں ہوں میں
مگر خبردار کر دینے والا ہی
صاف صاف کھول کر“

10- قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۫ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۰ ع

10- کہیں ”کیا تم نے سوچا ہے
کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہو
اور تم اس کا انکار کر دو؟[12]
جبکہ گواہی دی ہو
بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے

9- میں جو پیغام توحید دے رہا ہوں یہ اللہ کے سب ہی پیغمبر دیتے رہے ہیں میں کوئی انوکھی دعوت تو نہیں دے رہا سب رسول یہی دعوت دیتے رہے ہیں کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں

10- مجھے غائب کے بارے میں کچھ علم نہیں کہ تمہارے ایسے سوالوں کا جواب دوں کہ کل کو تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے یا یہ جان جاؤں کہ تم میرے بارے میں کیا منصوبہ بندی کر رہے ہو اور اس کی پیش بندی کر لوں

11- میں تم سے جو کچھ بھی کہتا ہوں وہی کچھ ہے جو اللہ کی طرف سے میری طرف وحی کیا جا رہا ہے میں وحی کئے گئے احکام پر عمل کرتا ہوں اور وحی کے مطابق ہی دعوت دیتا ہوں

12- تم نے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ اگر یہ قرآن اللہ ہی کی طرف سے ہو جیسا کہ ہے اور تم اس کا انکار کرو تو تمہارا انجام کیا ہوگا؟ یعنی یہ تو اللہ کی طرف سے ہے تم اپنے بارے میں سوچ لو

اس کے اللہ کا کلام ہونے کی [13]
اور وہ ایمان لے آیا ہے
اور تم تکبر کر رہے ہو
اللہ تو ظالم لوگوں کو
ہدایت نہیں دیا کرتا"

2

11- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪

11- اور کفار ایمان لانے والوں کے بارے میں
کہتے ہیں "اگر اس پر ایمان لانا
کوئی بھلائی کا کام ہوتا
تو یہ لوگ اس پر ایمان لانے میں
ہم سے آگے نہ ہوتے"[1]
اور اب جو انہوں نے
اس سے ہدایت نہیں پائی
تو وہ کہیں گے "یہ تو ایک پرانا جھوٹ ہے"[2]

12- وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫ ج

12- اور قرآن سے پہلے موسیٰ کو دی گئی کتاب
رہنما اور رحمت ہوتی تھی
اور یہ اس کی تصدیق کرنے والی [3]

13- اہل کتاب میں سے تو ایک علم رکھنے والے نے قرآن کے اللہ کی طرف سے بھیجی کتاب ہونے کی اس طرح گواہی دی ہے کہ وہ ایمان لے آیا ہے اور تم جن کے پاس پہلی کتابوں میں سے نہ کوئی کتاب ہے اور نہ ہی کسی کتاب میں سے بچے کھچے علم میں سے کچھ ہے تم تکبر کر رہے ہو

1- مشرک اور منکر کہتے ہیں کہ جس قرآن کی طرف ہمیں دعوت دی جاتی ہے اگر وہ واقعی ہمارے لئے بہتر ہوتا تو ہم اس پر ایمان لانے والوں سے پہلے اس پر ایمان لائے ہوتے ہم جو اس پر ایمان نہیں لا رہے تو یہ اس قابل ہے ہی نہیں کہ ہم اپنا آبائی دین چھوڑ کر اسے قبول کر لیں اور اس کی پیروی کریں

2- یہ جو کہا جاتا ہے کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ایسے جھوٹ پہلے بھی بولے جاتے رہے ہیں

3- قرآن موسیٰ کی طرف بھیجی گئی کتاب کے اللہ کی طرف سے ہونے کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ اپنے وقت میں لوگوں کو فلاح کی راہ دکھانے ◄◄

عربی زبان میں کتاب ہے
ظالموں کو خبردار کرنے کے لئے
اور نیکوکاروں کو خوشخبری دینے کو

13- اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

13- بلاشبہ وہ لوگ جو کہتے ہیں
"ہمارا رب تو اللہ ہے"
پھر وہ اس پر قائم رہتے ہیں
تو نہیں ہے ان کے لئے کوئی خوف
اور نہ وہ غمگین ہوں گے

14- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- یہ لوگ ہیں
جو اصحابِ جنت ہیں
یہ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے
اس کی جزا جو کچھ وہ کرتے رہے[4]

15- وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾

15- اور ہم نے انسانوں کو تاکید کی ہوئی ہے
اپنے والدین کے ساتھ احسان کی
اس کی ماں نے اسے تکلیف کے ساتھ اٹھایا
اور اس نے اس کو تکلیف کے ساتھ جنا
اور اس نے اس کو اٹھائے رکھا
اور دودھ پلایا تیس ماہ تک[5]
یہاں تک کہ جب وہ پوری طرح بالغ ہو گیا

◀◀ والی تھی جس طرح اب عربی زبان میں نازل کی جا رہی یہ کتاب اللہ کے بندوں کے لئے اللہ کی رحمت ہے

4- ان کے ایمان اور اعمال کا یہ انعام ہے جو ان کا منتظر ہے

5- تیس ماہ تک ماں نے بچے کو تکالیف اُٹھا کر حمل کے دوران اُٹھائے رکھا اور پھر دودھ پلایا

اور چالیس سال تک پہنچ گیا
تو اس نے کہا "اے میرے رب
مجھے توفیق دے
کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں
جو تو نے مجھ پر
اور میرے والدین پر کی ہے
اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں
جن سے تو راضی ہو[6]
اور میرے لئے
میری اولاد کی اصلاح کر دے
میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں
اور میں تیرے حضور
سر تسلیم خم کر دینے والوں میں سے ہوں"

16- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾

16- یہ ہیں وہ لوگ
ہم جن سے
ان کے اچھے اعمال قبول کر لیں گے
اور ان کی برائیوں سے[7]
درگزر کریں گے
یہ اہل جنت میں سے ہوں گے

6- یہ ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ کہ ہر عمل اس کی رضا کے لئے اور اس کے حکم کے مطابق ہو بندہ اللہ کا فرمانبردار بن کر رہے
7- ان کے بہترین اعمال کا انہیں انعام دیا جائے گا اور ان کی غیر اہم کوتاہیوں سے درگزر کیا جائے گا

17- وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۖ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ⑰

اس سچے وعدے کے مطابق
جوان سے کیا جاتا ہے
17- اور وہ جو اپنے والدین سے
کہتا ہے "تم دونوں پر افسوس ہے
کیا تم مجھے ڈراتے ہو کہ
میں قبر سے اٹھایا جاؤں گا[8]
حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں
گزر چکی ہیں"
اور وہ دونوں اللہ سے التجا کرتے ہیں
اور اس سے کہتے ہیں
"افسوس ہے تجھ پر
تو ایمان لے آ
یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے"[9]
تو وہ کہتا ہے "نہیں ہے یہ کچھ اور
مگر پہلے والوں کی کہانیاں ہی"

18- اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ⑱

18- یہ ہیں وہ لوگ
جن کے لیے عذاب ثابت ہو گیا ہے[10]
جنوں اور انسانوں کے

8- تم مجھے یہ جو کہتے رہتے ہو کہ روز قیامت کو یاد رکھ تمہیں قبر سے اٹھایا جائے گا اور دنیاوی اعمال کا حساب لیا جائے گا مجھے تمہاری یہ نصیحت بہت ناگوار گزرتی ہے۔ کیوں؟ وہ اس کا سبب یہ بتاتا ہے کہ مجھ سے پہلے جو بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں ان میں سے کسی کو کبھی اٹھایا گیا ہے اس کی قبر سے؟ میں کیسے مان لوں تمہاری یہ بات؟ میں تو تمہاری اس نصیحت سے تنگ آ گیا ہوں

9- اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ تم دنیا میں جو کماؤ گے اسی کا بدلہ آخرت میں پاؤ گے

10- ایسے لوگوں نے اپنے کو عذاب کے حقدار ثابت کر دیا ہے

ان گروہوں کے ہی ساتھ
جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں
ایسے لوگ واقعی خسارے میں رہیں گے

19- وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

19- اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں[11]
اس کے اعمال کے مطابق
اور اس لئے کہ اللہ
انہیں ان کے اعمال کی جزا دے
اور ان کے ساتھ کوئی
بے انصافی نہیں کی جائے گی

20- وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع

20- اور جس روز کفر کرنے والے
آگ کے سامنے لائے جائیں
"تم لوگ اپنے حصے کی سب نعمتیں[12]
اپنی دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے ہو
اور ان کے مزے اڑا چکے ہو
سو آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا
رسوا کن عذاب کی صورت میں
اس کا بدلہ جو تم
زمین پر ناحق تکبر کیا کرتے تھے[13]
اور اس کا جو تم نے نافرمانیاں کی تھیں"

11- عزت اور ذلت کے درجات
12- ان سے کہا جائے گا
13- جس تکبر کا تمہیں کوئی حق نہیں تھا تم جھوٹے تکبر کے متکبر بنے ہوئے تھے

3

21- وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾

21- اور عاد کے بھائی کا ذکر کریں[1]
جب اس نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا
احقاف میں[2]
اور ڈرانے والے آتے رہے تھے
اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی
کہ ”تم کسی کی بندگی نہ کرو
مگر اللہ ہی کی
مجھے تو تم پر ایک بڑے دن کے
عذاب کا خوف ہے“[3]

22- قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾

22- انہوں نے کہا
”کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے
کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دے؟
تو پھر تو لے آ ہم پر وہ
جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے[4]
اگر تو سچا ہے“

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان تکبر اور غرور کرنے والوں کو بتاؤ کہ ہم نے ان جیسے اعمال والی قوم عاد کو کیا بدلہ دیا تھا

2- احقاف میں یعنی اس علاقہ میں جہاں ریت کے اونچے اونچے لمبے چوڑے ٹیلے ہیں ریت کے ایسے ٹیلے کو حقف کہا جاتا ہے اور احقاف حقف کی جمع ہے

3- حضرت ہود سے پہلے جو خبردار کرنے والے آتے رہے تھے اور ان کے بعد جو بھی آئے ان سب کا یہی پیغام ہوتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرو ورنہ پکڑے جاؤ گے اور یہی پیغام حضرت ہود نے احقاف میں اپنی قوم تک پہنچایا تھا

4- وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے

23- قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- اس نے کہا
"اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے[5]
اور میں تمہیں صرف وہ پیغام پہنچا رہا ہوں
جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں[6]
اور لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ
تم لوگ جہالت سے کام لے رہے ہو"

24- فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾

24- پھر جب انہوں نے
اس اچانک چڑھ آنے والے بادل کو
اپنی وادیوں کی طرف بڑھتا ہوا دیکھا
تو کہا "یہ ہم پر بارش برسانے والا
بادل ہے"[7]
"نہیں بلکہ یہ تو وہ ہے
جو تم جلدی طلب کیا کرتے تھے
وہ ہوا جس میں دردناک عذاب ہے

25- تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤی اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾

25- وہ ہر چیز کو برباد کر دے گی
اپنے رب کے حکم سے"[8]
پس جب ان پر صبح ہوئی
تو نہیں دکھائی دیتا تھا وہاں کچھ بھی

5- عذاب کب آنا ہے اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہی اس کا فیصلہ کر سکتا ہے
6- میں تمہیں اللہ کا وہی پیغام پہنچاتا ہوں جو پہنچانے کے لئے مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے
7- جہالت میں جو ڈوبے ہوئے تھے اپنے اعمال پر غور ہی نہ کیا اور طوفانی بادل کو بھی بارش برسانے والے بادل سمجھ کر خوش ہونے لگے
8- حضرت ہود نے انہیں بتایا

مگر ان کے گھر ہی[9]

26- وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا

ہم کسی مجرم قوم کو

لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں

سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ

26- اور ہم نے انہیں

اس محفوظ اور مستحکم طریقے سے آباد کیا ہوا تھا

اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا

کہ ہم نے تمہیں

اس طرح سے آباد نہیں کیا[10]

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع

اور ہم نے انہیں دیئے ہوئے تھے

کان اور آنکھیں اور دل

مگر ان کے کچھ بھی کام نہیں آئے تھے

ان کے کان

اور نہ ان کی آنکھیں

اور نہ ان کے دل

جب وہ

اللہ کی آیات کا انکار ہی کرتے رہے[11]

اور وہ اسی چیز سے گھیر لئے گئے تھے

جس کا وہ مذاق اڑاتے ہوتے تھے

9- ان کے مسکنوں کے علاوہ وہاں کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا ہر طرف خالی ویران گھر ہی تھے

10- تم قریش مکہ نہ تو ان جیسے مضبوط ہو اور نہ ہی ان کی طرح اردگرد کے حوالے سے محفوظ ہو

11- قوت اور محفوظ محل وقوع کے علاوہ ہم نے انہیں دیکھنے، سوچنے، سمجھنے اور محسوس کرنے کی سب صلاحیتیں دی ہوئی تھیں لیکن انہوں نے ان نعمتوں کو حق کی بجائے باطل کے لئے استعمال کیا تھا اور ان کی طاقت اور صلاحیتیں انہیں ہماری گرفت سے نہیں بچا سکی تھیں

4

27- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- اور ہم نے کئی بستیاں برباد کر دی ہوئی ہیں
جو تمہارے ارد گرد ہوتی تھیں
اور ہم نے طرح طرح سے
اپنی آیات بیان کی تھیں
تا کہ وہ لوگ رجوع کر لیں

28- فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

28- تو پھر کیوں نہیں ان کی مدد کی تھی
انہوں نے
جن کو ان لوگوں نے
اللہ کے سوا
معبود پکڑ رکھا تھا
قرب حاصل کرنے کے لئے[1]
نہیں بلکہ وہ تو ان سے کھو ہی گئے تھے[2]
اور یہ تھا انجام ان کے جھوٹ کا
اور اس کا جو وہ گھڑا کرتے تھے[3]

29- وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

29- اور یاد کرو جب ہم نے
تیری طرف متوجہ کر دیا تھا
جنوں کے ایک گروہ کو

12-اسی عذاب سے جس کا وہ مذاق اڑاتے ہوتے تھے کہ اگر تو سچ کہتا ہے تو لے آ وہ عذاب

1- وہ اس خیال سے اُن کی پوجا پرستش کیا کرتے تھے کہ وہ انہیں اللہ کے قریب کر دیں گے۔ کون؟ وہ ہستیاں جن کو وہ پوجتے تھے

2- مدد کرنا تو دور کی بات وہ تو وہاں کہیں تھے ہی نہیں

3- یہ ہے ان کے گھڑے ہوئے جھوٹ کی حقیقت اور اس کا انجام

کہ وہ قرآن سنیں
سو جب وہ اس کے پاس پہنچے [4]
تو انہوں نے کہا "خاموش ہو جاؤ"
پھر جب وہ پڑھا جا چکا [5]
تو وہ لوٹ گئے تھے اپنی قوم کی طرف
ڈرانے والے بن کر [6]

30- قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾

30- انہوں نے کہا تھا "اے ہماری قوم والو
ہم نے تو سنی ہے ایک کتاب
جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے
اس کی تصدیق کرنے والی
جو کچھ بھی پہلے آیا ہے
اور وہ رہنمائی کرتی ہے
حق کی طرف
اور راہ راست کی طرف

31- يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾

31- اے ہماری قوم کے لوگو
اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو
اور اس پر ایمان لے آؤ
اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا
اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا

4- قرآن کے پاس یعنی اس جگہ پہنچ گئے جہاں اللہ کے رسول ﷺ تلاوت قرآن فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی تدبیر سے انہیں وہاں بھیجا تھا

5- قرآن کی تلاوت ختم ہو گئی تو

6- وہ ایمان لے آئے اور پیغام قرآن دوسروں تک پہنچانے لگے

32- وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۲

32- اور جو کوئی نہیں مانے گا
اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی بات
تو وہ زمین میں اللہ سے
بچ نکلنے والا نہیں ہے[7]
اور نہیں ہے اس کے لئے
اللہ کے سوا کوئی بھی کارساز
ایسے لوگ کھلی گمراہی میں ہیں"

33- اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۳

33- کیا وہ دیکھتے نہیں
کہ اللہ ہی ہے
جس نے پیدا کیا ہوا ہے
آسمانوں کو اور زمین کو
اور وہ ان کو پیدا کرنے سے تھک تو نہیں گیا
وہ تو قادر ہے اس پر کہ
مردوں کو زندہ کر دے گا
کیوں نہیں!
وہ تو ہر چیز پر قادر ہے

34- وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۴

34- اور جس روز کافر لوگ
آگ کے سامنے لائے جائیں گے
"کیا یہ حق نہیں ہے؟"
وہ کہیں گے "ہاں! قسم ہمارے رب کی"

7- جو کوئی اللہ کی کتاب اور دین کی طرف دعوت دینے والے کی دعوت پر ایمان نہیں لائے گا قرآن کو اللہ کی طرف سے نازل کی گئی کتاب مان کر اس کے احکام پر عمل نہیں کرے گا وہ اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتا ایسا ممکن ہی نہیں کہ وہ کہیں بھاگ جائے

اللہ کہے گا "تو پھر چکھو یہ عذاب
اس کی وجہ سے
جو تم کفر کیا کرتے تھے"

35- فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾

35- سو صبر کر
جیسے باعزم رسولوں نے صبر کیا تھا
اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کر[8]
اس روز جب وہ اس کو دیکھیں گے
جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے
تو وہ خیال کریں گے کہ وہ نہیں ٹھہرے تھے
مگر دن کی ایک گھڑی ہی[9]
یہ ہے پیغام
تو کیا کیا جائے گا ہلاک کسی بھی اور کو
سوائے نافرمانوں کے؟[10]

8- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ مشرکوں اور منکروں کی چالوں اور دشمنی کا عزم و ہمت سے مقابلہ جاری رکھیں جیسے تم سے پہلے رسول ایسے حالات کا مقابلہ کرتے رہے ہیں اور ان مشرکوں اور منکروں کی جلد گرفت کی خواہش نہ کریں

9- اس کی شدت اور خوف کی وجہ سے انہیں اپنی یہ دنیاوی زندگی اور اس کی مسرتیں جن پر یہ فخر اور غرور کرتے ہیں بہت ہی معمولی محسوس ہوں گی انہیں اپنی یہ تعیش کی زندگی ایک گھڑی سے زیادہ محسوس نہیں ہوگی

10- اس پیغام کو قبول کر کے اس پر عمل نہ کرنے والے ہی عذاب بھگتیں گے

سُوْرَةُ مُحَمَّد

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 38 آیات اور 4 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ①

1- جن لوگوں نے کفر کیا
اور اللہ کی راہ سے روکا[1]
ان کے اعمال برباد کر دیئے گئے[2]

2- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ②

2- اور وہ لوگ جو ایمان لائے
اور انہوں نے نیک عمل کئے
اور وہ ایمان رکھتے ہیں اس پر
جو محمد پر نازل کیا گیا ہے[3]
اور وہ ہے سراسر حق
ان کے رب کی طرف سے
اللہ نے ان سے ان کی برائیاں دور کر دی ہیں
اور وہ ان کے حال کی اصلاح کر دے گا

3- ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ③

3- یہ اس لئے ہے کہ
کفر کرنے والے تو باطل کی پیروی کرتے ہیں
اور وہ لوگ جو ایمان لائے

1- جنہوں نے قرآن پر ایمان لانے سے انکار کر دیا اور دوسروں کو ایمان لانے سے روکا

2- اگر انہوں نے کوئی اچھا عمل بھی کیا ہوا ہے یا کر رہے ہیں تو روز حساب انہیں اس کا بھی اجر نہیں ملے گا ان کا یہ جرم بہت ہی سنگین ہے اور ان کے اچھے اعمال پر بھاری ہے مستقبل کے واقعہ کے لئے فعل ماضی آیا ہے یعنی ایسا ہی ہوگا

3- وہ ایمان لے آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی کتاب پر اللہ کے رسول ﷺ نے جو راہ ہدایت بتائی ہے اس پر چلنے لگے ہیں اس وجہ سے ان کے اعمال و کردار درست ہو گئے ہیں ایمان لانے سے پہلے ان میں جو برائیاں تھیں اللہ نے اپنے نازل کئے حق کے ذریعے وہ دور کر دی ہیں

وقد يبتدأ بقوله ذٰلك ط ولكن حسن اتصاله بما قبله ويوقف على ذٰلك ط ع

وہ حق کی پیروی کرتے ہیں
اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے
اللہ اس طرح سے
انسانوں کے لئے
ان کی اصل حالت بیان کر دیتا ہے[4]

4- فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴

4- سو جب تمہارا کافروں سے مقابلہ ہو
تو ان کی گردنوں پر مارو
یہاں تک کہ جب تم ان کو
اچھی طرح کچل چکو[5]
تو مضبوطی سے باندھو[6]
پھر اس کے بعد ہے
یا تو احسان کرنا
اور یا فدیہ لینا[7]
یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے[8]
یہی ہے[9]

4- جن کے اعمال برباد ہو گئے وہ کون ہیں؟ وہ جو باطل کی راہ پر ہیں جن کی اصلاح ہو گی وہ کون ہیں؟ وہ جو راہ راست پر قائم ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حق اور باطل میں فرق اور تمیز بتا کر جیسا کہ قرآن کے ذریعے بتا دیا گیا ہے انسانوں کو ان کی اپنی پوزیشن دکھا دیا کرتے ہیں کہ خود دیکھ لو تم کہاں کھڑے ہو اور کدھر جا رہے ہو

5- جب بھی حق کا انکار کرنے والے حق کے دشمنوں سے مقابلہ درپیش ہو تو کھل کر مقابلہ کرو اور انہیں کچل دو لڑائی میں جو بھی کوئی کافر سامنے آئے اس کی گردن اڑا دو

6- قیدی بنا لو

7- یہ قیدیوں کے بارے میں حکم ہے کہ انہیں احسان کرتے ہوئے بھی چھوڑا جا سکتا ہے اور فدیہ لے کر بھی

8- لڑائی ختم ہو چکی ہو۔ احسان اور فدیہ والی صورت حال لڑائی ختم ہو جانے کے بعد آئے گی

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارا حکم یہی ہے

اور اگر اللہ چاہتا
تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا[10]
اور لیکن اس لیے کہ وہ آزمائے
تم میں سے بعض کو
بعض دوسروں کے ذریعے[11]
اور جو لوگ مارے جائیں
اللہ کی راہ میں
تو وہ ہرگز نہیں ضائع جانے دے گا
ان کے اعمال

5- سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۚ

5- وہ ان کی رہنمائی کرے گا[12]
اور ان کا حال بہتر کر دے گا

6- وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦

6- اور انہیں اس جنت میں داخل کر دے گا
جس کے بارے میں وہ انہیں بتا چکا ہے[13]

7- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝٧

7- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اگر تم اللہ کی مدد کرو گے[14]

10- اللہ کے لئے کافروں سے بدلہ لینا کوئی مشکل نہیں وہ چاہتا تو ان سے کسی اور طریقہ سے بھی کفر کرنے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا بدلہ لے سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا؟ آگے وضاحت فرمائی ہے

11- یہ ہے وہ سبب کہ اللہ نے باطل پرستوں سے خود بدلہ کیوں نہیں لیا؟ اس لئے کہ ان کے مقابلہ میں لا کر اللہ تمہارے ایمان، خلوصِ نیت اور جذبہ ایثار و قربانی کو آزمائے اور سب جان لیں کہ کون کیسا ہے؟

12- اس آزمائش میں جو شہید ہو جائیں انہیں مراحل آزمائش کے دوران ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ کیا بدلہ دیا جائے گا؟ ''انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا'' اور دنیا سے جنت کے سفر کے دوران اللہ ان کی جنت کی طرف رہنمائی فرمائے گا اور ان کا حال بہتر کر دے گا یعنی ان کے درجات بلند کر دے گا

13- وہ جنت جس کے بارے میں اللہ انہیں دنیا میں بتا چکا ہے اہل ایمان کو جس سے آگاہ کر چکا ہے۔

14- باطل پرستوں کے مقابلے کے لئے کمر باندھ لو گے

تو وہ تمھاری مدد کرے گا[15]
اور تمھارے قدم مضبوطی سے جما دے گا

8- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸

8- اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے
تو ان کے لئے ہلاکت ہے
اور اللہ نے ان کے اعمال کو
بھٹکا دیا ہے[16]

9- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹

9- یہ اس لئے کہ
وہ ناپسند کرتے ہیں
اس کو جو اللہ نے نازل کیا ہے[17]
سو اس نے ان کے اعمال برباد کر دیئے

10- اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝۱۰

10- تو کیا وہ کبھی زمین میں نہیں گھومے پھرے
کہ وہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا تھا
جو ان سے پہلے ہوتے تھے؟
اللہ نے ان کا سب کچھ
ان پر الٹ دیا تھا[18]
اور کافروں کے ساتھ
ایسا ہی ہونے والا ہے[19]

15- اللہ تمہیں کامیابی عطاء کرے گا باطل پرستوں کے مقابلے میں تمہیں سب شعبوں میں مضبوط بنا دے گا

16- وہ حق کی مخالفت میں جو کچھ کر رہے ہیں اس میں انہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی وہ راہ سے بھٹک گئے ہیں

17- یعنی قرآن کو

18- ان کا کمایا بنایا سب کچھ ان پر الٹ دیا گیا تھا، نہ وہ خود بچے تھے اور نہ ہی ان کے بنائے میں سے کچھ باقی رہا تھا وہ بھی اپنی تباہی ہی کماتے رہے تھے

19- جو بھی کفر پر بضد رہے اس کا انجام ایسا ہی ہوگا

ع ۱۱ ۵

11- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾

11- یہ اس وجہ سے کہ
اللہ تو اہل ایمان کا حامی و ناصر ہے
اور کافروں کا حامی و ناصر کوئی ہے ہی نہیں

2

12- اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾

12- یقیناً اللہ داخل کر دے گا
ان لوگوں کو
جو ایمان لائے
اور انہوں نے نیک کام کیے
باغات میں
جن میں نہریں بہتی ہیں
اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں[1]
وہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں[2]
اور جانوروں کی طرح کھا رہے ہیں
ان کے لیے آخری ٹھکانا ہے آگ

13- وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

13- اور کتنی ہی بستیاں
جو زیادہ زور آور تھیں
تیری اس بستی سے
جس نے تجھے نکال دیا ہے[3]

1- اس دنیا میں
2- انہیں جانوروں کی مانند صرف پیٹ بھرنے سے ہی غرض ہے وہ فہم و شعور سے کام لینے والے نہیں
3- جس کے باسیوں نے تجھے نکال دیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اس بستی کے جن سرداروں کی دشمنی کی وجہ سے آپ کو مکہ چھوڑنا پڑا ہے وہ تو کچھ بھی نہیں ہیں ہم نے تو ان سے بڑے طاقتور لوگوں کو تباہ کر دیا ہوا ہے جب انہیں ہم سے کوئی بچا نہیں سکا تھا تو یہ کیسے ہماری پکڑ سے بچ جائیں گے؟

ہم نے انہیں ہلاک کیا
تو نہیں تھا کوئی ان کی مدد کرنے والا

14- اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾

14- کیا پھر وہ شخص جو
روشن ہدایت پر ہے
اپنے رب کی طرف سے آئی ہوئی
وہ ہوسکتا ہے اس شخص کی مانند
جس کے لئے اس کے برے اعمال کو
پسندیدہ بنادیا گیا ہے
اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں؟[4]

15- مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

15- اس جنت کا حال تو ایسا ہے
جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ
اس میں نہریں ہوں گی
صاف ستھرے پانی کی
اور ایسے دودھ کی نہریں ہوں گی
جس کا مزہ کبھی نہیں بدلتا
اور لذیذ خمر کی نہریں ہوں گی
پینے والوں کے لئے[5]
اور صاف شفاف شہید کی نہریں
اور ان کے لئے وہاں ہوں گے

4- جو کوئی اللہ کی بتائی راہ ہدایت پر ہے چوپایوں کی مانند اپنی خواہشات کے پیچھے چلنے والا کوئی بھی دنیادار اس کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا
5- وہ جس کے بارے میں سورہ الصّٰفّٰت میں فرمایا ہے "نہیں ہے اس میں کوئی تکلیف اور نہیں ہوں گے وہ اس سے بدمزہ" آیت 47

ہر قسم کے پھل
اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت
کیا ہو سکتے ایسے متقی ان لوگوں کی مانند
وہ جنہیں ہمیشہ آگ میں ہی رہنا ہے؟[6]
اور ایسے لوگوں کو
کھولتا ہوا سخت گرم پانی پلایا جائے گا
اور وہ ان کی آنتیں کاٹ دے گا

16- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ⑯

16- اور ان میں کوئی وہ ہیں
جو تیری بات پر کان لگا دیتے ہیں
پھر جب وہ
تیرے پاس سے نکلتے ہیں
تو ان لوگوں سے جنہیں علم دیا گیا ہے
پوچھتے ہیں "وہ ہے کیا
جو اس نے ابھی کہا تھا؟"[7]
یہ ہیں وہ لوگ
جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے
اور وہ اپنی خواہشات کے پیرو بنے ہوئے ہیں[8]

6- وہ جو باطل پرست ہے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان دنیادار چوپایوں اور پیٹ پرستوں میں سے کچھ وہ بھی ہیں جو اے نبی ﷺ تیری طرف سے دی جانی والی دعوت بڑے غور سے سنتے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ کی دعوت کی مجلس سے باہر آتے ہیں اہل علم یعنی اہل ایمان سے کہتے ہیں "مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آیا یہ کہا گیا ہے ابھی ابھی محفل میں" کیونکہ وہ خلوص دل سے دعوت سمجھنے اور اس پر غور کر کے قبول کرنے کے لئے تو آیا ہی نہیں ہوتا اور ایسی باتیں بنا کر حق سے دور رہنا چاہتا ہے

8- یہ ہے سبب ان کے ایسی باتیں کرنے کا

17- وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ⑰

17- اور وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی
اللہ ان کے لئے ہدایت زیادہ کر دیتا ہے[9]
اور انہیں اُن کا تقویٰ عطاء کر دیتا ہے

18- فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ⑱

18- تو کیا ایسے کافر اس گھڑی کے ہی منتظر ہیں
کہ وہ اچانک ان پر آجائے؟[10]
اور اس کی علامات تو آچکی ہیں
تو پھر کیسے ہوگا ان کے لئے
نصیحت قبول کرنا
جب وہ گھڑی ان پر آجائے گی؟

19- فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ⑲ ع ۲ ۸ ۶

19- تو اے انسان جان لے کہ
نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر اللہ ہی[11]
اور معافی مانگ
اپنی کوتاہی کے لئے
اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے

9- ان دنیادار پیٹ پرستوں کے مقابلے میں جو لوگ اللہ کے رسول سے ہدایت پائیں اللہ ان کی ہدایت زیادہ کر دیتا ہے اور انہیں پرہیز گار بنا دیتا ہے مطلب یہ کہ وہ دنیادار تو ہدایت حاصل کرنے کی نیت سے آئے ہی نہیں ہوتے

10- حق کو جان اور سن کر بھی وہ ایمان نہیں لا رہے تو کیا وہ اس وقت کے منتظر ہیں جب وہ گھڑی اچانک انہیں آن پکڑے گی جس کے آنے کی بہت سی نشانیاں قرآن کے ذریعے انہیں بتا دی گئی ہیں اور وہ یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ کوئی بھی جاندار ہمیشہ رہنے والا نہیں اس حوالے سے ان کی اپنی زندگی کی آخری گھڑی بھی تو ان کے ایمان لا کر عذاب سے بچ جانے کا امکان ختم کر دے گی کیونکہ اس وقت تو ان کے لئے ایمان قبول کر کے راہ راست پر قائم ہو جانے کا وقت ختم ہو چکا ہوگا

11- اللہ ہی ہے جس کی عبادت اور فرمانبرداری تم پر فرض ہے یہ یاد رکھو اور اس کے مطابق زندگی گزارو اور اللہ کے حکم کے مطابق کافروں سے مقابلہ کرو (آیت 4) لیکن اس حکم پر عمل کے دوران اگر کوئی کوتاہی ہو جائے جیسا کہ انسانوں سے ہو جاتی ہے تو اس کے لئے اللہ سے اپنے لئے اور باقی اہل ایمان مرد و خواتین کے لئے معافی مانگیں مطلب یہ کہ ہمارے حکم پر عمل کرو اور کوتاہی کے لئے معافی مانگو یہ ہے لائحہ عمل اس مقابلے کا

اور اللہ تم لوگوں کے آنے جانے[12]
اور رہنے سہنے کی جگہ کو
خوب جانتا ہے

3

20- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝

20- اور ایمان لانے والے کہتے تھے
"کیوں نہیں نازل کی جاتی کوئی سورت؟"
مگر جب ایک محکم سورت نازل کر دی گئی ہے
اور اس میں قتال کا ذکر ہے
تو تو ان لوگوں کو دیکھتا ہے
جن کے دلوں میں مرض ہے کہ
وہ تیری طرف
اس شخص کی مانند دیکھتے ہوتے ہیں
جس پر موت کی غشی طاری ہو
مگر ان کے لئے بہتر تھا

21- طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝

21- اطاعت کرنا اور اچھی بات کہنا[1]
سو جب معاملہ طے ہو چکا ہے
تو اگر وہ اللہ سے کیا وعدہ سچا کر دکھاتے
تو یہ ان کے لئے ضرور اچھا ہوتا[2]

12- اس مقابلے کے لئے تم کیا کرتے ہو؟ نکلتے ہو یا گھر پر ہی بیٹھے رہتے ہو اللہ کو سب پتہ چل جائے گا تم اس سے کچھ چھپا نہیں سکتے

1- آیت 19 میں جن لوگوں کو کوتاہی کے لئے اللہ سے معافی مانگنے کا حکم دیا گیا ہے یہ ان لوگوں کا حوالہ ہے اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اطاعت کرو اور بہانے نہ بناؤ اس حکم قتال کے بارے میں خلوص نیت کے ساتھ بات کرو

2- اب جب اللہ نے معاملہ طے کر دیا ہے کہ کافروں سے مقابلہ آن پڑے تو مقابلہ کرو اور اللہ کی مدد کیا کرو تو وہ جو تم کہا کرتے تھے کہ ◄◄

22- فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾

22- تو کیا پھر تم لوگ اس کے قریب پہنچ چکے ہو[3]
کہ اگر تمھیں حکومت مل جائے
تو تم زمین میں فساد برپا کر دو گے
اور اپنی قرابتوں کو قطع کر دو گے؟

23- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

23- ایسے لوگ ہیں
جن پر اللہ لعنت کر دیا کرتا ہے
اور ان کو بہرا کر دیتا ہے
اور ان کی آنکھیں اندھی کر دی جاتی ہیں[4]

24- اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

24- تو کیا پھر یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے
یا ان کے دلوں پر تالے ہیں؟[5]

25- اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۙ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

25- وہ لوگ جو اپنی پیٹھ پر الٹے پھر جاتے ہیں
اس کے بعد کہ ان پر ہدایت واضح کی جا چکی ہے
شیطان نے ان کو فریب دیا ہوا ہے
اور اس نے انہیں جھوٹی امیدوں کا سہارا دیا ہوا ہے[6]

◄◄ اللہ کافروں سے مقابلہ کا حکم نازل کیوں نہیں کرتا اگر حکم آجائے تو ہم ان سے لڑیں گے اگر تم وہ وعدے سچ کر دکھاتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا اور ہوگا

3- کیا تم لوگ حق سے اتنا دور چلے گئے ہو؟ تمھارے اللہ سے کیا وعدہ سچ نہ کرنے سے یہ سمجھ لیا جائے کہ تم اپنے ماضی کی طرف لوٹ گئے ہو اور اگر کسی طرح تمھیں حکومت مل جائے تو تم زمین پر حق اور انصاف کی حکمرانی قائم کرنے کی بجائے اپنی مرضی کرو گے اور اپنی خواہشات کی غلامی سے زمین میں فساد پھیلا دو گے؟ جس کا اللہ خاتمہ کرنا چاہتا ہے

4- وہ لوگ جو قرآن اور اللہ کے احکام پر عمل کرنے کی بجائے اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہوں اللہ انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا کرتا ہے لعنت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا کسی کو اپنی رحمت سے محروم کر دینا

5- ان کے دلوں پر وہ تالے ہیں جو دلوں کے لئے مخصوص ہیں

6- شیطان نے انہیں ان کی جھوٹی امیدوں کے پورا ہو جانے کا فریب دے کر اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے

26- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾

26- ان کے ساتھ یہ اس لئے ہے کہ
انہوں نے ان لوگوں سے
جو ناپسند کرتے ہیں اس کو
جو اللہ نے نازل کیا ہے
کہا ہوا ہے "بعض معاملات میں
ہم تمہاری بات مانیں گے"[7]
اور اللہ ان کے بھید کو خوب جانتا ہے

27- فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

27- تو پھر کیسا رہے گا
جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے
اور ماریں گے
ان کے چہروں پر اور ان کی پیٹھوں پر؟[8]

28- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ ع ۴

28- ان کے ساتھ یہ اس لئے ہوگا کہ
انہوں نے اس طریقے کی پیروی کی
جو اللہ کو ناراض کرنے والا ہے
اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کی
راہ اختیار کرنا پسند نہ کیا
سو اس نے ان کے اعمال برباد کر دیئے

4

29- اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾

29- کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے
یہ گمان کئے ہوئے ہیں کہ

7- قتال کا حکم آجانے کے باوجود وہ لوگ اس پر عمل کرنے سے اس لئے پھر گئے ہیں کہ قرآن کے دشمنوں کے ساتھ ان کا پرانا تعلق ہے اور ان کا ان کے ساتھ عہد ہے کہ وہ قتال کے بعض معاملات میں اللہ کا حکم ماننے کی بجائے ان کا حکم مانیں گے

8- وقت مرگ ان کے ساتھ فرشتے ایسا سلوک کریں گے۔ کیوں؟ اگلی آیت میں اس کا سبب بیان فرمایا گیا ہے

اللہ ہرگز ان کے دلوں کے کھوٹ
ظاہر نہیں کرے گا؟[1]

30- وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ
وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

30- اور اگر ہم چاہتے
تو ہم نے تجھے وہ لوگ دکھا دیئے ہوتے
سو تو ان کو
ان کے چہروں سے پہچان لیتا
اور تو ان کو ضرور پہچان لے گا
ان کی گفتگو کے انداز سے[2]
اور اللہ کو تم لوگوں کے سب اعمال معلوم ہیں

31- وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ
وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَاَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

31- اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے
تاکہ ہم تم میں سے
جہاد کرنے والوں کو
اور صبر کرنے والوں کو
ظاہر کر دیں
اور ہم تمہارے دعووں کو ٹیسٹ کریں گے[3]

32- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا
الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ
يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

32- بلاشبہ
جو لوگ کفر کرتے ہیں
اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں
اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں

1- ان کا یہ خیال باطل ہے کہ ہم ان کے دلوں کا کینہ اور کھوٹ ظاہر نہیں کر سکتے
2- اللہ کے حکم پر عمل کے بارے میں ان کی منافقت ان کی بات چیت سے پہچانی جا سکتی ہے
3- دیکھیں گے کہ تم اسلام سے وابستگی کے اپنے دعووں میں کہاں تک سچے ہو

اس کے بعد کہ ان پر ہدایت کی راہ
واضح ہو چکی ہے
وہ لوگ ہرگز
اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے
اور وہ ان کے اعمال برباد کر دے گا[4]

33- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

33- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اطاعت کرو اللہ کی
اور اطاعت کرو رسول کی
اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو[5]

34- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

34- بلاشبہ وہ لوگ جو
کفر پر ڈٹے ہوئے ہیں
اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں
پھر وہ کافر ہی مر جائیں
تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا

35- فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾

35- سو تم لوگ ہمت نہ ہارو[6]
اور صلح کے لئے منتیں نہ کرو[7]
اور تم ہی غالب رہو گے

4- اللہ کے دین اور رسول ﷺ کے خلاف وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اس کا ان کے حق میں کوئی بھی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہوگا

5- باطل یعنی ایسے جیسے کہ وہ ہوں ہی نہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے اس حکم کی پابندی نہیں کرو گے اور اس پابندی کے معاملے میں ہمارے رسول ﷺ کی پیروی نہیں کرو گے تو تمہارے دیگر اچھے اعمال کا بھی تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا یعنی اس حکم پر عمل سے ہی تمہاری فلاح کی راہ ہموار ہوگی

6- حوصلہ کرو اور اللہ اور اس کے دین کے دشمنوں کے خلاف ڈٹ جاؤ

7- اللہ اور اس کے دین کے دشمنوں کے سامنے صلح صلح نہ چلاتے پھرو

36- اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

اور اللہ تمہارے ساتھ ہے
اور وہ کبھی بھی
تمہارے اعمال ضائع نہیں جانے دے گا[8]
36- نہیں ہے دنیا کی یہ زندگی کچھ اور
مگر ایک کھیل اور تماشہ ہی
اور اگر تم ایمان پر قائم رہے
اور تقویٰ کی راہ اختیار کی[9]
تو وہ تمہیں تمہارا اجر عطاء کر دے گا[10]
اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگے گا[11]

37- اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ يُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾

37- اگر اللہ تم سے تمہارے مال مانگ لے
سارے کے سارے
پھر تم سے سختی سے مانگے
تو تم لوگ بخیلی سے کام لو گے
اور وہ تمہارے کھوٹ ظاہر کر دے گا[12]

8- اس مقابلے کے لئے تم جو کچھ بھی کرو گے اللہ اس کا تمہیں ہی فائدہ دے گا

9- ایمان پر قائم رہو اور اللہ کے احکام پر سختی سے عمل کرو تقویٰ کا مفہوم ہے دل میں ہر وقت یہ خوف زندہ رہنا کہ کہیں کوئی ایسا عمل نہ ہو جائے جس پر اللہ کے ہاں پکڑ ہو جائے

10- تمہیں فلاح مل جائے گی

11- دشمن سے مقابلے کے لئے وسائل کی بھی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم تمہیں دشمن کا مقابلہ کرنے کا حکم تو دے رہے ہیں لیکن یہ حکم نہیں دے رہے کہ تمہارے پاس جو بھی مال ہے اسے اس پر خرچ کر دو۔ ایسا حکم کیوں نہیں دے رہے؟ اس کی مصلحت اگلی آیت میں بیان فرمائی ہے

12- اگر ایسا حکم دے دیا جائے کہ سارے کا سارا مال جنگی ضروریات کے لئے دے دو اور ایسا حکم نافذ کر دیا جائے تو تم اس پر پوری طرح عمل نہیں کر سکو گے اور سب کے سامنے بے نقاب ہو جاؤ گے لہٰذا اللہ تمہاری بھلائی کی خاطر تم پر چھوڑ رہا ہے کہ جتنا بھی مال دفاعی ضروریات پر خرچ کر سکتے ہو کرو

38- هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝۳۸ ع

38- دیکھو تم وہ لوگ ہو
جنہیں دعوت دی جا رہی ہے
کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو
مگر تم میں سے بعض ایسے ہیں
جو بخل کر رہے ہیں[13]
اور جو کوئی بخل کرتا ہے
تو وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے[14]
اور اللہ تو غنی ہے
اور تم لوگ محتاج ہو[15]
اور اگر تم لوگ پھر جاؤ گے
تو وہ تمہاری جگہ
کسی اور قوم کو لے آئے گا
اور وہ تم جیسے نہیں ہوں گے

13- اس رعایت کے باوجود وہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کر رہے

14- اس کا نقصان خود اسی کو ہوگا

15- اللہ تمہارا محتاج نہیں اس کے کرم اور مدد کے محتاج تو تم ہو اگر تم لوگ اللہ کے اس حکم پر عمل نہیں کرو گے اللہ کے دین اور رسول ﷺ کے دشمنوں کے مقابلے کے لئے ہمت نہیں باندھو گے اس کے لئے اپنے مال خرچ نہیں کرو گے تو وہ تمھاری جگہ کسی اور گروہ کو لے آئے گا جو تم جیسا نہیں ہوگا جس سے خسارے میں تم ہی رہو گے اللہ تو ایسا کر سکتا ہے تم سوچو تو کہ تمہارا کیا بنے گا؟ لہٰذا اللہ کے حکم پر عمل کرو تمہارا فائدہ اسی میں ہے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 29 آیات اور 4 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾	1- ہم نے تو تیرے لیے فتح مبین کی راہ کھول دی ہے[1]

1- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کو بشارت دیتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کے لئے واضح اور بہت بڑی فتح کا راستہ کھول دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس فتح مبین کا دروازہ کب کھولا تھا؟ اللہ کے رسولؐ نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ نے صحابہ کے ساتھ پُرامن عمرہ کیا ہے کچھ صحابہ اپنے سروں کے بال صاف کروا رہے ہیں اور کچھ بال کُتروا رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو عمرہ کی تیاری کا حکم دیدیا مدینہ کے اردگرد کے صحراؤں کے باسی بدوؤں کو بھی پیغام بھیجا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کرنے کے لئے آپؐ کے قافلہ کے ساتھ چلیں کچھ بدو مسلمان تھے اور دیگر ریاست مدینہ کے اتحادی تھے یکم ذیعقد 6 ہجری کو آپؐ چودہ سو صحابہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے قریش نے مکہ کے گرد کے قبائل کو اکٹھا کرلیا اور اعلان کردیا کہ وہ اللہ کے رسولؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے انہوں نے خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل کو تین سو سواروں کا دستہ دے کر قافلہ پر حملہ کے لئے بھیجا اللہ کے رسولؐ کو ان کے ارادہ کا علم ہوا تو آپؐ راستہ بدل کر حدیبیہ پہنچ گئے ذیقعدان مہینوں میں سے ہے جن میں جو بھی چاہے عمرہ کرسکتا تھا قریش اس روایت کے محافظ ہوتے تھے اور وہی اب اس قدیم روایت کو توڑنے کے لئے لشکر جمع کرچکے تھے ان کے اتحادی قبائل میں سے بنوخزاعہ کے سردار بدیل بن ورقاء قریش کے ایلچی کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم لڑائی کے لئے نہیں عمرہ کرنے آئے ہیں اس نے واپس جاکر قریش کو سمجھایا وہ پھر بھی نہ مانے تو قبیلہ بنوکنانہ کا سردار حلیس جو ایک لشکر کے ساتھ قریش کی مدد کے لئے آیا ہوا تھا قریش کے سفیر کے طور پر اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اللہ کے رسولؐ نے اسے بھی وہی جواب دیا اس نے بھی واپس جاکر قریش کو وہی مشورہ دیا کہ مسلمانوں کی راہ نہ روکو مگر وہ نہ مانے تو حلیس نے اعلان کردیا کہ ”اگر تم محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کے عزم کی راہ میں حائل ہوئے تو ہم تم سے لڑیں گے“ طائف کے قبیلہ بنوثقیف کے سردار عروہ بن مسعود بھی اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واپس جاکر قریش کے سرداروں کو سمجھایا مگر وہ پھر بھی اپنی جاہلانہ ضد پر قائم رہے رسول اللہ ﷺ نے پہلے خراش بن امیہ کو اور پھر حضرت عثمانؓ کو قریش کو سمجھانے کے لیے بھیجا حضرت عثمانؓ کی واپسی میں تاخیر ہوئی تو افواہ پھیل گئی کہ قریش نے انہیں شہید کردیا ہے اس افواہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب ہم جنگ کریں گے صحابہ نے ببول کے ایک درخت کے نیچے اللہ کے رسولؐ کے دست مبارک پر آخری دم تک لڑنے کی بیعت کی ان کے پاس ہتھیار تو نہیں تھے صرف چمڑے کے نیاموں میں بند ایسی تلواریں ہی تھیں جو حج اور عمرہ کے سفر کے دوران ذاتی حفاظت کے لئے ساتھ رکھی جاتی تھیں لیکن قریش مسلمانوں کے جذبہ ایمانی سے واقف تھے وہ پریشان ہوگئے اور سہیل بن عمرو کو اللہ کے رسولؐ کی طرف بھیجا جس نے طویل مذاکرات کے بعد قریش کے سرداروں کی اجازت سے اللہ کے رسولؐ سے معاہدہ کیا کہ (1) اللہ کے رسولؐ اور قریش مکہ کے درمیان دس سال تک جنگ بند رہے گی (2) مسلمانوں میں سے جو بھی کوئی حج، عمرہ یا تجارت کے لئے مکہ آئے گا اسے جان و مال کی امان حاصل ہوگی قریش کا جو کوئی فرد مدینہ سے گزرے گا اسے بھی جان و مال کی امان حاصل ہوگی (3) قریش کا ◄◄

2- لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾

2- تا کہ اللہ ازالہ کردے[2]
تیری سابقہ اور آنے والی ہر کوتاہی کا
اور مکمل کردے تجھ پر اپنی نعمت
اور درست راہ کی طرف تیری رہنمائی کرے

3- وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾

3- اور اللہ تجھے مدد دے

◄◄ کوئی شخص اپنے ولی کی اجازت کے بغیر محمدؐ کے پاس جائے گا تو اسے واپس کردیا جائے گا لیکن محمدؐ کے ساتھیوں میں سے کوئی قریش کے پاس آئے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا (4) فریقین ایک دوسرے سے بدعہدی نہیں کریں گے نہ باہر سے غداری قبول کریں گے وہ ایک دوسرے کے خلاف کسی کی خفیہ یا اعلانیہ مدد نہیں کریں گے (5) جو کوئی محمدؐ کے اس عہد اور ذمہ داری میں شامل ہونا چاہے وہ بھی ایسا کر سکے گا اور جو کوئی قریش کے ساتھ شامل ہونا چاہے وہ بھی کر سکے گا (6) اس سال محمدؐ واپس چلا جائے گا اگلے سال ہم محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کے لئے مکہ خالی کردیں گے وہ تین راتیں وہاں ٹھہر سکیں گے مگر ہتھیار ساتھ نہیں لائیں گے (7) اس دفعہ قربانی کے جانور وہیں رہیں گے جہاں ہم نے انہیں پایا ہے انہیں وہیں قربان کردیا جائے گا (8) ہمارے اور تمہارے حقوق برابر ہوں گے اس معاہدے کے حوالے سے مکہ کے قریش نے (1) ریاست مدینہ کا وجود تسلیم کرکے جزیرہ نمائے عرب کے اندر اور باہر کی سب قوتوں کو پیغام دے دیا تھا کہ وہ اللہ کے رسولؐ سے فعال دشمنی سے دست بردار ہو رہے ہیں (2) انہوں نے عملاً اپنی کمزوری کو تسلیم کرلیا تھا اور نہ صرف امن معاہدہ کرلیا تھا بلکہ کسی بھی اور کا اللہ کے رسولؐ کے خلاف خفیہ ساتھ نہ دینے کا بھی عہد کرلیا تھا (3) پہلے وہی قریش مکہ عرب قبائل کو اللہ کے رسولؐ اور دین حق کے خلاف جمع کرکے حملے کیا کرتے تھے اس معاہدے میں انہوں نے عرب قبائل کو اللہ کے رسولؐ کے ساتھ اتحاد کی بھی اجازت دے دی تھی اس معاہدے کی وجہ سے ان کے پڑوسی قبیلہ بنوخزاعہ نے اللہ کے رسولؐ سے اتحاد کرلیا تھا جو مکہ کی فتح کا جواز بن گیا تھا (4) اللہ کے رسولؐ نے حضرت عثمانؓ کو یہ پیغام دے کر قریش کے سرداروں کے پاس بھیجا تھا کہ وہ مسلمانوں کے لئے تین دن مکہ خالی کرادیں قریش نے یہ بھی مان لیا تھا مگر اگلے سال سے (5) مسلمانوں کو حج اور عمرہ اور تجارت کے لئے مکہ آنے کی آزادی حاصل ہوگئی تھی (6) قریش مکہ اپنی صدیوں پرانی مذہبی، اخلاقی اور سیاسی اجارہ داری سے دست بردار ہوگئے تھے اس معاہدے سے انہیں کیا حاصل ہوا تھا؟ تجارتی سہولت اور اپنے خاندان کی اجازت کے بغیر مدینہ جانے والوں کی واپسی کی شرط جو بعد میں انہوں نے خود درخواست کرکے ختم کرائی تھی اور اس بار عمرہ نہ کرنے کی شرط مذہبی، سیاسی، سماجی، اخلاقی اور تاریخی حوالوں سے دیکھا جائے تو یہ اللہ کے رسولؐ کی بہت بڑی کامیابی اور قریش مکہ کی بہت بڑی ناکامی تھی جس کے تفصیلی جائزہ کی یہاں گنجائش نہیں ہم نے الامینؐ کی جلد سوئم میں اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے اللہ تعالیٰ نے جس واضح فتح کا دروازہ کھول دینے کی بشارت دی ہے وہ کون سی فتح تھی؟ وہ تھی مکہ کی فتح جس کے بعد سارے جزیرہ نمائے عرب میں اللہ کا دین غالب آگیا تھا بعض اہل علم اس سے مراد خیبر کی فتح لیتے ہیں مگر مکہ کی فتح کے مقابلے میں خیبر کی فتح کا جواز بہت کمزور ہے

2- اللہ تعالیٰ نے پہلے بشارت دی کہ ہم نے دین حق کے غلبہ کا دروازہ کھول دیا ہے یعنی اس کی راہ میں حائل سب رکاوٹیں دور کردینے کا فیصلہ کرلیا ہے پھر فرمایا کہ اب ہم اس غلبہ کے لئے تم مسلمانوں سے کوئی کوتاہی نہیں ہونے دیں گے اور تمہاری ماضی کی کوتاہیوں کا ازالہ کردیں گے اور مکمل غلبہ کی راہ پر ہم خود تمہاری رہنمائی کریں گے تا کہ دین کے غلبہ کی نعمت پوری کردیں اللہ تعالیٰ مخاطب تو اپنے نبیؐ سے ہیں مگر حوالہ اہل ایمان کے اجتماعی عمل کا ہے

بے مثل مدد[3]

4- هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾

4- وہی ہے جس نے نازل کردی تھی
مومنوں کے دلوں میں سکینت[4]
تاکہ ان کے ایمان کو اور زیادہ کردے
اور اللہ ہی کے ہیں
آسمانوں کے اور زمین کے سب لشکر[5]
اور اللہ ہے
صاحبِ علم و صاحبِ حکمت

5- لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾

5- تاکہ وہ داخل کردے[6]
مومن مردوں اور مومن عورتوں کو باغات میں
جن میں نہریں بہتی ہیں
ان میں ہمیشہ رہنے کے لئے
اور وہ ان کی برائیاں ان سے دور کردے
اور اللہ کے نزدیک
یہ بہت بڑی کامیابی ہے[7]

6- وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ

6- اور وہ سزا دے[8]
منافق مردوں اور منافق عورتوں کو

3- اس غلبہ کے لئے ہم تمہاری بہت زیادہ مدد کریں گے

4- مشکلات کا ہمت، حوصلہ اور اطمینان قلب سے مقابلہ کرنے کی توفیق عطاء کردی تھی دلوں میں اطمینان اور سکون پیدا کردیا تھا

5- دین حق کو غلبہ دینے کے ہمارے اس فیصلہ کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا کیونکہ ہم زمین و آسمان کے سارے لشکروں کے مالک ہیں اور ہمارے علم و تدبیر کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا

6- ہم نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اطمینان قلب، ہمت اور حوصلہ اس لئے عطاء کئے تھے، مشکلات کے مقابلے میں ان کے ایمان میں اس لئے اضافہ کردیا تھا تاکہ انہیں باغات میں داخلے کے حق دار بنادیں اور ان کی خامیاں دور کردیں

7- ان آزمائشوں میں کامیابی اور حصول جنت

دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝۶

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو
جو اللہ کے بارے میں
بُرے گمان رکھتے ہیں
وہ تو بُری گردش میں آ گئے ہیں[9]
اور ان پر اللہ کا غضب ہے
اور اس نے ان پر لعنت کر دی ہے[10]
اور اس نے تیار کر دی ہے
ان کے لئے جہنم
اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے

7- وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۷

7- اور اللہ ہی کے ہیں سب لشکر
آسمانوں کے اور زمین کے
اور اللہ ہے بڑے ہی غلبہ والا
صاحبِ حکمت

8- اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۸ۙ

8- ہم نے تو تجھے
گواہی دینے والا[11]
بشارت دینے والا

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے دین حق کے غلبہ کے ذریعے ان منافقوں کو عذاب میں مبتلا کر دیا ہے جو اس خیال سے اللہ کے رسولؐ کے ساتھ نہیں گئے تھے کہ قریش انہیں واپس نہیں آنے دیں گے اور ختم کر دیں گے جیسا کہ آگے آیت 12 میں ہے انہیں روکنے میں ان کی عورتیں بھی شامل تھیں مکہ کے ان مشرک مردوں اور عورتوں کو بھی عذاب میں مبتلا کر دیا ہے جو اپنی جاہلانہ ضد پر قائم تھے اور انہوں نے اللہ کے بارے میں یہ گمان کر لیا تھا کہ وہ اہل ایمان کو کامیاب نہیں بنا سکتا

9- یعنی ان کے اپنے برے اعمال نے انہیں گھیرا ہوا ہے وہ اپنے برے اعمال کے گھیرے میں آ گئے ہیں

10- اللہ نے دنیا میں انہیں اپنی رحمت سے محروم کر دیا ہوا ہے اور ان کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے

اور ڈرانے والا

بنا کر بھیجا ہوا ہے

9- لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۹

9- تا کہ اے لوگو!

تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

اور اس کا ساتھ دو[12]

اور اس کی تعظیم کرو

اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو

10- اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۰ ع

10- بلاشبہ جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں

وہ تو

اللہ کی بیعت کرتے ہیں

اللہ کا ہاتھ ہے

ان کے ہاتھوں پر[13]

اور جو کوئی اس عہد کو توڑتا ہے

اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ

وہ اپنی ہی جان کے خلاف

عہد شکنی کرتا ہے

اور جو کوئی پورا کرتا ہے اس چیز کو

جس کا اس نے اللہ سے عہد کیا تھا

تو اللہ ضرور اسے اجرِ عظیم دے گا

11- کس چیز کی گواہی دینے والا؟ اس کی کہ اللہ ہی خالق و مالک ہے زمین و آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں

12- یعنی اللہ کا حکم مانو اور اس کے دشمنوں کے خلاف لڑو

13- پہلے فرمایا ''اس کا ساتھ دو'' یعنی اللہ کے دین کے غلبہ کے لئے تمہارا لڑنا اللہ کا ساتھ دینے کے مترادف ہے اس کے بعد فرمایا کہ تم درخت کے نیچے جو آخری دم تک لڑنے کی بیعت کر رہے تھے وہ اللہ سے بیعت تھی اور اللہ نے تمہاری بیعت قبول فرمالی ہے

2

11- سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ⑪

11- پیچھے چھوڑ دیئے گئے
صحرائی عرب ضرور تجھ سے کہیں گے [1]
"ہمارے مال مویشیوں اور اہل وعیال نے
ہمیں مشغول رکھا تھا
سو ہمارے لئے مغفرت کی دعا کریں" [2]
وہ اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہتے ہیں
جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتا [3]
ان سے کہہ دیں
"کون ہے جو تمہارے لئے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے
اللہ سے کسی بھی چیز کا
اگر وہ ارادہ کرلے تمہارے نقصان کا
یا وہ ارادہ کرلے تمہارے لئے نفع کا؟
نہیں بلکہ
اللہ خوب واقف ہے

1- اللہ کے رسولؐ نے مدینہ کے اردگرد کے صحراؤں میں رہنے والے بدو عربوں کو بھی دعوت دی تھی کہ وہ آپؐ کے قافلہ میں شامل ہو جائیں مگر ان میں سے بعض نے جان بوجھ کر تیاری نہیں کی تھی اور اللہ کے رسولؐ نے ان کا انتظار نہیں فرمایا تھا اور یکم ذیقعد کو مدینہ سے روانہ ہو گئے تھے اس لئے انہیں پیچھے چھوڑ دیئے گئے کہا گیا ہے

2- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ جب آپ مدینہ پہنچیں گے تو وہ بدو عرب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بہانہ بنائیں گے کہ وہ مال مویشیوں اور اہل وعیال کی مصروفیات کی وجہ سے آپؐ کے ساتھ نہیں جا سکے تھے وہ آپؐ سے درخواست کریں گے کہ اس حکم کی خلاف ورزی کے ان کے اس گناہ کی معافی کے لئے آپؐ اللہ سے ان کے لیے مغفرت طلب کریں

3- یعنی ایسے لوگ اپنی زبانوں سے جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کے دل کی بات نہیں ان کے پیچھے رہ جانے کی وجہ وہ نہیں جو وہ زبانوں سے بتاتے پھر رہے تھے

اس سے جو کچھ بھی تم کرتے ہو[4]

12- بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ⑫

12- نہیں بلکہ[5]
تم نے تو یہ خیال کرلیا تھا کہ
ہرگز واپس نہیں آئیں گے
رسول اور مسلمان
اپنے اہل وعیال کے پاس کبھی بھی
اور یہ خیال تمہارے دلوں کو پسند آیا تھا[6]
اور تم نے بہت بُرے گمان کئے
اور تم بگڑے ہوئے لوگ ہو"[7]

13- وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ⑬

13- اور جو کوئی ایمان نہیں رکھتا
اللہ پر اور اس کے رسول پر
تو ہم نے تو
ایسے کافروں کے لئے
بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے

14- وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑭

14- اور اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی
آسمانوں کی اور زمین کی

4- ان سے کہہ دو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے کہ تم کیوں نہیں گئے تھے وہ سب کچھ جاننے والا تمہارے ساتھ جو بھی سلوک کرنا چاہے اس میں کوئی بھی مداخلت نہیں کرسکتا

5- یہ ہے ان کا وہ گمان جس کی وجہ سے وہ اللہ کے نبیؐ کے قافلہ میں شامل نہیں ہوئے تھے

6- تم تو اللہ کے رسولؐ کے قافلہ میں ایسے بُرے خیالوں کی وجہ سے شامل نہیں ہوئے تھے

7- یعنی تم بد باطن لوگ ہو اور اپنی بد باطنی کی وجہ سے دین حق کا بتایا فلاح کا راستہ تو تم نے اپنایا ہی نہیں

وہ معاف کر دیتا ہے
جس کو چاہے
اور سزا دیتا ہے جس کسی کو چاہے
اور اللہ غفور و رحیم ہے

15- سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑮

15- وہ لوگ جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے
ضرور کہیں گے
جب تم مالِ غنیمت کی طرف نکلو گے
اس مال کو حاصل کرنے کے لیے
"ہمیں بھی ساتھ چلنے کی
اجازت دے دیں"[8]
وہ چاہتے ہیں کہ
اللہ کا فرمان بدل ڈالیں
کہہ دیں "تم ہرگز نہیں چلو گے ہمارے ساتھ
اللہ نے پہلے ہی یہ فرما دیا ہوا ہے"[9]
سو وہ کہیں گے "نہیں! بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو"

8- اب آپؐ جب اللہ کے دین کے دشمنوں کے خلاف کسی مہم پر نکلو گے اور مسلمانوں کی فتح کا اور مال غنیمت ملنے کا امکان ہوگا تو یہی لوگ آپؐ سے درخواست کریں گے کہ ہمیں بھی لشکر اسلام میں شامل ہونے کی اجازت دے دیں

9- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ انہیں کہہ دینا کہ اللہ نے تو ہمیں تمہیں ساتھ لے جانے سے منع فرما دیا ہوا ہے اس لئے ہم ہرگز تمہیں ساتھ نہیں لے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے اللہ پر ایمان کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہمارے اس حکم کے باوجود مال غنیمت کے لالچ میں ہمارے اس حکم کی خلاف ورزی پر بھی تیار ہو جائیں گے وہ تو اپنے عمل سے اُسے بھی بدل دینے کا ارادہ رکھتے ہیں

نہیں بلکہ وہ لوگ سمجھتے ہی بہت تھوڑا ہیں[10]

16- قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ⑯

16- ان پیچھے رہ جانے والے صحرائی عربوں سے کہہ دینا "عنقریب تمہیں ایسی قوم سے لڑائی کے لئے بلایا جائے گا جو لڑنے میں زور آور ہے۔ تمہیں ان سے لڑنا ہوگا یا وہ سر تسلیم خم کر دیں گے[11] سو اگر تم نے اطاعت کی تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا اور اگر تم منہ موڑ لو گے جیسے کہ تم نے پہلے منہ موڑ لیا تھا تو وہ تمہیں سزا دے گا دردناک سزا

17- لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

17- نہیں ہے اندھے پر کوئی حرج[12] اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج

10- جب مال غنیمت ملنے کا امکان ہوگا تو وہ ضد کریں گے اور جب ان سے کہا جائے گا کہ یہ اللہ کا حکم ہے کہ تمہیں ساتھ نہ لے جایا جائے تو کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم ہماری جرات و بہادری سے حسد کرتے ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کا یہ رویہ ان کے اللہ کے دین سے ناواقف ہونے کا ثبوت ہے

11- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ اپنی جرات اور بہادری کا دعویٰ کرنے والوں سے کہہ دو کہ جب کسی طاقتور دشمن کے خلاف لڑائی درپیش ہوگی اور جب مال غنیمت کے علاوہ اس کے سر جھکا دینے کا بھی امکان ہوگا تو ہم تمہیں آزمائیں گے کہ اس دشمن کے خلاف جہاد کے لئے تم ہمارے ساتھ جاتے ہو یا نہیں اگر تم اس وقت اللہ کے حکم کی اطاعت کرو گے تو تمہیں اللہ کی طرف سے اچھا اجر ملے گا

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

اور نہ مریض پر کوئی حرج
اور جو کوئی اطاعت کرے
اللہ کی اور اس کے رسول کی
تو اللہ داخل کر دے گا اس کو باغات میں
جن میں نہریں بہتی ہیں
اور جو کوئی منہ موڑے گا
تو وہ اس کو عذاب دے گا
دردناک عذاب"

3

18- لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾

18- یقیناً اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا تھا
جب وہ تیری بیعت کر رہے تھے
درخت نیچے کے
سو وہ جان گیا تھا
جو کچھ بھی ان کے دلوں میں تھا
اور اس نے نازل کر دیا تھا ان پر سکون قلب
اور انعام کر دی تھی ان کو
قریب کی فتح[1]

19- وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾

19- اور کثیر غنائم
جو وہ حاصل کریں گے[2]

12- ایسے معذور افراد شریک جہاد نہ ہوں تو اللہ کے ہاں ان کی گرفت نہیں ہوگی

1- حدیبیہ کا معاہدہ جس کے نتائج فوراً سامنے آ گئے تھے

2- اس فتح کے نتیجے میں آگے چل کر اہلِ ایمان کو بہت سے غنائم حاصل ہوں گے۔

20- وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾

اور اللہ ہے

بہت غلبہ والا صاحبِ حکمت[3]

20- اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے

بہت سے غنائم کا

جو تم حاصل کرو گے

سو یہ فتح اس نے تمہیں پہلے ہی عطا کر دی ہے[4]

اور روک دیئے ہیں

تم سے لوگوں کے ہاتھ[5]

تا کہ یہ مومنوں کیلئے ایک نشانی بن جائے[6]

اور وہ تمہاری رہنمائی کرے

راہ راست کی طرف

21- وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾

21- اور دیگر غنائم[7]

جو تمہاری طاقت سے باہر ہیں

مگر اللہ نے وہ گھیر رکھے ہیں

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

3- یہ بشارت اللہ غالب وصاحبِ حکمت کی طرف سے دی جا رہی ہے

4- حدیبیہ کے معاہدے کی فتح

5- اللہ کے دین کے دشمن اب تم پر حملہ نہیں کریں گے اس معاہدے کے بعد کوئی دشمن مسلمانوں پر چڑھائی نہیں کر سکے گا جیسا کہ اس سے پہلے وہ قریش کی قیادت میں کیا کرتے تھے

6- کس چیز کی نشانی بن جائے یہ معاہدہ؟ اس کی کہ اللہ نے اپنے دین کے غلبہ کا فیصلہ کر لیا ہے اور اسی مقصد کے تحت مسلمانوں کے سب دشمنوں کے ہاتھ روک دیئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے مسلمانوں کی بڑی فتح کی طرف رہنمائی کے لیے ایسا کیا ہے

7- ہم اہل ایمان کو ایسی فتوحات اور فوائد دیں گے جو وہ اپنی طاقت اور وسائل کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتے مگر وہ ہماری مٹھی میں ہیں

22- وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾

22- اور اگر وہ تم سے لڑائی کرتے
وہ لوگ جو کافر ہیں
تو وہ ضرور پیٹھ پھیر جاتے
اور وہ نہ پاتے کوئی بھی بگڑی بنانے والا
اور نہ کوئی مدد کرنے والا [8]

23- سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

23- یہ اللہ کی سنت ہے
جو پہلے سے چلی آ رہی ہے
اور تو ہرگز نہیں پائے گا
اللہ کی اس سنت میں کوئی بھی تبدیلی [9]

24- وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾

24- اور وہی ہے
جس نے روک دیئے تھے
ان کے ہاتھ تم سے
اور تمہارے ہاتھ ان سے
مکہ کی وادی میں [10]
اس کے بعد کہ اس نے تمہیں
ان پر غلبہ دے دیا تھا
اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو
دیکھتا ہوتا ہے

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قریش مکہ اگر معاہدے کی بجائے اہل ایمان سے لڑائی کا فیصلہ کر لیتے تو ان کی شکست لازم تھی

9- یعنی اپنے رسول کو مشرکوں اور منکروں پر غلبہ دینا اللہ کا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے اور اللہ اپنے اس اصول میں ہرگز تبدیلی نہیں کرے گا

10- غلبہ کی یہ بشارت وہ اللہ دے رہا ہے جس نے مکہ کی وادی میں تمہارے اور مشرکوں کے درمیان لڑائی نہیں ہونے دی تھی اور تمہیں وہ غلبہ عطا کر دیا تھا جس کی وجہ سے مشرکین مکہ معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے تھے

25- هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـَٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾

25- وہی لوگ تو ہیں جنہوں نے کفر کیا تھا
اور جنہوں نے روک دیا تھا
تمہیں مسجد حرام سے
اور روکا تھا قربانی کے جانوروں کو
کہ وہ اپنی جگہ تک پہنچیں
اور اگر نہ ہوتے وہاں[11]
مومن مرد اور مومن عورتیں
جن کو تم جانتے نہ تھے
اور یہ کہ تم انہیں کچل دو گے
اور تمہیں ان کی وجہ سے
بے علمی کے باعث شرمندگی اُٹھانا پڑے گی
اس لئے کہ اللہ داخل کرلے
اپنی رحمت میں جس کو چاہے[12]
اگر وہ الگ الگ ہوتے[13]
تو ہم ضرور سزا دیتے

11- قریش مکہ کے اِن جرائم اور ان کی کمزوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مکہ کی وادی میں جنگ کیوں نہیں ہونے دی تھی؟ یہ اس کا سبب بیان فرمایا گیا ہے کہ مکہ میں ایسے بے بس اور مجبور مسلمان بھی تھے جنہیں تم جانتے پہچانتے نہیں تھے مسلمانوں کی شہر پر یلغار میں وہ مسلمان مرد اور عورتیں بھی کچلے جاتے اور جب بعد میں اہلِ ایمان کو یہ معلوم ہوتا تو انہیں اپنے اہل ایمان بہن بھائیوں کو کچل دینے پر ندامت اُٹھانا پڑتی کچلے بھی اہل ایمان جاتے اور دکھ بھی اہل ایمان کو پہنچتا اس لیے ہم نے لڑائی نہیں ہونے دی تھی

12- اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرنا چاہتا تھا اس لیے ان کی وجہ سے اہل ایمان اور مشرکوں کے درمیان لڑائی نہیں ہونے دی گئی تھی۔ معاہدے کی وجہ سے ان پر کفار کی سختیاں ختم ہوگئی تھیں اور ان کی نجات کی راہ ہموار ہوگئی تھی

13- اگر مکہ کے مشرک اور اہل ایمان الگ الگ رہ رہے ہوتے اور مجاہدین کو معلوم ہوتا کہ مسلمان کون ہیں اور کہاں ہیں تو اللہ کفر والوں کو ضرور اسی وقت دردناک سزا دے دیتا

ان لوگوں کو
جو ان میں کافر تھے
دردناک سزا

26- اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾

26- جب ان کافروں نے
اپنے دلوں میں غیرت کی آگ بھڑکا لی
غیرتِ جاہلانہ کی[14]
تو اللہ نے اپنی سکینت نازل کر دی تھی
اپنے رسول پر
اور مومنوں پر
اور انہیں تقویٰ کی بات پر قائم رکھا تھا[15]
اور وہی اس کے زیادہ حقدار اور اہل تھے
اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے

4

27- لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ

27- یقیناً اللہ نے

14- اللہ کا رسولؐ اور اس کے ساتھی عمرہ کرنے آئے تھے اہل ایمان کے پاس کوئی ایسا ہتھیار نہیں تھا جس سے لڑائی کے لیے جانا مطلوب ہو عرب کی اور قریش مکہ کی اپنی پرانی روایت تو یہ تھی کہ جو بھی چاہے عمرہ اور حج کرے اسے کوئی روکا نہیں کرتا تھا بلکہ قریش مکہ تو اس روایت اور آزادی کے محافظ کہلاتے ہوتے تھے اس کے باوجود انہوں نے اللہ کے رسولؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کو عمرہ سے روکنے کے لیے لشکر جمع کر لیے تھے۔ کیوں؟ اس لیے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ قریش نے اپنی کمزوری تسلیم کر لی ہے ایک طرف ان کا اپنا وہ دین تھا جس کے وہ علمبردار تھے اور دوسری طرف وہ خود اس دین کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کر رہے تھے کہ لوگ انہیں کمزور نہ سمجھیں اسی حوالے سے آیت 25 میں خاص طور پر ان کفار مکہ کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ جاہلانہ غیرت اپنے دلوں میں بٹھا لی تو ہم نے اپنے رسولؐ اور ان کے ساتھی مومنوں کے دلوں میں صبر استقلال اور اطمینان ڈال دیئے اور انہوں نے مشتعل ہو کر لڑ جانے کی بجائے سکینت سے اس صورتحال کا مقابلہ کیا

15- کفار کی طرف سے اشتعال کے باوجود انہوں نے صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا جو ان کے اللہ کے حکم تقویٰ پر عمل کا نتیجہ تھا اور یہ بھی ان پر اللہ کا کرم تھا

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

اپنے رسول کو خواب میں سچی خبر دی ہوئی ہے
حق کے ساتھ
کہ تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے
ان شاء اللہ
امن سے
اپنے سر منڈواتے ہوئے
اور بال ترشواتے ہوئے
نہیں ہو گا تمہیں کوئی بھی خوف [1]
اور وہ جانتا تھا وہ سب
جو تم نہیں جان سکتے [2]
سو اس نے دے دی ہے تمہیں
اس سے پہلے
یہ قریبی فتح [3]

28- هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

28- وہ اللہ وہ ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو
ہدایت اور دین حق کے ساتھ
تا کہ اسے سارے دین پر غالب کر دے [4]

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے رسولؐ کو خواب میں جو بشارت دی تھی، وہ ضرور پوری ہو کر رہے گی اور مومن ویسے ہی پرامن عمرہ کریں گے جیسے ہمارے رسولؐ نے خواب میں دیکھا تھا

2- اس بشارت کو پوری کب اور کیسے ہونا ہے یہ وہی جانتا تھا جس نے یہ بشارت دی تھی

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ جاننے والے نے اپنے رسولؐ کو خواب میں جو بشارت دی تھی اسے پورا کرنے سے پہلے ہی اس نے حدیبیہ کے معاہدے کی یہ فتح دے دی ہے

4- دین تو ایک ہی ہے اللہ نے جو بھی پیغمبر بھیجے تھے وہ سب اسی دین واحد کی طرف دعوت دیتے ہوتے تھے مگر وقت کے ساتھ اس دین کو ◀◀

اور اس کے لیے اللہ کی گواہی کافی ہے [5]

29- مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

29- محمد اللہ کا رسول ہے

اور وہ جو اس کے ساتھ ہیں

وہ کافروں پر سخت

اور آپس میں مہربان ہیں [6]

تو دیکھتا ہے انہیں رکوع کرتے ہوئے

اور سجدہ کرتے ہوئے

اللہ سے اس کا فضل اور اس کی رضا

طلب کرتے ہوئے

پہچان ان کی ہے

ان کے چہروں پر

سجدوں کے اثرات [7]

یہ ہے ان کی مثال تورات میں

◄◄ بگاڑ کر مختلف گروہوں نے اس کی الگ الگ صورتیں بنالی تھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے آخری رسول کو دین واحد کی ان سب باطل صورتوں پر دین حق غالب کر دینے کے لیے بھیجا ہے

5- اللہ نے اپنے جس رسول کو دین حق کو غالب کر دینے کا مشن سونپا ہے اس کی رسالت اور مشن کی گواہی کے لیے اللہ ہی کافی ہے

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے رسول ﷺ کے ساتھی کفار کے لیے تو سخت ہیں لیکن اہل ایمان کے معاملے میں بہت نرم ہیں اس لیے اگر کفار کو ان کے کفر کی سزا دینے کے لیے وہ مکہ میں داخل ہو جاتے اور نہ جاننے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی تو اس کا انہیں دکھ ہوتا

7- سجدوں کے اثرات سے مراد وہ نشان نہیں جو بعض لوگوں کی پیشانیوں پر بنے ہوتے ہیں ان اثرات سے مراد ان کے اللہ کے حضور سجدے کرنے اور اطاعت کرنے کے سبب ان میں پیدا ہو جانے والے خدا ترسی، رحمدلی، شرافت و دیانت اور حسن اخلاق کے وہ نشانات ہیں جو انہیں دوسروں سے الگ اور نمایاں کرتے ہیں پیشانی یا چہرہ کسی بھی فرد کی شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے گویا ان کی شخصیت کا مشرکوں اور منکروں سے ایسا فرق ان کے چہروں سے نمایاں ہوتا ہے

اور انجیل میں مثال ان کی [8]

اس بیج کی مانند ہے [9]

جو اپنی کونپل نکالتا ہے

پھر اس کو مضبوط بناتا ہے

پھر وہ سخت ہو جاتا ہے

پھر وہ اپنے تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے

وہ کاشت کرنے والوں کو خوش کر دیتا ہے

تا کہ کفر کرنے والے اس پر جلیں [10]

اللہ کا وعدہ ہے

ان میں سے ایسے لوگوں سے

جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں

مغفرت اور اجرِ عظیم کا [11]

8- یعنی اللہ کے آخری رسولؐ کے ساتھی کیسے ہوں گے؟ تورات اور انجیل میں ان کے اوصاف بیان کیے جا چکے ہیں (اصل تورات اور انجیل میں) قرآن میں اللہ کے رسولؐ کے ساتھیوں کی جو خوبیاں بیان کی گئی ہیں اللہ ان کی وہی خوبیاں بہت پہلے بیان فرما چکے ہیں

9- اللہ تعالیٰ نے اس مثال سے اس سورت کے نزول کے وقت اہل ایمان کی قوت کا حال بیان فرمایا ہے کہ شروع میں ان کی حالت زمین سے نکلنے والی کونپل جیسی تھی پھر کھیت میں ڈالے بیج سے نکلنے والی کونپلوں کے لہلہاتی فصل بن جانے تک کا حال بیان فرما کر اللہ نے ان مراحل کی طرف اشارہ فرمایا ہے جن سے گزر کر وہ مستحکم امت بن چکے ہیں اور کاشتکار ان کی اس ایمانی اور سیاسی قوت سے خوش ہو گیا ہے وہ کاشتکار کون ہے؟ اللہ تعالیٰ

10- یعنی مسلمانوں کی اس حالت نے کفار کو غضب میں مبتلا کر دیا ہے اور یہ اللہ ہی کی تدبیر سے ہوا ہے

11- جو لوگ غضب میں مبتلا ہو رہے ہیں ان میں سے بھی جو ایمان لے آئیں گے اور نیک اعمال کریں گے ہم ان کے ایمان لانے سے پہلے کے گناہ معاف کر دیں گے اور انہیں اجرِ عظیم عطا کر دیں گے

سُوْرَةُ الْحُجُرٰت

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 18 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①

1- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
ہرگز نہ آگے نکلو
اللہ سے اور اس کے رسول سے [1]
اللہ سے ڈرو
اللہ تو ہے
سب کچھ سننے والا جاننے والا [2]

2- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

2- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
اپنی آوازیں
نبی کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو
اور نہ ہی اس سے
اونچی آواز سے بات کیا کرو
جس طرح تم آپس میں
ایک دوسرے سے بات کرتے وقت
آواز بلند کر لیتے ہو
کہیں ایسا نہ ہو کہ

1 یعنی کسی بھی معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پر عمل کرنے کی بجائے اپنی مرضی نہ کرو تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے رہو، آگے نکلنے کی کوشش نہ کرو

2- ہر عمل کے دوران تمہارے دل میں یہ خوف موجود رہے کہ ایسا نہ کیا تو اللہ کے ہاں گرفت ہوگی کیونکہ اللہ کو سب کچھ معلوم ہے کہ کون کیا کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے

تمہارے اعمال برباد ہو جائیں
اور تمہیں خبر ہی نہ ہو [3]

3- اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳

3- جو لوگ
نیچی کر لیتے ہیں اپنی آوازیں
اللہ کے رسول کے پاس
وہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو
اللہ نے تقویٰ کے لئے آزما لیا ہوا ہے [4]
ان کے لیے ہے
مغفرت اور اجرِ عظیم

4- اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴

4- بلاشبہ جو لوگ تجھے پکارتے ہیں
حجروں کے باہر سے
ان میں سے اکثر
بے عقل ہیں [5]

5- وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵

5- اور اگر انہوں نے صبر کیا ہوتا
یہاں تک کہ تو باہر نکل آتا ان کی طرف

3- ایسی لاپرواہی سے تمہارے وہ اعمال بھی برباد ہو جائیں گے جو برے نہیں اور تم اپنی ایسی جہالت کی وجہ سے نقصان اٹھاؤ گے

4- ادب و احترام، بے نیازی اور لاپرواہی کا مقام و مرکز دل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کے رسول کے سامنے اپنی آوازیں نیچی کر لیتے ہیں، ہم نے انہیں جانچ پرکھ کر ان کے دل پرہیزگاری کے لیے کھول دیئے ہوئے ہیں اور وہ ہم سے ڈرنے والے ہیں

5- بعض لوگ خاص کر صحرائی عرب کسی معاملے میں اللہ کے رسول ﷺ سے ملنے آتے تو مسجد میں آپ ﷺ کو نہ پا کر مسجد کے ساتھ ہی موجود آپ ﷺ کے چھوٹے چھوٹے رہائشی حجروں کے باہر کھڑے ہو کر اپنے صحرائی انداز میں آپ ﷺ کو آوازیں دینا شروع کر دیتے تھے یہ ایسے لوگوں کے آپ ﷺ کو پکارنے کے انداز کا حوالہ ہے

تو ان کے لیے بہتر ہوتا

اور اللہ

بخش دینے والا رحم کرنے والا ہے [6]

6- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶

6- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

اگر کوئی فاسق تمہارے پاس

کوئی خبر لے کر آئے [7]

تو تحقیق کر لیا کرو

ایسا نہ ہو کہ تم

کسی گروہ کو نقصان پہنچا دو

بے علمی کے باعث

اور پھر تم اپنے کیے پر نادم ہو

7- وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷ۙ

7- اور جان رکھو کہ

اللہ کا رسول تو تمہارے درمیان موجود ہے

اگر وہ بیشتر معاملات میں

تمہاری بات سے اتفاق کر لے

تو تم ضرور مشکلات میں پھنس جاؤ [8]

6- اس سے پہلے جو بھی کوئی ایسی لاپرواہی کر چکا ہے اگر آئندہ وہ ارادۃً ایسا نہیں کرے گا تو اللہ اسے معاف کر دے گا

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر کسی معاملے کے بارے میں کوئی شخص تمہیں آ کر رپورٹ دے کہ وہاں تو فلاں گروہ ایسا کر رہا ہے یا کرنا چاہتا ہے اور وہ راہ راست یعنی دین حق پر عمل کرنے والا نہ ہو تو اس کی رپورٹ پر کارروائی کرنے سے پہلے تحقیق کر لیا کرو کہ رپورٹ سچی بھی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ رپورٹ غلط ہو اور تم اس کے بارے میں تحقیق کیے بغیر کارروائی شروع کر دو اور تمہیں پشیمانی اٹھانی پڑے

8- اللہ کے رسول ﷺ کے احکام کی پابندی کرو اور اپنی مرضی نہ کرو اللہ کے رسول ﷺ کے عمل سے رہنمائی حاصل کرو جو تمہاری طرح بلا تحقیق ہر خبر پر کارروائی نہیں کرتے اگر وہ بھی ایسا ہی کرتے ہوتے جیسا تم کرتے ہو تو تمہارے سب کے لیے بہت مشکلات پیدا ہو چکی ہوتیں

اور لیکن اللہ نے
تمہارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے
اور اسے تمہارے لیے دل پسند بنا دیا ہے
اور اس نے تمہارے لیے ناپسندیدہ بنا دیا ہے
کفر کو اور غلط کاری کو اور نافرمانی کو
یہی ہیں وہ لوگ جو راہِ راست پر قائم ہیں[9]

8- فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸

8- اللہ کے فضل سے اور اس کے کرم سے[10]
اور اللہ باخبر صاحبِ حکمت ہے

9- وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹

9- اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو گروہ
آپس میں لڑ پڑیں
تو ان کے درمیان صلح کرا دو
پھر اگر زیادتی کرے
ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ
تو تم لڑو اس سے جو زیادتی کرتا ہے
اس وقت تک کہ وہ لوٹ آئے
اللہ کے حکم کی طرف
اور اگر وہ لوٹ آئے
تو ان کے درمیان صلح کرا دو
عدل کے ساتھ

9- کون ہیں جو راہِ راست پر قائم ہیں؟ وہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان کو سب معاملات پر مقدم سمجھتے ہیں اور اپنی مرضی کرنے کی بجائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی حدود کے اندر رہتے ہیں اور غلط کاری اور نافرمانی کے لیے ان کے دلوں میں کوئی جگہ نہیں

10- یعنی یہ ان پر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے اس مقام ہدایت تک ان کی رہنمائی کی ہے اور انہیں اس کی توفیق دی ہے

اور انصاف کرو

اللہ تو

انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے[11]

10- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰

10- مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں

پس صلح کرادو

اپنے دونوں بھائیوں کے درمیان

اور اللہ سے ڈرو[12]

تاکہ تم پر رحم کیا جائے[13]

2

11- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱

11- اے لوگو جو ایمان لائے ہو

نہ مذاق اڑائے کوئی گروہ

کسی گروہ کا[1]

ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ

ان سے بہتر ہوں

اور نہ مذاق اڑائیں عورتیں

11- مدینہ منورہ کے اردگرد صحراؤں میں مختلف قبائل آباد تھے مدینہ کے اندر بھی مسلمانوں میں قبائلی شناخت اور تعصب موجود تھا اللہ تعالیٰ کا یہ حکم مسلمان امت کے لیے ہے اگرچہ اس وقت جب یہ حکم آیا تھا اللہ کے رسول ﷺ امت کے درمیان موجود تھے لیکن حکم ہر جگہ اور ہر زمانے کے مسلمانوں کے لیے ہے کہ اگر دو مسلمان گروہ یا جماعتیں لڑ پڑیں تو باقی مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے

12- یعنی صلح اللہ کے حکم کے مطابق کرواؤ اور اس کی بنیاد عدل اور انصاف ہونا چاہیے

13- ایسا کرو گے تو اللہ تم پر رحم فرمائے گا اللہ کے رحم کے طالب ہو تو ایسا ہی کرو جس کا حکم دیا گیا ہے

1- ایسا مذاق جس کے پیچھے مذاق اڑانے والے یا والوں کی بدنیتی، خودغرضی اور تکبر ہو اور وہ اس مذاق کے ذریعے دوسروں کو بے عزت کرنا چاہتا ہو، توجہ کسی گروہ، قوم، قبیلہ یا جماعت کا کسی دوسرے گروہ، قوم، قبیلہ یا جماعت کا ایسی نیت سے مذاق اڑانے پر ہے کیونکہ اس سے ملی وحدت اور معاشرے کو نقصان پہنچتا ہے

دوسری عورتوں کا[2]

ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں

اور نہ ہی الزام لگا کر باہم طنز کیا کرو[3]

اور نہ بلاؤ ایک دوسرے کو

چڑانے والے القاب سے

فاسق نام رکھ دینا بہت ہی بُرا ہے

ایمان لے آنے کے بعد[4]

اور جو توبہ نہ کرلیں

تو ایسے لوگ ہی ہیں جو ظلم کرتے ہیں[5]

12- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ

12 اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

بہت بدگمانیوں سے پرہیز کرو

بعض بدگمانیاں تو گناہ ہیں[6]

2- ایسے ہی عورتیں ایک دوسری کا اس کے خاندان، قبیلے یا اجداد کے حوالے سے مذاق نہ اڑائیں

3- کسی پر بلا تحقیق کوئی الزام لگا کر اس حوالے سے اس پر ایسا طنز نہ کرو جس سے وہ مشتعل ہو جائے

4- جو کوئی اسلام لے آئے، اس کے اسلام لانے سے پہلے کے کسی عمل یا گناہ کو اس کی شناخت کا حوالہ نہ بنا لو فاسق کا مطلب ہے گنہگار، راہ راست کو چھوڑ دینے والا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ تو ایمان لے آیا ہے اور تم اس کے ماضی کے حوالے سے اسے ایسا نام دے رہے ہو جس سے اس کی گنہگاری اور بے راہ روی ٹپکتی ہے ایسا نام دینا بہت ہی برا فعل ہے

5- جو بھی کوئی ایسا کرتا ہے، خلوص دل سے توبہ کرلے اور مسلم معاشرے اور وحدت کو نقصان نہ پہنچائے مگر جو توبہ نہیں کرتا وہ اللہ کے نزدیک ظالم ہے اور اسے اس کا حساب دینا ہوگا

6- دوسروں کی نیت کے بارے میں بے بنیاد اندازے لگانے سے بچو بہت زیادہ ایسے برے اندازے اور شبہات نہ پالا کرو کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ کسی دوسرے کے بارے میں بلا تحقیق تم جو بُری رائے قائم کرلو وہ بالکل درست ہی ہو اس سے بچو کہ بعض معاملات میں بلا تحقیق بُری رائے قائم کرلینا گناہ ہے جیسا کہ یہ رائے قائم کرلینا کہ وہ ایمان تو لے آیا ہے مگر ہے ابھی فاسق ہی

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫

اور تجسس نہ کرو[7]
اور نہ غیبت کرے کوئی تم میں سے کسی دوسرے کی
کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے
کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟
نہیں! تم تو اس سے نفرت کرتے ہو
اور اللہ سے ڈرو
اللہ تو ہے
توبہ قبول کر لینے والا رحیم[8]

13- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى
وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ
اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ⑬

13- اے انسانو
ہم نے تو تمہیں
ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا تھا
پھر ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنا دیا
تمہاری پہچان کے لیے
بلاشبہ تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا
اللہ کے نزدیک وہ ہے
جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے[9]

7- دوسروں کو بدنام کرنے کے لیے ان کی خامیاں اور کوتاہیاں نہ ڈھونڈا کرو جاسوسی کا پیشہ نہ اختیار کرلو۔ کیوں نہ کرلو؟ اس لیے کہ جو بھی کوئی ایسا کرتا ہے وہ دوسروں کو بدنام کرنے کے لیے ایسا کرتا ہے ان کی خامیاں اور کوتاہیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے غیبت کے پیشہ کے لیے استعمال کرتا ہے کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ایسی غیبت نہیں کیا کرتا کیونکہ یہ مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے

8- باز آجاؤ تو اللہ معاف کر دے گا ورنہ پکڑے جاؤ گے

9- تمہارے قبیلے اور گروہ صرف پہچان کے لیے ہیں اپنے قبائلی اور گروہی حوالے سے کوئی بھی اللہ کے نزدیک عزت والا نہیں اللہ کے ہاں عزت کا معیار پرہیزگاری ہے

14- قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑭

اللہ تو
باعلم اور باخبر ہے
14- صحرائی عرب کہتے ہیں
''ہم ایمان لے آئے ہیں''[10]
ان سے کہہ دیں ''تم ایمان نہیں لائے''
بلکہ یہ کہو کہ ''ہم نے اطاعت اختیار کر لی ہے''
جبکہ ایمان تو ابھی تک تمہارے دلوں میں
داخل ہی نہیں ہوا
اور اگر تم اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی
تو وہ تمہارے اعمال میں سے
کچھ بھی کم نہیں کرے گا
اللہ تو بخش دینے والا مہربان ہے[11]

15- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ⑮

15 مومن تو وہی لوگ ہیں
جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر
پھر انہوں نے کوئی شبہ نہیں کیا

10- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ یہ جو صحراؤں میں رہنے والے بعض عرب آپ ﷺ سے کہتے ہیں کہ ''ہم ایمان لے آئے ہیں'' آپ ﷺ ان سے کہہ دیں کہ نہیں تم نے ہماری اطاعت قبول کی ہے۔ اپنے عمل اور کردار سے تم ابھی تک یہ ثابت نہیں کر سکے کہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہو چکا ہے ایمان نام ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی پابندی کا ایسے اہل ایمان بن جاؤ صرف ظاہری اطاعت کر لینا ایمان لے آنا نہیں اصل ایمان احکام کی پابندی اور تقویٰ ہے

11- تم اب تک جو نیک اعمال کر چکے ہو ان کا اللہ تمہیں بدلہ دے گا اور اب تک کے گناہ اور خامیاں معاف فرما دے گا اور یہ اس کی تم پر مہربانی ہوگی

اور انہوں نے جہاد کیا
اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ
اللہ کی راہ میں
یہ ہیں وہ لوگ جو سچ بولتے ہیں[12]

16- قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑯

16- کہہ دیں "کیا تم اللہ کو
اپنے دین کی اطلاع دے رہے ہو؟
جبکہ اللہ جانتا ہے اس کو
جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے
اور جو کچھ بھی زمین میں ہے
اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے"[13]

17- يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑰

17- وہ تجھ پر احسان جتلاتے ہیں
اس کا کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے
کہہ دیں "نہ احسان جتلاؤ مجھ پر
اپنے اسلام کا
بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے
کہ اس نے تمہاری ایمان کی طرف رہنمائی کی ہے
اگر تم واقعی سچ کہتے ہو"[14]

12-ان کا عمل ان کے سچ کا ثبوت ہے
13-اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان "ہم ایمان لے آئے ہیں" والوں سے پوچھو کہ کیا تم اس اللہ کو اپنے ایمان کی اطلاع دینے آئے ہو جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے؟ یعنی وہ اللہ تو تمہارے ایمان کی حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے
14-اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ایسے صحرائی عرب جو "ہم ایمان لے آئے ہیں" کا احسان جتاتے ہیں انہیں کہہ دو کہ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو یہ اللہ کا تم پر احسان ہے جس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی ہے

18- اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع ۲ ۱۲

18- اللہ تو جانتا ہے غیب
آسمانوں اور زمین کا
اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو[15]
اللہ اس کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے

سُوْرَۃُ قٓ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 45 آیات اور 3 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- قٓ ۟ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ ﴿۱﴾

1- قٓ
قرآن مجید کی قسم[1]

2- بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۚ ﴿۲﴾

2- بلکہ انہیں تو اس پر تعجب ہے
کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا
انہی میں سے آ گیا ہے[2]
سو کفار کہتے ہیں "یہ تو عجیب بات ہے

15- اللہ کو تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ یہ آیات ان صحرائی عربوں کے بارے میں معلوم ہوتی ہیں جو بہانے بنا کر عمرہ کے سفر میں اللہ کے رسول ﷺ کے قافلہ میں شامل نہیں ہوئے تھے یعنی وہ جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے ایسا دکھائی دیتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی مدینہ واپسی پر وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو ہو کر "ہم ایمان لے آئے ہیں" کی یقین دہانیاں کراتے تھے جن کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر 14 تا 18 نازل فرمائی ہوئی ہیں اور انہیں ان کے ایمان کی اصلیت سے آگاہ فرمانے کے بعد آیت نمبر 15 میں انہیں بتایا ہے کہ سچے اہل ایمان کیسے ہوتے ہیں۔ ریاست مدینہ کے اردگرد کے صحراؤں کے باسی اکثر بدو قبائل ریاست مدینہ کی اطاعت قبول کر چکے تھے ان میں بعض غیر مسلم تھے اور بعض کا "ہم ایمان لے آئے ہیں" کا ہی دعویٰ ہوتا تھا

1- مجید یعنی وہ جس کی عظمت اظہار و بیان اور فوائد مسلمہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کی اس عظمت سے کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا قرآن انسان کو دنیا اور آخرت میں فلاح کی راہ دکھاتا ہے کوئی اور کتاب ایسی رہنمائی اور فوائد دینے والی ہے ہی نہیں ایسے قرآن کا محمدؐ پر نزول اس کے اللہ کا رسولؐ ہونے کا ثبوت ہے

2- جب ہمارا رسولؐ اس عظمت والے قرآن کے ذریعے ان مشرکوں اور منکروں کو راہ ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے اور خبردار کرتا ہے ◄◄

3- ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ②

3- کیا! جب ہم مر جائیں گے
اور مٹی ہو جائیں گے؟
یہ واپسی تو نا قابل فہم ہے"[3]

4- قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ④

4- ہم تو جانتے ہیں وہ سب
جو کچھ بھی زمین ان کے جسم میں سے
کم کر دیتی ہے[4]
اور ہمارے پاس یہ سب کچھ کتاب میں محفوظ ہے[5]

5- بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ⑤

5- نہیں! بلکہ وہ تو حق کو جھٹلاتے ہیں
جب بھی وہ ان کے پاس آئے
سو وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں[6]

6- اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ⑥

6- کیا وہ اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھتے؟
ہم نے اس کو کیسا بنایا ہوا ہے
اور ہم نے اسے کس طرح آراستہ کیا ہوا ہے
اور اس میں کوئی بھی شگاف نہیں

◄◄ تو انہیں تعجب ہوتا ہے کہ ان میں سے ہی کسی پر ایسی کتاب کیسے نازل ہو سکتی ہے؟ اس طرح وہ اس کتاب کا انکار کر دیتے ہیں، اس کی عظمت کے باوجود وہ اسے اللہ کی طرف سے بھیجی گئی راہ ہدایت دکھانے والی کتاب نہیں مانتے

3- ان کی ناسمجھی کا یہ حال ہے کہ وہ نہ تو اس کو سمجھ رہے ہیں کہ ہم جسے چاہیں انسانوں کی رہنمائی کا مشن سونپ سکتے ہیں اور نہ یہ یقین کرنے کو تیار ہیں کہ ہم انہیں پھر سے زندہ کر کے ان سے ان کے دنیاوی اعمال کا حساب لیں گے

4- ان کے اجسام میں سے

5- لوح محفوظ میں سب کچھ محفوظ ہے

6- دین حق پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت، قوت اور شاہی کو سمجھ ہی نہیں پا رہے اگر ایمان لا کر قرآن پر غور کرتے تو ان کی یہ حالت نہ ہوتی

7- وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ	7- اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہوا ہے اور ہم نے جما دیئے ہوئے ہیں اس میں مضبوط پہاڑ اور ہم نے اگائی ہوئی ہے اس میں ہر خوبصورت نباتات
8- تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝	8- بصیرت اور نصیحت ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے [7]
9- وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ	9- اور ہم نے نازل کرتے ہیں آسمان سے بابرکت پانی پھر ہم نے اُگا دیتے ہیں اس کے ذریعے باغات اور وہ اناج جو کھیت سے کاٹا جاتا ہے
10- وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ	10- اور کھجور کے بلند و بالا درخت خوشے جن کے ہیں تہہ در تہہ
11- رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝	11- بندوں کو رزق دینے کے لیے اور ہم اس سے زندہ کر دیتے ہیں مردہ ہو چکی بستی کو نکل آنا بھی ایسے ہی ہوگا [8]

7- آیت 6 اور 7 میں اپنی حکمت، قوت اور حاکمیت کے وہ مظاہر بیان فرمانے کے بعد جو ہر انسان کو ہر جگہ صاف دکھائی دیتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہماری عظمت و کبریائی کی اپنے اردگرد پھیلی ان نشانیوں پر جو بھی کوئی غور کرے وہ کسی بھی معاملے میں کسی بھی الجھن میں نہیں رہ سکتا جو بھی کوئی حق کو جاننے، پہچاننے اور ماننے کی خواہش رکھتا ہے وہ ایمان لے آئے گا

8- مرے ہوئے انسانوں کا زندہ ہو جانے کے بعد زمین کے اندر سے نکلنا

12- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾

12- جھٹلایا تھا ان سے پہلے
قوم نوح نے
اور کنویں والوں نے اور ثمود نے

13- وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾

13- اور عاد اور فرعون نے
اور برادران لوط نے

14- وَّ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾

14- اور اصحاب ایکہ نے
اور قوم تُبَّع نے
سب نے رسولوں کو جھٹلا دیا تھا
تو میرا وعدہ برحق ثابت ہو گیا تھا[9]

15- اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ ع ۱ ۱۵ ۱۵

15- کیا ہم تخلیق اول سے تھک گئے تھے؟[10]
نہیں بلکہ وہ لوگ
پھر سے پیدا کر دینے کے بارے میں
شک میں ہیں

2

16- وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾

16- اور انسان کو ہم نے ہی پیدا کیا ہوا ہے
اور ہم جانتے ہیں

9- عذاب کا وعدہ جس سے اللہ کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کو پہلے سے خبردار کر دیا گیا ہوتا ہے اور ان کے جھٹلانے سے ان کے لیے عذاب برحق ہو جاتا ہے

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو بھی کوئی نظم کائنات پر غور کرتا ہے کیا وہ کبھی سوچ سکتا ہے کہ اس کا خالق اسے بنانے کے بعد تھک گیا ہوا ہے اور اب کوئی نئی تخلیق نہیں کر سکتا؟ وہ جو اس نظام کو پیدا کر کے چلا رہا ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہوا ہے اور اسے ضروریات زندگی عطا کر رہا ہے، اس کے بارے میں کوئی فہم و شعور کا مالک ایسا سوچ سکتا ہے؟ لیکن چونکہ منکرین دین حق پر ایمان نہیں لائے اس لیے وہ نئے سرے سے زندہ کر کے قبروں سے اٹھائے جانے کے بارے میں الجھن میں ہیں یہی بات آیت 5 میں فرمائی گئی ہے

اس کا نفس [1]

جو بھی وسوسے پیدا کرتا ہے

اور ہم اس کے نزدیک تر ہیں

اس کی رگِ جان سے بھی [2]

17- اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ⑰

17- یاد رکھو جب دو ملنے والے ملتے ہیں

ایک دائیں طرف بیٹھا ہوا

اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا [3]

18- مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ⑱

18- انسان کوئی بھی لفظ نہیں بولتا

مگر اس کے پاس

نگہبان تیار ہوتا ہے [4]

19- وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ⑲

19- اور لو! موت کی سختی حق لے کر آ گئی ہے [5]

یہ ہے وہ چیز جس سے تو بھاگتا ہوتا تھا

20- وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ⑳

20- اور صور میں پھونکا جائے گا

کہ یہ ہے وعدے کا وہ دن

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان ہمارا ہی تو پیدا کیا ہوا ہے وہ ہم سے کچھ بھی چھپا نہیں سکتا اس کا نفس اس کے دل میں جو بھی وسوسے اور بُری خواہشات پیدا کرتا ہے وہ سب ہمارے علم میں ہوتی ہیں

2- وہ رگ جو دل و دماغ کو خون پہنچاتی ہے اور جس کی وجہ سے انسان کے جسم سے جان کا رشتہ قائم ہے ہم تو اس رگ سے بھی انسان سے زیادہ قریب ہیں

3- جب کراماً کاتبین آمنے سامنے موجود ہوتے ہیں ایسا نہیں کہ ایک بیٹھا ہو اور دوسرا وہاں نہ ہو

4- اور کوئی انسان جو بھی کوئی لفظ بولتا ہے لکھنے والا اسے لکھنے کے لیے ہوشیار اور تیار ہوتا ہے دو لکھنے والوں کے بیک وقت موجود ہونے کے باوجود ایک لکھنے والے کے تیار اور ہوشیار ہونے کا سبب یہ ہے کہ کلمۂ حق دائیں طرف بیٹھا لکھنے والا لکھتا ہے اور کلمۂ باطل بائیں طرف والا لکھتا ہے

5- موت کی سختی ہی منکروں کو بتا دیتی ہی ہے کہ وہ باطل پر ہوتے تھے اور جس چیز کا وہ انکار کرتے ہوتے تھے، حق وہی تھا جس سے وہ دور بھاگتے ہوتے تھے

21- وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾

21- اور ہر نفس آجائے گا[6]
اس کے ساتھ ہوگا
ایک ہانکنے والا
اور ایک گواہی دینے والا

22- لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

22- ”تو تو اس سے غافل ہوتا تھا
سو ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا ہے
تیری نگاہ آج بہت تیز ہے“[7]

23- وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

23- اور اس کا ساتھی کہے گا
”یہ ہے وہ سب جو میرے حوالے کیا گیا تھا“[8]

24- اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

24- ”تم دونوں ہر سرکش کافر کو
جہنم میں پھینک دو[9]

25- مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾

25- بھلائی کو روکنے والے
حد سے نکل جانے والے کو
شبہ کرنے والے کو[10]

6- ہر فرد کو اللہ کی عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ دنیاوی بادشاہوں کی روایت تھی کہ ان کی عدالت میں پیش کیے جانے والے مجرموں کے ساتھ ایک انہیں پیش کرنے والا ہوتا تھا اور دوسرا ان کے جرائم کی فائل پیش کرنے والا اور گواہی دینے والا کہ میں نے جو تفتیش کی ہے یہ فائل اس حوالے سے اس کے جرائم کی گواہی اور ثبوت کے طور پر لایا ہوں اس لیے اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جانے والوں کی پیشی کا حال ویسے ہی بیان فرمایا گیا ہے تا کہ لوگ سمجھ سکیں

7- دنیا میں تیری سوچ اور فکر پر لاپرواہی کا جو پردہ پڑا ہوا تھا اور تو روز حساب سے بے نیاز ہوتا تھا ہم نے تیرا انجام تجھے دکھا کر وہ پردہ دور کر دیا ہے اور تو اچھی طرح دیکھ رہا ہے کہ اس غفلت کا انجام کیا ہے

8- اس کے جرائم کا ریکارڈ تیار کرنے والا فرشتہ کہے گا

9- اللہ تعالیٰ ہر مجرم کو پیش کرنے والے دونوں فرشتوں کو حکم دیں گے

10- دین حق کے بارے میں شکوک پھیلانے والا اور اس پر ایمان نہ لانے والا

26- الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾

26- جس نے بنالیا تھا اللہ کے ساتھ ایک اور معبود پس تم دونوں اسے شدید عذاب میں ڈال دو"[11]

27- قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾

27- اس کا ہم نشیں کہے گا "اے ہمارے رب[12] میں نے تو اس کو سرکش نہیں بنایا تھا بلکہ یہ خود ہی بہت بڑی گمراہی میں ہوتا تھا"[13]

28- قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾

28- کہا جائے گا "تم ایک دوسرے سے میرے پاس نہ جھگڑو اور میں تو تمہیں پہلے ہی اپنے اس وعدۂ عذاب سے خبردار کر چکا تھا[14]

29- مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ ع ۲ ۱۶

29- میرے ہاں کوئی بھی قول بدلا نہیں جاتا[15] اور میں اپنے بندوں کے ساتھ بے انصافی نہیں کیا کرتا"

11- مشرک کو شدید عذاب میں ڈال دینے کا فیصلہ سنا دیا جائے گا اور ان دونوں فرشتوں کو اس پر عمل کا حکم دے دیا جائے گا

12- کون ہم نشین؟ وہ جس کی رائے ترغیب اور پسندیدگی کی وجہ سے اس مجرم نے وہ جرائم کیے تھے، جن کا آیت 24، 25 اور 26 میں ذکر کیا گیا ہے اس ہم نشین کے "اے ہمارے رب" کہہ کر اللہ کے حضور اپنی بے گناہی پیش کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ مجرم کے ساتھ اس کو ورغلانے والے کو بھی سزا سنا دی گئی ہے یعنی ورغلانے والے اور جنہیں ورغلایا جاتا ہے عذاب میں اکٹھے ہوں گے

13- اپنے سب گناہوں کا یہ خود ہی ذمہ دار ہے

14- اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے خبردار کر دیا ہوا تھا کہ جو راہ ہدایت سے دور رہے گا دین حق کی مخالفت کرے گا اور جو بھی کوئی ان گناہوں میں کسی کی حوصلہ افزائی کرے گا، کسی کو ترغیب دے گا، انہیں میں عذاب دوں گا اس کے باوجود تم دونوں نے اس کی پرواہ نہیں کی تھی اور راہ ہدایت سے دور رہے تھے

15- ہمارا کوئی بھی فیصلہ تبدیل نہیں ہوا کرتا کیونکہ وہ انصاف پر مبنی ہوتا ہے ہم اپنے بندوں کے ساتھ بے انصافی نہیں کیا کرتے ہر کسی کو اس ◄◄

3

30- يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

30- اس روز ہم جہنم سے پوچھیں گے
"کیا تو مکمل بھر گئی ہے؟"
اور وہ کہے گی "کیا اور بھی ہیں؟"[1]

31- وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾

31- اور جنت متقیوں کے نزدیک کر دی جائے گی
وہ ان سے کچھ بھی دور نہیں ہوگی[2]

32- هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ ج

32- "یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا[3]
ہر رجوع کر لینے والے کے لیے
بہت زیادہ حفاظت کرنے والے کے لیے[4]

33- مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ لا

33- جو رحمٰن سے ڈرتا تھا
بن دیکھے
اور گرویدہ دل لے کر آیا ہے[5]

34- اِدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ط ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

34- داخل ہو جاؤ اس میں
سلامتی کے ساتھ
یہ حیات جاوداں کا دن ہے"

◄◄ کے اعمال کا ہی بدلہ دیتے ہیں

1- ہم نے مجرموں کے لیے جو جہنم تیار کر رکھی ہے وہ بہت وسیع و عریض ہے جہنم کہے گی بھیجیں جتنے بھیجنے ہیں

2- پاس ہی کر دی جائے گی

3- ان سے کہا جائے گا کہ دیکھ لو ہم نے وہ وعدہ پورا کر دیا ہے جو تم سے کیا گیا تھا

4- اس جنت کا وعدہ کس سے ہے؟ ہر اس فرد سے جو حق کی طرف آ جائے اور اپنے ایمان اور اس کے ذریعے اللہ سے کیے وعدے کی حفاظت کرے

5- یعنی ایسا دل جو حق کا گرویدہ ہوتا تھا

35- لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾

35- ان کے لیے ہے
وہاں پر
جو کچھ بھی وہ چاہیں
اور ہمارے پاس تو مزید بھی ہے[6]

36- وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾

36- اور ہم نے ان سے پہلے
بہت سی قومیں ہلاک کردی ہوئی ہیں
وہ جو طاقت میں ان سے مضبوط تر ہوتی تھیں[7]
اور انہوں نے بستیاں چھان ماری تھیں
کہ ہے ان کے لیے کوئی جائے پناہ؟[8]

37- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾

37- اس میں واقعی نصیحت ہے
ہر اس فرد کے لیے
جو دل رکھتا ہے
یا وہ کان لگا کر سنتا ہے
اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے[9]

6- کوئی بھی فرد ان نعمتوں کا تصور نہیں کرسکتا جو ہم نے متقین کے لیے رکھی ہوئی ہیں وہ چاہیں گے تو وہی نعمتیں اور چیزیں جن کو وہ جانتے ہیں مگر ان کے علاوہ بھی ان کے لیے وہاں ایسی نعمتیں ہیں جن سے وہ واقف ہی نہیں

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ جو لوگ ہمارے رسولؐ کے حریف ہیں ہمارے قرآن اور رسولؐ کی مخالفت کر رہے ہیں، ہم نے تو اپنے رسولوں کی مخالفت کرنے والی ان سے بہت طاقتور قوموں کو برباد کر دیا ہوا ہے

8- وہ طاقتور قومیں بھی ہماری گرفت سے بچنے کی کوششوں میں کامیاب نہیں ہوسکی تھیں انہیں کہیں بھی پناہ نہیں مل سکی تھی لہذا جب ہم اِن کی گرفت کا فیصلہ کرلیں گے تو انہیں بھی کہیں پناہ نہیں مل سکے گی

9- ان قوموں کے احوال اور تباہی کا جو بیان کیا گیا ہے اس میں ہر اس شخص کے لیے سبق ہے جو سنگ دل نہ ہو، اسے جو کچھ بتایا جائے اسے غور سے سن کر اس کو سمجھنے اور اس سچ کی شہادت دینے والا ہو ضدی اور ہٹ دھرم نہ ہو۔

38- وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

38- اور ہم نے پیدا کیا تھا
آسمانوں اور زمین کو
اور جو کچھ بھی ان میں ہے
چھ دنوں میں[10]
اور ہمیں کوئی بھی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی تھی[11]

39- فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ ج

39- سو صبر کر اس پر[12]
جو کچھ بھی یہ لوگ کہیں
اور تسبیح کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ
سورج کے طلوع ہونے سے پہلے
اور اس کے غروب ہونے سے پہلے

40- وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

40- اور رات کے وقت
پھر اس کی تسبیح بیان کر
اور سجدوں کے بعد[13]

41- وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ لا

41- اور سنتا رہ اس دن کے بارے میں
جب آواز دینے والا[14]
قریب کے مقام سے آواز دے گا[15]

10- دیکھیں سورت الاعراف آیت 54 حاشیہ 3

11- کیا کوئی فہم شعور کا مالک کبھی سوچ بھی سکتا ہے کہ جس خالق نے زمین و آسمان اور جو کچھ بھی ان میں ہے پیدا کیا ہوا ہے اور اس نظام کو چلا رہا ہے وہ مرے ہوئے انسانوں کو پھر سے زندہ نہیں کر سکتا

12- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ ایسے منکروں کی ایسی باتوں پر صبر کریں

13- نمازوں کے بعد وہ فرضی ہوں یا نفل

14- مردوں کو آواز دے گا کہ اٹھو خدا کی عدالت میں حاضر ہو جاؤ

15- ہر مردے کو ایسے محسوس ہوگا جیسے کوئی اس کے پاس کھڑا اسے آواز دے رہا ہے

42- يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

42- جس روز سب لوگ ایک چیخ سنیں گے یقین کے ساتھ [16] وہ ہے زمین سے نکل آنے کا دن

43- اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾

43- ہم ہی تو ہیں جو زندہ کرتے ہیں اور مار دیتے ہیں اور ہر سفر کا خاتمہ ہمارے پاس ہی ہوگا

44- يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾

44- اس روز جب زمین ان کے اوپر سے پھٹ جائے گی اور وہ نکل پڑیں گے تیزی سے دوڑتے ہوئے [17] یہ اکٹھا کرنا ہمارے لیے بہت ہی آسان ہے

45- نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع

45- ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ بھی وہ لوگ کہتے ہیں اور تو ان پر جبر کرنے کے لیے نہیں ہے [18] سو تو قرآن کے ذریعے نصیحت کرتا رہ انہیں جو میری وارننگ سے ڈرتے ہیں

16- جس میں اسے کوئی شک وشبہ نہیں ہوگا

17- قبروں سے جلدی جلدی نکل کر اللہ کے دربار کی طرف تیز تیز دوڑ پڑیں گے

18- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ وہ روز تو آنا ہی ہے کوئی مانے یا نہ مانے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم ان منکروں کی سب باتوں سے واقف ہیں ان سے نپٹنا ہم پر چھوڑ دیں تیرے ذمے انہیں زبردستی ایمان پر مجبور کر دینا نہیں آپؐ انہیں قرآن کے ذریعے خبردار کرتے رہیں اور باقی ہم پر چھوڑ دیں

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 60 آیات اور 3 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾	1- قسم ہے ان ہواؤں کی[1] جو اڑا کر بکھیر دینے والی ہیں
2- فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾	2- اور بوجھ اٹھا لینے والی ہیں[2]
3- فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ﴿۳﴾	3- اور روانی سے چلنے والی ہیں[3]
4- فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾	4- اور بڑے معاملے کو بانٹ دینے والی ہیں[4]
5- اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾	5- تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ تو سچا ہے[5]
6- وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۶﴾	6- جزائے اعمال تو ضرور دی جائے گی[6]
7- وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾	7- قسم ہے شکلیں بدلتے آسمان کی[7]
8- اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾	8- تمہاری تو رائے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے[8]
9- يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾	9- اس سے وہی پھیرا جاتا ہے

1- گرد و غبار اڑا کر اسے بکھیر دینے والی ہواؤں کی قسم

2- پانی سے بھرے بادلوں کا بوجھ اٹھا لیتی ہیں

3- پانی سے بھرے بادل لے کر اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہو جاتی ہیں

4- کس جگہ کتنا پانی برسانا ہے، اس معاملے میں اللہ کے حکم کے مطابق مختلف مقامات پر اتنا ہی مینہ برساتی ہیں

5- روز حساب قبروں سے اٹھا کر دنیاوی اعمال کے مطابق جزا اور سزا دینے کا وعدہ تو سچا ہے

6- جزا اور سزا دینے کا وقت ضرور آئے گا

7- اس آسمان کی قسم جس میں پانی سے بھرے بادل مختلف شکلیں بدلتے رہتے ہیں

8- منکرین یوم حساب کی تو اس کے بارے رائے بھی ایک نہیں جو ان کی خام خیالی کا ثبوت ہے

جو پھر جانے والا ہو[9]

10- قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾

10- مارے گئے
اٹکل پچو اندازے لگانے والے[10]

11- الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

11- وہ جو غفلت میں مدہوش
جہالت میں غوطے کھا رہے ہیں[11]

12- يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾

12- وہ پوچھتے ہیں "آخر وہ روزِ جزا کب آئے گا؟"

13- يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ؕ﴿۱۳﴾

13- اس دن یہ لوگ
آگ کے اوپر تپائے جائیں گے[12]

14- ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- "لو چکھو مزہ اپنے فتنے کا[13]
یہ ہے وہ چیز جو تم جلد مانگتے ہوتے تھے"

15- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾

15- متقی تو باغوں میں ہوں گے[14]
اور چشموں کے درمیان

16- اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾

16- وہ لے رہے ہوں گے
وہ کچھ جو ان کا رب انہیں دے گا
وہ تو اس سے پہلے نیکوکار ہوتے تھے

9- روز حساب کے انکار کی طرف اسے ہی موڑا جاتا ہے جو ہو ہی ایسا کہ اسے پھیرا جا سکے۔

10- روز حساب کے بارے میں

11- وہ بحرِ جہالت میں غوطے کھانے والوں کی مانند ہیں اور حق کو جاننے کے معاملے میں غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں

12- وہ دن ضرور آئے گا اور انہیں اس روز آگ کے اوپر رکھ کر پرکھا جائے گا اس طریقے سے جیسے سونے کو آگ میں ڈال کر پرکھا جاتا ہے کہ اس میں ملاوٹ کتنی ہے اور کھوٹ کیا کیا ہے مطلب یہ کہ ایمان نہ لانے والے آگ کی طرف جا رہے ہیں

13- جب وہ آگ پر رکھے جا رہے ہوں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے تمہاری وہ سزا، دیکھ لو وہ دن آیا ہے یا نہیں جس کے بارے میں تم طنز کیا کرتے تھے کہ "اگر اس دن نے آنا ہے تو پھر آ کیوں نہیں جاتا؟ ہم تو منکر ہیں، پھر ہماری پکڑ کیوں نہیں ہو رہی؟" یہ ہے تمہارے فتنہ پھیلانے کی سزا

14- یہ اہل ایمان کی جزا اور ان کے اللہ سے ڈرتے رہنے کا ذکر ہے ان اعمال کی کچھ تفصیل ہے جن کے بدلے میں انہیں باغات میں ◄◄

17- كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ⑰

17- وہ رات کو تھوڑا سوتے تھے

18- وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ⑱

18- اور وہ سحری کے وقت
مغفرت طلب کرتے ہوتے تھے

19- وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ⑲

19- اور ان کے مالوں میں
سائل کا اور محروم کا حق ہوتا تھا

20- وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ⑳

20- اور زمین میں اہلِ یقین کے لیے
بہت سی نشانیاں ہیں

21- وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ㉑

21- اور تمہارے اپنے نفسوں میں بھی
تو کیا پھر تمہیں سمجھ نہیں آتا؟[15]

22- وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ㉒

22- اور آسمان میں ہے
تمہارا رزق
اور وہ سب جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے[16]

23- فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ㉓ ع ۱ ۲ ۱۸

23- پس قسم ہے
آسمان اور زمین کے رب کی
یہ تو واقعی حق ہے[17]

◄◄ بھیج دیا جائے گا جن میں چشمے ہوں گے

15- یعنی ہمارے ہی خالق و مالک ہونے کی نشانیاں زمین میں ہر طرف موجود ہیں تمہارے اپنے جسم و جاں خود اس کی نشانی ہیں پھر بھی تم ایمان نہیں لا رہے کیا تمہیں یہ سب نشانیاں نظر نہیں آ رہیں کیوں غوطے کھا رہے ہو بحرِ جہالت میں؟

16- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کس کو کتنا رزق دینا ہے اور اسے وہ رزق کیسے دینا ہے، اس کا فیصلہ عالم بالا میں ہوتا ہے وہیں سے ہواؤں کو بادل اٹھا لانے کا حکم ملتا ہے اور کس جگہ کتنی بارش برسانی ہے، جس سے تم کو رزق میسر آتا ہے، یہ بھی عالم بالا کا ہی یعنی ہمارا ہی فیصلہ ہوتا ہے ایسے ہی یوم حساب جزا و سزا دینے کا جو وعدہ کیا جا رہا ہے، وہ فیصلہ بھی ہمارا ہی ہوگا

17- یوم حساب حق ہے اس کو آنا ہی آنا ہے

ویسے ہی جیسے تم

ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو[18]

2

24- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾

24- کیا پہنچی ہے تجھ تک

ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر؟

25- اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

25- جب وہ اس کے پاس آئے[1]

تو انہوں نے کہا تھا "تم کو سلام"

اس نے کہا "تم کو سلام"

"اجنبی لوگ ہیں"[2]

26- فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾

26- پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا

اور ایک فربہ (بھنا ہوا) بچھڑا لے آیا[3]

27- فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- اور اسے ان کے پاس رکھ دیا

کہا "تم کھاتے کیوں نہیں ہو؟"[4]

18- یعنی اس دن کا آنا ویسے ہی حق سچ ہے جیسے یہ سچ ہے کہ تم بولتے اور آپس میں باتیں کرتے ہو جیسے تم ایک دوسرے سے باتیں کر کے اپنے ہونے کا ثبوت دیتے ہو

1- حضرت ابراہیم جہاں بیٹھے تھے وہ وہاں اچانک ان کے سامنے آ گئے تھے، نہ کھڑکا ہوا نہ اندر آنے کی اجازت مانگی

2- ان کے اس طرح موجود ہونے کی وجہ سے ابراہیم نے اپنے آپ سے کہا یہ تو کوئی الگ قسم کے لوگ ہیں ایسے اجنبی جن جیسے پہلے دیکھے تک نہیں

3- روسٹ کیا ہوا

4- وہ تو فرشتے تھے کھاتے کیسے؟ وہ سامنے رکھے روسٹ کیے ہوئے بچھڑے کو صرف دیکھ ہی رہے تھے جس پر حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے، تم کھا کیوں نہیں رہے؟

28- فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

28- اور وہ اپنے دل میں ان سے ڈر گیا[5]
انہوں نے کہا "نہ ڈر"
اور انہوں نے اسے
ایک باعلم بیٹے کی بشارت دی[6]

29- فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾

29- سو اس کی حیرت زدہ بیوی آگے بڑھی
اور اس نے اپنا منہ پیٹ لیا
اور اس نے کہا "بوڑھی، بانجھ!"[7]

30- قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

30- انہوں نے کہا "یہ ایسے ہی ہے
تیرے رب نے کہا ہے
وہ تو صاحبِ حکمت ہے
سب کچھ جانتا ہے"[8]

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ ۲۷

31- قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾

31- اس نے پوچھا "مگر تم مہم کس پر آئے ہو
اے پیام برو؟"(9)

32- قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

32- انہوں نے کہا "ہمیں ایک مجرم قوم کی طرف

5- خوف کیوں محسوس کیا؟ ایک تو وہ آئے اچانک اور غیر روایتی انداز میں تھے پھر اس اعلیٰ قسم کی مہمان نوازی میں بھی اجنبیت برت رہے تھے اس وقت کی روایت کے مطابق اگر کسی کے گھر آیا کوئی فرد اس کی مہمان نوازی قبول نہ کرے تو اس کا مطلب ہوتا تھا کہ وہ بُری نیت سے آیا ہے اس خیال سے بھی حضرت ابراہیم ان سے خطرہ محسوس کرنے لگے تھے

6- ایسے بیٹے کی بشارت جسے اللہ تعالیٰ علم و حکمت یعنی پیغمبری عطا کریں گے

7- میں بانجھ بڑھیا بیٹا جنوں گی؟

8- یعنی وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور آپ کو اس عمر میں بانجھ ہونے کے باوجود اس اللہ نے بیٹے کی جو خوشخبری دی ہے، اس کا سبب کیا ہے وہی جانتا ہے

9- اس خوشخبری کے علاوہ تم اور کس مہم پر بھیجے گئے ہو؟

	بھیجا گیا ہے [10]
33- لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾	33- تاکہ ہم ان پر پکی مٹی کے پتھر برسائیں
34- مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾	34- جن پر تیرے رب نے نشان لگا دیئے ہیں اُن حد سے گزر جانے والوں کے لئے [11]
35- فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾	35- سو ہم نے نکال لیے تھے وہاں سے جو بھی وہاں پر مومن تھے
36- فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾	36- اور نہیں پایا تھا ہم نے اس بستی میں کوئی مومن سوائے ایک گھر کے [12]
37- وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾	37- اور ہم نے وہاں پر ایک نشانی چھوڑ دی تھی ان لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہوں [13]
38- وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾	38- اور قصہ موسیٰ میں جب ہم نے اسے فرعون کی طرف بھیجا تھا روشن سند کے ساتھ
39- فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾	39- مگر اس نے منہ پھیر لیا تھا

10- وہ حضرت لوط کی قوم تھی۔

11- مٹی سے بنے کس پتھر سے کس نافرمان نے ہلاک ہونا ہے، اللہ نے ہر پتھر پر نشان لگا دیا ہے

12- وہ تھا حضرت لوطؑ کا اپنا گھر مگر وہاں بھی حضرت لوطؑ کی بیوی مومن نہیں تھی

13- اس قوم کی تباہی کی نشانی تاکہ آنے والی نسلیں اسے دیکھ کر محتاط ہو جائیں

اپنی طاقت کی وجہ سے

اور کہا تھا "جادوگر ہے یا دیوانہ ہے"[14]

40- فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾

40- سو ہم نے پکڑ لیا تھا

اس کو اور اس کے لشکروں کو

اور ہم نے پھینک دیا تھا انہیں دریا میں

اور وہ خود ہی سزاوار ملامت تھا[15]

41- وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾

41- اور عاد میں

جب ہم نے ان پر

بے برکت ہوا بھیج دی تھی[16]

42- مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾

42- نہیں چھوڑتی تھی وہ کسی بھی چیز کو

جس پر سے وہ گزرتی تھی

مگر اسے کر دیتی تھی

گلی سڑی ہڈیوں کی مانند

43- وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾

43- اور ثمود میں

جب ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ

"کر لو مزے تھوڑے سے وقت کے لئے"

14- فرعون اللہ کا حکم ماننے کی بجائے اپنی قوت اور لشکر کی وجہ سے آکڑ میں آ گیا

15- لوگوں پر اس کے ظلم و ستم کی وجہ سے فرعون کی جو ملامت کی جاتی رہی اس کا اور اس کی تباہی پر اس کی جو ملامت کی گئی تھی اور کی جاتی رہے گی اس سب کا وہ خود ہی ذمہ دار تھا

16- ایسی ہوا جس میں کسی کے فائدے کی کوئی چیز نہیں تھی

44- فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾

44- اور انہوں نے خلاف ورزی کی تھی
اپنے رب کے حکم کی
تو آن پکڑا تھا انہیں ایک کڑک نے
اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے تھے

45- فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾

45- اور وہ اپنے پاؤں پر
کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے
اور نہ ہی وہ اپنا بچاؤ کر سکے تھے

46- وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ ع ٢ ٢٣ ١

46- اور اس سے پہلے قومِ نوح [17]
بلاشبہ وہ نافرمان لوگ تھے

3

47- وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾

47- اور ہم نے آسمان
اپنی قوت اور قدرت سے بنایا ہوا ہے [1]
اور ہم ہی اسے پھیلاتے ہیں [2]

48- وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾

48- اور ہم نے زمین کو
بچھا دیا ہوا ہے
اور ہم نے اسے کیا ہی عمدہ بچھایا ہوا ہے [3]

17- ان سے پہلے ہم نے قوم نوح کو اس کی نافرمانی کی وجہ سے برباد کر دیا تھا

1- اپنے ہی خالق و مالک ہونے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ مشرکوں اور منکروں سے فرماتے ہیں کہ تمہارے اوپر جو آسمان یعنی نظامِ آسمانی اور فلکیات ہے، یہ ہماری قوتِ تخلیق کا گواہ ہے، ہم جو ایسا نظام بنا سکتے ہیں تو تمہیں زندہ کیوں نہیں کر سکتے؟

2- آسمان سے مراد وہ سب اجسام فلکی ہیں جو زمین سے اوپر کی بلندیوں میں موجود ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں بنا کر ہم تھک کر بیٹھ تو نہیں گئے تھے بلکہ اپنے بنائے اس نظام فلکی کو ہم ہی نئی نئی سمتوں میں پھیلاتے رہتے ہیں

3- اوپر نظام فلکی اور اس کے نیچے زمین جس پر انسان زندگی گزارتا ہے جو ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہماری قوت تخلیق ◄◄

49- وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۴۹﴾

49- اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے ہوئے ہیں[4] تاکہ تم غور کرو[5]

50- فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۵۰﴾

50- سو اللہ کی طرف دوڑو[6] میں تو اس کی طرف سے[7] تمہیں صاف صاف خبردار کر دینے والا ہوں

51- وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۵۱﴾

51- اور نہ بناؤ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود میں تو صرف اس کی طرف سے تمہارے لیے صاف صاف خبردار کر دینے والا ہوں

52- كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿۵۲﴾

52- ایسے ہی جب بھی آیا تھا ان لوگوں کے پاس

◄◄ کو تو دیکھو کہ ہم نے زمین کو پھیلا کر کیسے ہر جاندار کی زندگی کے لیے موزوں بنا دیا ہوا ہے اور کسی بھی جاندار کے زمین پر زندگی گزارنے کی راہ میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں وہ جہاں بھی بستا ہے، ہم نے اس کے رزق کے وسائل وہیں اسے مہیا کر دیئے ہوئے ہیں

4- یعنی نر اور مادہ کے جوڑے جن سے ہر مخلوق کا پیداواری عمل جاری ہے اور اس طرح سے ہم ہر مخلوق کو پھیلانے اور وسیع کرنے کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں

5- اگر تم کائنات کو بنانے اور پیداواری عمل کے ذریعے اسے وسعت دینے پر غور کرو تو تمہیں سمجھ آ سکتا ہے کہ اللہ تمہیں مار دینے کے بعد پھر سے زندہ کر دے گا

6- فوراً باطل کو چھوڑ کر اللہ کے دین کی طرف آ جاؤ تمہاری فلاح اسی میں ہے

7- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبیؐ کو حکم ہے کہ ان مشرکوں اور منکروں کو بتا دو کہ میرے ذمے تمہیں صاف انداز میں بتا دینا ہی ہے اور میں وہ مشن پورا کر رہا ہوں

8- ان منکروں کی طرح ہی ان سے پہلے والوں کی طرف بھی جب بھی کوئی رسول آیا تھا تو انہوں نے بھی اسے ساحر اور مجنون ہی کہا تھا

جوان سے پہلے ہوتے تھے

کوئی رسول

انہوں نے یہی کہا تھا "ساحر ہے یا دیوانہ ہے"

53- اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾

53- کیا انہوں نے ایک دوسرے کے لئے

یہ وصیت چھوڑی ہوئی ہے؟[9]

نہیں بلکہ یہ ہیں ہی سرکش لوگ

54- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾

54- پس تو ان سے رخ پھیر لے

اور تم پر کوئی الزام نہیں[10]

55- وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾

55- اور تو نصیحت کرتا رہ

یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے[11]

56- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾

56- اور نہیں پیدا کیے میں نے جن اور انسان

مگر اس لیے کہ

وہ میری بندگی کریں[12]

9- کیا پہلے والے اپنے بعد میں آنے والوں کو وصیت کر جاتے ہوتے تھے کہ تم بھی اللہ کے دین اور رسول پر ایمان نہ لانا؟ کیا ان منکروں اور مشرکوں کو بھی وہی پہلے والے وصیت کر گئے ہوئے ہیں جس کی یہ پابندی کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہیں انہیں کسی نے بھی وصیت نہیں کی ہوئی بلکہ یہ خود ہی سرکش لوگ ہیں

10- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ ان سرکشوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو ایسوں کو ان کے حال پر چھوڑ دینے کی وجہ سے تمہیں کوئی الزام نہیں دے سکتا نہ اس کی ذمہ داری تم پر آئے گی

11- اللہ سے ڈرنے والوں کو دین حق کے بارے میں بتاتا رہ اس سے وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں اور انہیں دنیاوی اور اخروی فائدہ پہنچتا ہے

12- میری اطاعت کریں میرے بتائے ہوئے راستے پر چلیں

57- مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾

57- میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں

58- اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾

58- رزق دینے والا تو خود اللہ ہی ہے[13] بڑی قوت والا قائم رہنے والا

59- فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾

59- سو ان لوگوں کے لئے تو جو ظلم کرتے ہیں عذاب کا حصہ ہے ان کے یاران رفتہ کے لیے عذاب کے حصہ جیسا ہی سو یہ لوگ مجھ سے جلدی سے نہ مانگیں[14]

60- فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ٢

60- پس تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو انکار کرتے ہیں اپنے اس دن کا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے[15]

13- میں تو سب کی ضروریات پوری کرنے والا ہوں میں تو کسی بھی معاملے میں کسی کا محتاج نہیں انسان اور جن سب اپنی ضروریات زندگی کے لیے میرے محتاج ہیں میں تو ان کی اپنی بھلائی کے لیے چاہتا ہوں کہ وہ میرے احکام پر عمل کریں

14- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ظالم جو اپنے سے پہلے والوں کی راہِ انکار پر چل رہے ہیں ان کے مقدر میں بھی ویسا ہی عذاب ہے جیسا ان کے وہ یار بھگت چکے ہیں۔ یہ جلدی کیوں مچا رہے ہیں اپنے ہی برے انجام کے لیے؟ انتظار کریں اور دیکھیں ہم ان سے کیسے نپٹتے ہیں

15- روز حساب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دینے کا وعدہ

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 49 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾	1- قسم ہے طور کی[1]
2- وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾	2- اور قسم ہے لکھی ہوئی کتاب کی
3- فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾	3- جھلی کے کشادہ ورق پر[2]
4- وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾	4- اور قسم ہے بیتِ معمور کی[3]
5- وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾	5- اور قسم ہے اونچی اٹھائی ہوئی چھت کی[4]
6- وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾	6- اور قسم ہے موجیں مارتے سمندر کی
7- اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾	7- تیرے رب کا عذاب تو آکر ہی رہے گا[5]
8- مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾	8- اسے کوئی بھی روک دینے والا نہیں[6]
9- يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾	9- اس روز جب آسمان تھرتھرائے گا

1- طور کے معنی ہیں پہاڑ اللہ تعالیٰ جس پہاڑ کی قسم اٹھاتے ہیں اس سے مراد وہ پہاڑ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو نبوت عطا کی تھی

2- لکھی ہوئی ایسی کھلی کتاب جس سے ہر کوئی رہنمائی حاصل کر سکتا ہے جس کے احکام سب پر کھلے ہیں یعنی قرآن کریم بعض کے نزدیک اس سے مراد سب آسمانی کتابیں ہیں زمانہ قدیم میں کتابیں کھال سے بنائی جھلی پر لکھی جاتی تھیں

3- بیتِ معمور یعنی آباد گھر مگر کس کا ہے وہ گھر؟ اللہ کے اپنے گھر کے علاوہ نہ کوئی گھر ایسا ہے نہ ہو سکتا ہے جو جب سے بنا ہے، آباد ہے سو مراد ہے بیت اللہ جو ہر وقت ہر زمانہ میں حج کا وقت نہ بھی ہو تب بھی بھرا ہوا اور آباد رہتا ہے

4- اونچی چھت یعنی آسمان

5- روز قیامت وہ دن جسے روز جزا بھی کہا گیا ہے یہاں اسے روز عذاب اس لیے کہا گیا ہے کہ بتایا جا رہا ہے اس کا انکار کرنے والوں کو کہ ایسوں کے لیے وہ روز عذاب ہی ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روزِ عذاب کے آنے میں کوئی شبہ ہے ہی نہیں

6- روک دینے والا

10- وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ⑩

11- فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ⑪

12- الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ⑫

13- يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ⑬

14- هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ⑭

15- اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ⑮

16- اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑯

بڑی ہی تیز تھرتھراہٹ سے

10- اور پہاڑ تیز تیز چلنے لگیں گے

11- سو اس روز ہلاکت ہے

ان جھٹلانے والوں کے لیے

12- جو بیہودہ گوئی کا کھیل کھیل رہے ہیں[7]

13- جس روز انہیں سختی سے دھکیلا جائے گا

جہنم کی آگ کی طرف

سختی سے دھکیلتے ہوئے

14- ”یہ ہے وہ آگ[8]

جسے تم جھٹلایا کرتے تھے

15- کیا پھر یہ کوئی جادو ہے

یا تمہیں کچھ نظر ہی نہیں آتا؟[9]

16- جاؤ تم جلو اس میں

اور تم اس میں صبر و کرو

یا نہ صبر کرو

تمہارے لیے برابر ہی ہے

یہ تو تمہیں اسی کا بدلہ دیا جا رہا ہے

7- اس دن کے بارے میں سنجیدگی سے بات کرنے اور سننے کی بجائے اسے ہنسی مذاق کا موضوع بنائے ہوئے ہیں

8- ان سے کہا جائے گا جو بیہودہ گوئی کا کھیل کھیل رہے ہیں

9- ان منکروں سے پوچھا جائے گا کہ اب بتاؤ جس دوزخ میں تمہیں ڈالا جا رہا ہے کیا یہ کوئی جادو ہے؟ بتاؤ خاموش کیوں ہو؟ کیا جو آگ سب دیکھ رہے ہیں اب بھی وہ تمہیں دکھائی نہیں دے رہی کہ تم دم بخود ہو؟ اب تم وہ سچ دیکھ رہے ہو یا نہیں؟

17- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾

جو کچھ تم کیا کرتے تھے"[10]

17- متقی تو ہوں گے[11]

باغوں میں اور نعمتوں کے درمیان

18- فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾

18- وہ لطف اندوز ہو رہے ہوں گے

ان نعمتوں سے

جو ان کے رب نے انہیں دی ہوں گی

اور ان کے رب نے انہیں

عذابِ جہنم سے بچا لیا ہوگا[12]

19- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾

19- "کھاؤ اور پیو مزے سے

اس کے بدلے میں جو کچھ تم کیا کرتے تھے"[13]

20- مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾

20- وہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے

قطاروں میں

اور ہم بیاہ دیں گے ان سے

پاک دامن حسین ترین آہو چشم ساتھی[14]

21- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ

21- اور جو لوگ ایمان لائے ہیں

اور ان کی اولاد

10- اب تمہیں اسی میں جلنا ہے

11- متقی یعنی وہ جو قرآن پر ایمان لا کر اس کے احکام پر عمل کرتے رہے ہوں گے

12- اللہ تعالیٰ نے راہ فلاح دکھائی وہ اس پر چل پڑے اور جنت میں پہنچ گئے اس طرح اللہ نے اپنے کرم سے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا

13- ان سے کہا جائے گا

14- یعنی مردوں کو پاک دامن حسین ترین عورتوں سے بیاہ دیا جائے گا اور خواتین کو ایسے ہی مردوں سے حور میں مذکر اور مؤنث دونوں شامل ہیں معنی ہیں "پاک دامن نہایت حسین موٹی آنکھوں والا" مرد ہو یا ایسی خاتون ہو

عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾

ایمان میں ان کی پیروی کر رہی ہے
ہم ملا دیں گے ان کے ساتھ
ان کی اس اولاد کو
اور ہم نہیں گھٹائیں گے
ان کے اعمال میں سے کچھ بھی
ہر کوئی اپنی کمائی کے بدلے میں رہن ہے [15]

22- وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾

22- اور ہم ان کو دیتے رہیں گے
ہر طرح کے پھل اور گوشت
جو بھی کچھ وہ چاہیں گے [16]

23- يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾

23- وہ وہاں پر بڑھا رہے ہوں گے
ایک دوسرے کی طرف وہ جام
نہیں ہوگی جس میں کوئی لغویت
اور نہ ہی کوئی گناہ کی ترغیب [17]

24- وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾

24- ان کے درمیان دوڑے پھریں گے
انہی کی خدمت کے لیے مخصوص
ایسے حسین لڑکے

15-اس نے دنیا میں جو کچھ بھی نیکی یا بدی کمائی ہوگی اس کی جزا یا سزا اسے لازماً ملے گی

16-وہ جب بھی جو بھی چاہیں گے ہم انہیں عطا کرتے رہیں گے

17-ان پیالوں میں پاکیزہ مشروب ہوگا اس کے پینے سے نہ زبان پر کوئی لغو اور بری بات آئے گی اور نہ ہی وہ مشروب پینے والے کو لڑائی مار کٹائی اور کسی برائی کی طرف لے جائے گا

25- وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾

جیسے کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں[18]

25- اور وہ لوگ رخ پھیر کر
آپس میں ایک دوسرے سے
سوال پوچھتے ہوں گے[19]

26- قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾

26- وہ کہیں گے "ہم تو اس سے پہلے
اپنے اہل خانہ کے درمیان
ڈرے ڈرے سے ہوتے تھے[20]

27- فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾

27- سو اللہ نے ہم پر احسان کیا
اور ہمیں بادِ سموم کے عذاب سے بچا لیا[21]

28- اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾ ع ١ ٢٨ ٣

28- ہم تو اس سے پہلے
اسی کو پکارتے ہوتے تھے[22]
وہ تو بڑا ہی
احسان کرنے والا
بہت رحم کرنے والا ہے"

2

29- فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ ؕ

29- تو نصیحت کرتا رہ[1]

18- نہایت اعلیٰ موتی جنہیں گرد نے کبھی چھوا تک نہ ہو

19- وہ ایک دوسرے سے دنیاوی ماضی کے بارے میں سوال کریں گے اور ان کے جواب دیں گے

20- یعنی ہم دنیا میں اپنے اہل وعیال کی محبت میں اور ان کو مزے کرانے کے لیے خدا کو بھول نہیں گئے تھے، ہمارے دلوں میں خدا کا خوف زندہ رہتا ہوتا تھا

21- بادِ سموم یعنی جلا دینے والی ہوا، مطلب ہے دوزخ کا عذاب

22- ہم اس کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانے والے نہیں ہوتے تھے جو مانگتے تھے اسی سے مانگتے تھے

1- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں اور منکروں کی باتوں کی پرواہ نہ کریں اور دعوت توحید جاری رکھیں

اور نہیں ہے تو
اپنے رب کے فضل سے
کاہن اور نہ ہی مجنون [2]

30- اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾

30- کیا یہ لوگ کہتے ہیں ''یہ شاعر ہے
ہم اس کے حق میں
گردش زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں؟''[3]

31- قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾

31- کہہ دیں ''کر و تم انتظار
میں بھی تمہارے ساتھ
انتظار کروں گا''

32- اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾

32- کیا ان کی عقلیں انہیں
ایسی ہی باتیں کرنے کو کہتی ہیں [4]
یا یہ ہیں ہی سرکش؟

33- اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾

33- کیا یہ کہتے ہیں
''قرآن اس نے خود گھڑ لیا ہے''؟
نہیں بلکہ یہ تو ایمان نہیں لانا چاہتے [5]

2- اللہ تعالیٰ مخاطب تو اپنے رسولؐ سے ہیں مگر بتا منکروں کو رہے ہیں کہ ہمارا رسول جس قرآن کی طرف تمہیں دعوت دیتا ہے، وہ ہم ہی اپنے فضل سے اس پر نازل کر رہے ہیں جس کلام کی وجہ سے تم ہمارے رسولؐ کو جنونی اور دیوانہ کہتے ہو، وہ تو ہم نازل کرتے ہیں

3- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ یہ منکر ہمارے نازل کردہ قرآن کو شاعرانہ کلام قرار دے کر کہہ رہے ہیں کہ قرآن کو اللہ کی طرف سے نازل کیا ہوا بتانے کی وجہ سے آپؐ پر کوئی آفت آنے والی ہے اور وہ اس آفت کا انتظار کر رہے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ میں بھی منتظر ہوں، دیکھتے ہیں کہ وہ آفت کس پر آئے گی

4- یہ جو کچھ کہتے ہیں، کیا کوئی عقل مند آدمی ایسا کہہ سکتا ہے؟ عقل تو جو کچھ یہ کہتے ہیں اس کی شہادت نہیں دے سکتی اصل بات یہ ہے کہ یہ ہیں ہی سرکش

5- قرآن کے بارے میں ان کے ایسی باتیں کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ ایمان نہیں لانا چاہتے۔ کیوں؟ سرکشی کی وجہ سے

34- فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٣٤﴾

34- تو پھر بنا لائیں یہ لوگ
اس جیسا کلام
اگر یہ سچے ہیں تو[6]

35- اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٣٥﴾

35- کیا یہ کسی پیدا کرنے والے کے بغیر ہی
پیدا ہو گئے ہوئے ہیں؟
یا یہ آپ ہی اپنے خالق ہیں؟[7]

36- اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾

36- کیا آسمانوں کو اور زمین کو
انہوں نے پیدا کیا ہوا ہے؟
نہیں بلکہ یہ تو یقین ہی نہیں رکھتے[8]

37- اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

37- کیا تیرے رب کے خزانے[9]
ان کے قبضہ میں ہیں؟
یا ان کا کنٹرول ان کے پاس ہے؟

38- اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ

38- یا کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے[10]

6- ان سے کہو اگر کوئی انسان ایسا کلام بنا سکتا ہے تو تم اس جیسا کوئی ایک سخن ہی بنا کر دکھا دو

7- کیا یہ کافر کسی پیدا کرنے والے کے بغیر ہی پیدا ہو گئے تھے یا پھر انہوں نے خود اپنے آپ کو پیدا کیا ہوا ہے

8- کسی بھی چیز کے بارے میں وہ پختہ یقین نہیں رکھتے

9- کیا غیر محدود علم اور قوت اور نعمتوں کے خزانوں کے یہ مالک ہیں؟ زندگی، موت، رزق، نفع، نقصان اور عزت و ذلت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ یا اگر یہ لوگ ان خزانوں کے مالک نہیں تو کیا ان کے مالک نے ان خزانوں کا کنٹرول ان کے یا ان کے باطل معبودوں کے سپرد کر دیا ہوا ہے کہ جاؤ جو چاہو کرتے پھرو؟

10- ان منکروں اور مشرکوں کے پاس ان الزامات کا کیا ثبوت ہے جو یہ ہمارے نبیؐ پر لگاتے ہیں اور ان باتوں کا جو یہ قرآن کے بارے میں کہتے ہیں؟ کیا ان کے پاس کوئی ایسی سیڑھی ہے کہ اسے لگا کر یہ آسمانوں سے آگے غائب کے خزانے تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں سے لائی معلومات کی وجہ سے یہ ایسی باتیں کر رہے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو وہ سیڑھی لگا کر ان کا غیب کی باتیں سننے والا وہاں سے ان کے دعوؤں کے بارے میں کوئی علمی دلیل لے آئے جس سے یہ اپنے باطل کو حق اور جھوٹ کو سچ ثابت کر سکیں

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

جس پر چڑھ کر یہ سن لیتے ہیں؟

39- اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾

39- کیا اس کے لیے تو ہیں بیٹیاں ہی
اور تمہارے اپنے لیے بیٹے؟[11]

40- اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾

40- کیا تو ان سے کوئی اجرت مانگتا ہے
اور یہ اس تاوان کے بوجھ کے نیچے
دبے جاتے ہیں؟[12]

41- اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾

41- یا ان کے پاس علم غیب ہے
سو یہ لکھتے جاتے ہیں[13]

42- اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾

42- یا یہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟[14]
مگر چال میں تو کافر خود پھنسے ہوئے ہیں[15]

11- یعنی اگر ان کی ایسی رسائی ہے تو پھر بتائیں کہ اس کا سبب کیا ہے کہ اللہ نے اپنے لیے تو بیٹیوں کا انتخاب کیا ہوا ہے اور انہیں بیٹے ہی کیوں پسند ہیں جو بیٹیاں تمہیں پسند نہیں، وہ اللہ کو آخر کیوں پسند ہیں؟ اتنی پسند کہ اس نے انہیں تمہاری دیویاں بنا دیا ہوا ہے بتاؤ تو تم اس کا سبب وہاں سے کوئی سند لا کر؟

12- اگر ان کی علم کے خزانوں تک رسائی نہیں تو پھر اللہ نے ان کی فلاح کے لیے جو کتاب نازل کی ہے یہ اسے کیوں نہیں مانتے تا کہ ان کی جہالت دور ہو جائے اور یہ فلاح پائیں؟ کیا اس لیے کہ ہمارا نبی ان سے قرآن سنانے کا کوئی معاوضہ مانگتا ہے اور یہ اس کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں؟ ایسا تو ہے نہیں تو پھر ان کے قرآن سے دور بھاگنے کا سبب کیا ہے؟

13- تو کیا پھر علم غیب خود ان کے پاس آ جاتا ہے اور یہ جو سنتے ہیں، لکھ لیتے ہیں اور قرآن کے بارے میں علم غائب ان تک پہنچانے والے نے ہی یہ سب کچھ انہیں بتایا ہوا ہے؟

14- اگر ایسا بھی نہیں تو پھر اس مخالفت کا سبب کیا ہے؟ کیا وہ قرآن کی طرف بلانے والے کے خلاف کوئی منصوبہ بنائے ہوئے ہیں اور اس پر عمل کر رہے ہیں؟

15- ان کی جو بھی چال ہے، وہ ان کے اپنے ہی خلاف ہے کہ وہ خود عذاب کی راہ پر جا رہے ہیں

43- اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- کیا ان کے لیے
اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟[16]
پاک ہے اللہ
ان سب چیزوں سے
بہت ہی بلند و برتر ہے
جنہیں یہ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں

44- وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾

44- اور اگر یہ دیکھیں
آسمان سے گرتا ہوا
کوئی ٹکڑا
تو کہیں گے "یہ تو گھنے بادل
چڑھے آ رہے ہیں"[17]

45- فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾

45- پس تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے
یہاں تک کہ یہ ملیں
اپنے اس دن سے
جس میں یہ غش کھا کھا کر
گریں مریں گے[18]

16- کوئی ہے جو انہیں اللہ کی گرفت سے بچا سکے گا؟ نہیں کوئی نہیں

17- یہ مشرک اور منکر حق سے اتنے دور جا چکے ہیں کہ اگر بادل کا کوئی ٹکڑا اپنے اوپر گرتا ہوا دیکھ لیں تو اسے بھی قوم عاد کی مانند اپنے لیے عذاب نہیں سمجھیں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے یہی کہیں گے کہ "یہ تو بارش برسانے والا بادل ہے، فکر کی کوئی بات نہیں"

18- مشرکوں اور منکروں کی حق دشمنی اور گمراہی کی حالت بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ انہیں ان کے حال ◄◄

46- يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾

46- جس دن ان کی کوئی بھی چال
ان کے کام نہیں آئے گی
کچھ بھی
اور نہ ہی کوئی ان کی مدد کو آئے گا

47- وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

47- اور ان ظالم لوگوں کے لیے تو
اس کے علاوہ
ایک اور عذاب بھی ہے
لیکن ان میں سے اکثر کو اس کا علم نہیں [19]

48- وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾

48- اور تو صبر کر
اپنے رب کا فیصلہ آنے تک [20]
بلاشبہ تو تو ہماری آنکھوں کے دھار میں ہے [21]
اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر
جب بھی تو قیام کرے [22]

49- وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع ۲ ۲۱ ۴

49- اور رات کے وقت
اس کی تسبیح کر
اور ستاروں کے ڈوبنے کے وقت بھی

◄◄ پر چھوڑ دیں، ہم خود ہی روز قیامت ان سے نپٹ لیں گے وہ دن ان کے لیے ایسا ہوگا کہ یہ عذاب کو دیکھ کر ہوش وحواس کھو دیں گے مُردوں کی مانند بے ہوش ہوں

19- اس بڑے عذاب سے پہلے یہ سرکش دنیا میں بھی اپنی چال کا نتیجہ دیکھ لیں گے ایسا ذلت اور رسوائی کا عذاب جس کا ان میں سے اکثر کو کوئی احساس تک نہیں

20- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ تو صبر واستقلال سے اپنا مشن جاری رکھ ان کی ذلت اور رسوائی کا حکم ہم نے جاری کرنا ہی ہے

21- یعنی آپؐ کے ہم محافظ ہیں ان کی کوئی چال اور تدبیر کامیاب نہیں ہوگی

22- نماز کے لیے یا کسی بھی دعوتی کام کے لیے قیام کے وقت۔ مفسرین نے اس سے مراد رات کو نیند سے بیدار ہونا بھی لیا ہے

سُوْرَةُ النَّجْمِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 62 آیات اور 3 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾

1- قسم ہے تارے کی جب وہ غروب ہوتا ہے[1]

2- مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾

2- تمہارا رفیق[2] نہ راستہ بھول گیا ہے اور نہ وہ بہکا ہوا ہے[3]

3- وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾

3- اور وہ نہیں کہتا اپنی خواہش نفس سے[4]

4- اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ﴿۴﴾

4- یہ تو وحی ہے جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے[5]

1- تارے سے مراد آسمان کا ہر ستارہ ہے یعنی اس وقت کی قسم جب ستارے غروب ہو رہے ہوں اور روشنی پھیل رہی ہو اندھیرا پسپا ہو رہا ہو اور راہ دکھانے والی روشنی پھیلنے لگے

2- تمہارا رفیق یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے اپنی زندگی کے چالیس سال تمہارے درمیان گزارے ہوئے ہیں، جس کی دیانت، امانت، فراست سے تم سب واقف ہو اور جسے تم الامین کے لقب سے پکارتے ہوتے تھے

3- جب اللہ نے اپنے رسولؐ کو نبوت عطا فرمائی اور انہوں نے دعوت توحید شروع کی تو وہی قریش آپؐ کو مجنون اور شاعر کہنے لگے تھے وہ یہ بھی کہتے تھے کہ محمدؐ نے اپنی برتری قائم کرنے کے لیے خود ہی قرآن اور وہ دین بنایا ہے جس کی طرف وہ ہمیں دعوت دیتا ہے اور یہ بھی کہ یہ تو آبائی دین سے بھٹک گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارا وہ رفیق جسے تم الامین کہتے ہوتے تھے، بہک نہیں گیا اس نے تم پر برتری حاصل کرنے کے لیے وہ راہ نہیں اپنائی جس کی طرف وہ تمہیں بلا رہا ہے اور نہ ہی وہ تمہارے آبائی دین کے بارے میں نہ جاننے کی وجہ سے اس سے بھٹک کر اس دین کی طرف جا نکلا ہے جس کی طرف وہ تمہیں دعوت دے رہا ہے

4- وہ تم پر اپنی برتری قائم کرنے کے لیے تمہیں قرآن سنا اور سمجھا نہیں رہا

5- وہ جو کچھ بھی تمہیں سناتا ہے وہ تو اس پر اللہ کی طرف سے وحی کیا جا رہا ہے

5- عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ﴿۵﴾	5- وہ وحی جو پہنچائی ہے اس کو[6] زبردست قوت والے نے
6- ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾	6- جو بہت ہی صاحبِ فراست ہے اور وہ سامنے آ گیا تھا
7- وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾	7- جبکہ وہ افق اعلیٰ پر تھا[7]
8- ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾	8- پھر وہ قریب ہوا اور قریب اتر کر
9- فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾	9- اور وہ دو کمانوں کے فاصلہ پر ہو گیا یا اس سے بھی زیادہ قریب
10- فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾	10- سو اس نے اس کے بندے کو وہ وحی پہنچا دی جو وحی اللہ پہنچانا چاہتا تھا[8]
11- مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾	11- نہیں شبہ کیا تھا اس کے دل نے اس کے بارے میں جو اس نے دیکھا تھا[9]

6- وہ جو کچھ بھی تمہیں سناتا ہے وہ اسے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے۔ کس نے وہ وحی بتائی اور پہچائی ہے؟ ایک صاحب قوت و فراست یعنی جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ جو بھی وحی اس کے ذریعے بھیجتے ہیں جبریلؑ وہی اللہ کے رسول کو بتا دیتا ہے

7- یہ جبریلؑ کے اللہ کے رسولؐ کو پہلی بار نظر آنے کا حال ہے یہ کہ آپؐ نے اسے آسمان کے کنارے پر دیکھا پھر وہ نیچے اتر کر فضا میں معلق دکھائی دیا اور پھر قریب آتا گیا تھا اور دو کمانوں کے فاصلہ سے بھی قریب آ کر اس نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا

8- اللہ تعالیٰ نے جو بھی وحی بھیجنا چاہی تھی اس طریقہ سے سامنے آ موجود ہونے والے صاحب قوت و فراست نے وہ پہنچا دی تھی

9- محمد ﷺ کے دل نے جبریلؑ کے بارے میں اور اس وحی کے بارے میں جو وہ لایا تھا ذرہ برابر بھی کوئی شک نہیں کیا تھا ان کی سوچ، فکر اور احساسات نے جبریلؑ کے اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہونے کی تائید کے علاوہ جو وہ وحی لایا تھا، اسے بھی اللہ کی طرف سے ہونے کی صداقت کی گواہی دی تھی

12- اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾

12- کیا تم اس سے
اس کے بارے میں جھگڑتے ہو
جسے وہ دیکھتا ہے؟[10]

13- وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾

13- اور اس نے اس کو
ایک بار پھر دیکھا تھا

14- عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾

14- سدرۃ المنتہیٰ کے پاس[11]

15- عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾

15- جس کے نزدیک ہی
جنت الماویٰ ہے[12]

16- اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾

16- جب سدرہ کو ڈھانپے ہوئے تھا
جو ڈھانپے ہوئے تھا[13]

17- مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾

17- نظر نہ چندھیائی تھی
اور نہ بھٹکی تھی

18- لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾

18- یقیناً اس نے
اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھ لیں[14]

10- جس وحی لانے والے کو وہ جانتا پہچانتا ہے تم اس کے بارے میں اور اس کی لائی وحی کے بارے میں شبہات کا اظہار کر رہے ہو اور اس پر یقین نہیں کر رہے؟

11- جس وحی لانے والے کو تمہیں دعوت دینے والے نے پہلی بار دیکھا تھا اس نے اسے دوسری بار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس بھی دیکھا تھا سدرۃ المنتہیٰ سے مراد وہ درخت ہے جو عالم مادی کے انتہائی آخری کنارے پر ہے جہاں سے آگے کسی کی رسائی نہیں اللہ کے رسول ﷺ سفر معراج کے دوران وہاں تک گئے تھے

12- جنت الماویٰ یعنی نیک روحوں کے قیام کا باغ جہاں وہ سب روز حساب تک مقیم رہیں گی

13- کس نے ڈھانپا ہوا تھا؟ اس نے جس کی شان اور کیفیت بیان ہی نہیں کی جا سکتی اور آنکھیں خیرہ کر دینے والے اس نور میں بھی جو سدرۃ المنتہیٰ پر چھایا ہوا تھا، اللہ کے رسول ﷺ نے جبریل ؑ کو اچھی طرح دیکھا تھا

14- اللہ نے اپنے رسول کو اپنی عظمت و کبریائی کی بہت بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں

19- اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾

19- تو کیا تم نے
لات اور عزیٰ کو دیکھا ہوا ہے؟

20- وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾

20- اور اس تیسری منات کو؟[15]

21- اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾

21- کیا! تمہارے لیے مذکر ہیں
اور اس کے لیے مؤنث؟

22- تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾

22- پھر تو یہ بڑی بے انصافی والی تقسیم ہے[16]

23- اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾

23- نہیں ہیں یہ کچھ بھی
مگر نام ہی نام
جو رکھے ہوئے ہیں
تم نے اور تمہارے اجداد نے[17]
نہیں بھیجی اللہ نے
جس کے بارے میں کوئی بھی سند
نہیں پیروی کرتے لوگ
مگر وہم و گمان کی ہی

15- اللہ کے رسولؐ کے علم و آگہی کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ منکروں اور مشرکوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم نے بھی لات عزیٰ اور منات کو دیکھا ہوا ہے جن کی تم پوجا کرتے ہو؟ ایک طرف علم و آگہی ہیں اور دوسری طرف بے علمی اور وہم و گمان ہیں جن پر تم جمے ہوئے ہو

16- یعنی تمہاری بے علمی اور بے خبری کا تو یہ حال ہے کہ جن ان دیکھی دیویوں سے تم مرادیں مانگتے ہو اور ان کی پوجا کرتے ہو تم انہیں اللہ کی بیٹیاں بنائے بیٹھے ہو تم اپنے لیے تو تم بیٹیاں پسند نہیں کرتے اور بیٹوں کو اپنے دست و بازو سمجھتے ہو اور پسند کرتے ہو لیکن کائنات کے خالق و مالک کی تم نے بیٹیاں بنا رکھی ہیں اور یہ بھی گمان رکھتے ہو کہ جو بھی تم ان سے مانگو وہ تمہیں اللہ سے دلا سکتی ہیں تم ہی سوچو کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے؟ تمہارے فہم و شعور کی پستی کی حالت تو یہ ہے کہ تمہارے اپنے معیار کے مطابق جو تقسیم غیر منصفانہ ہے اسے تم نے اپنا عقیدہ بنایا ہوا ہے

17- تمہاری یہ دیویاں صرف نام ہی نام ہیں اور ان کے وہ نام بھی تم نے اور تمہارے اجداد نے خود ان کے لیے گھڑے ہوئے ہیں

اور اس کی جو ان کے نفس چاہتے ہیں[18]
حالانکہ آ چکی ہے ان کے پاس ہدایت
ان کے رب کی طرف سے

24- اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾

24- کیا ہے انسان کے لیے وہ سب کچھ
جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟

ع ١ ٢٥ ٥

25- فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾

25- آخرت اور دنیا کا مالک
تو اللہ ہی ہے[19]

2

26- وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾

26- اور آسمانوں میں تو بہت سے فرشتے ہیں
نہیں کام آسکتی ان کی شفاعت
کچھ بھی[1]
مگر تب کہ اللہ اس کی اجازت دیدے
جس کسی کے لیے وہ چاہے
اور وہ اس سے راضی ہو[2]

18- اس دین حق کو چھوڑ کر جس کی طرف ہمارا رسول تمہیں دعوت دیتا ہے تم اپنے نفس کی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہو

19- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان دنیا اور آخرت کے مالک تو ہم ہیں اور تم نے آپ ہی ہماری جو بیٹیاں بنائی ہوئی ہیں ان سے تم مرادیں مانگتے ہو کیا وہ تمہاری تمنائیں پوری کر دیتی ہیں مل جاتا ہے تمہیں ان سے جو بھی تم مانگتے ہو؟ نہیں ہرگز ایسا نہیں ہے

1- آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں وہ تو سب مل کر بھی کسی کی شفاعت کا کوئی اختیار نہیں رکھتے اور تمہارا وہم ہے کہ تمہاری اپنی بنائی ہوئی یہ دیویاں تمہاری سفارش کر کے تمہیں چھڑا لیں گی نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا

2- یعنی سفارش وہی کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ سفارش کرنے کی اجازت عنایت فرما دیں اور وہ اجازت بھی ہر کسی کے لیے سفارش کرنے کی نہیں دی جائے گی اسی کی سفارش کی اجازت دی جائے گی جس سے اللہ ناراض نہ ہو یعنی اس نے شرک جیسا بڑا گناہ نہ کیا ہو

27- إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾

27- وہ لوگ تو
جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے
وہ فرشتوں کو زنانہ ناموں سے
موسوم کرتے ہیں

28- وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾

28- حالانکہ وہ
اس معاملے میں کچھ بھی علم نہیں رکھتے
ہرگز نہیں پیروی کرتے وہ لوگ
مگر گمان کی ہی
اور گمان تو
حق کی جگہ
کچھ بھی کام نہیں دے سکتا[3]

29- فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾

29- سو اس شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دے
جو ہمارے ذکر سے منہ پھیر لیتا ہے
اور وہ نہیں چاہتا
مگر دنیا کی زندگی ہی[4]

30- ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿٣٠﴾

30- ایسے لوگوں کا مبلغ علم تو بس اتنا ہی ہے[5]
تیرا رب ہی اچھی طرح جانتا ہے کہ

3- ان کی بنائی باطل دیویوں کو کسی کی سفارش کی کیسے اجازت ملے گی؟ باطل حق کی جگہ کیسے لے سکتا ہے؟

4- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ جو دین حق سے منہ پھیرے ہوئے ہیں، ان کا تو آخرت، یوم حساب اور موت کے بعد کی زندگی پر یقین ہی نہیں، ایسے دنیا داروں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں

5- ان کا مبلغ علم تو ان کی خواہشات کے گرد ہی گھومتا رہتا ہے اس سے زیادہ وہ کچھ بھی نہیں جانتے

کون بھٹک گیا ہے
اس کی راہ سے
اور وہ خوب جانتا ہے کہ
کون ہدایت پر ہے

31- وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ ﴿٣١﴾

31- اور اللہ ہی کا ہے
جو کچھ بھی ہے آسمانوں میں
اور جو کچھ بھی ہے زمین میں
تا کہ وہ بدلہ دے
برائی کرنے والوں کو
ان کے اعمال کے مطابق
اور اچھائی کرنے والوں کو جزا دے
اچھائی کے ذریعے[6]

32- اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾

32- انہیں جو بچتے ہیں
بڑے گناہوں سے
اور فحاشی کے کاموں سے
مگر یہ کہ کوئی کوتاہی ہو جائے
تیرا رب تو وسیع مغفرت والا ہے[7]
وہ تمہیں خوب جانتا ہے

6- اچھائی کرنے والوں پر کرم کرتے ہوئے اللہ ان کے اچھے اعمال کے بدلہ سے انہیں زیادہ عطا کر دے گا مگر برائی کرنے والوں کو ان کے برے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان کے لیے کسی کو سفارش اور شفاعت کی اجازت نہیں دی جائے گی

7- وہ اللہ کی مغفرت کے حقدار ہوں گے ان سے اگر کوئی کوتاہی ہوئی ہوگی تو وہ معاف کر دی جائے گی

اس وقت سے
جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا تھا
اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں
چھپے ہوئے تھے
سو نہ دعویٰ کرو اپنے نفس کی پاکی کا
وہی بہتر جانتا ہے کہ کون متقی ہے [8]

3

33- اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾

33- کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے
جس نے منہ پھیر لیا[1]

34- وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾

34- اور اس نے تھوڑا سا دیا
اور رک گیا[2]

35- اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾

35- کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے
سو وہ دیکھ رہا ہے؟[3]

36- اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾

36- کیا اسے ان باتوں کی کوئی خبر نہیں
جو بیان کی گئی ہیں؟

8- یعنی وہ اللہ جس نے تمہیں پیدا کیا ہوا ہے، وہ تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اپنے نیک ہونے اور نفس کی پاکیزگی کے دعوے نہ کیا کرو کون اللہ سے ڈرتا ہے اور کون صرف دعوے ہی کرتا ہے اللہ سے ڈرنے کے، اللہ کو سب معلوم ہے

1- نیکی کے کام سے منہ پھیر لیا

2- اس نے نیک کام کے لیے تھوڑا سا مال دیا اور پھر کچھ بھی دینا بالکل بند کر دیا اَكْدٰى جس کا ترجمہ ''رک گیا'' کیا گیا ہے کے معنی ہیں کسی چیز کی تلاش کے لیے زمین کھودی جائے اور آگے پتھر آ جائے تو اس تلاش اور کھدائی کو بالکل چھوڑ دینا اس شخص نے جزا کی خاطر مال دینا شروع کیا اور پھر بالکل رک گیا راہ راست پر تھوڑا سا چل کر پھر گیا

3- کیا اس کے پاس غائب کا علم ہے اور اسے معلوم ہو گیا ہے کہ مزید کھدائی کرنے سے اسے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا؟ اور وہ موت کے بعد کی زندگی پر ایمان سے پھر گیا ہے؟

	موسیٰ کے صحیفوں میں
37- وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾	37- اور اس ابراہیم کے صحیفوں میں جو صاحبِ وفا تھا[4]
38- اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾	38- یہ کہ نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ[5]
39- وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾	39- اور یہ کہ نہیں ہے انسان کے لیے کچھ اور مگر وہی جس کے لئے اس نے کوشش کی ہو[6]
40- وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾	40- اور یہ کہ اس کی کوشش تو عنقریب دیکھی جائے گی[7]
41- ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾	41- پھر اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا پورا بدلہ
42- وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾	42- اور یہ کہ انتہا تو تیرے رب کے پاس ہی ہے[8]

4- وہ جس نے جو بھی عہد کیا، وفا کیا جو بھی نیک کام شروع کیا تھا اسے کسی صورت بھی چھوڑا نہیں تھا قول اور فعل کا سچا

5- کیا صحیفوں کے حوالے سے بھی اسے کسی نے اللہ کے اس اصول کے بارے میں نہیں بتایا تھا کہ اپنے ہر فعل کا ذمہ دار وہی شخص ہوگا جس نے وہ فعل کیا ہو

6- ہر کسی کو وہی کچھ ملے گا جس کے لیے اس نے کوشش کی ہوگی نیکی کی نیت سے کیے عمل کی جزا اور بدنیت سے کیے عمل کی سزا ملے گی

7- روز حساب

8- کسی بھی کام کا آخری بدلہ اللہ ہی سے ملے گا دنیا میں کسی کام کے بارے میں مختلف آرا ہو سکتی ہیں جن کی وجہ سے کوئی کسی کام کو چھوڑ بھی دے تو اس کے بارے میں آخری فیصلہ کر کے اس کی جزا یا سزا اللہ ہی دے گا

43- وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾	43- اور یہ کہ وہی ہے جو ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے[9]
44- وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾	44- اور یہ کہ وہی ہے جو مارتا ہے اور زندگی دیتا ہے۔
45- وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾	45- اور یہ کہ اسی نے پیدا کئے ساتھی نر اور مادہ
46- مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾	46- ایک نطفہ سے جب وہ ڈالا گیا
47- وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾	47- اور یہ کہ اسی کے ذمے ہے دوسری بار پیدا کرنا[10]
48- وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾	48- اور یہ کہ وہی ہے جو غنی کرتا ہے اور مالدار بنا دیتا ہے[11]
49- وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾	49- اور یہ کہ وہی ہے رب شِعْرٰی کا[12]

9- خوشیاں اور غم وہی دیتا ہے

10- وہ خدا جو وہ سب کچھ کر رہا ہے، جس کا آیت 43 سے 46 تک میں ذکر کیا گیا ہے اسی نے دنیاوی اعمال کا بدلہ دینے کے لیے پھر سے زندہ کرنا ہے اور جو اللہ یہ سب کچھ کر رہا ہے، اس کے لیے پھر سے زندگی دے دینا مشکل ہو سکتا ہے؟

11- جو تھوڑا سا دے کر تم رک جاتے ہو، یہ اسی کا دیا ہوا ہے اس میں سے دینے سے تم کنگال نہیں ہو جاؤ گے کیونکہ کسی کی محتاجی دور کر دینا اور کسی کو مالدار بنا دینا تو اللہ کے بس میں ہے

12- شِعْرٰی بلندیوں میں روشن ستاروں میں سے سب سے روشن تارا ہے اہل مصر جس کی پوجا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ اس کے طلوع کے زمانے میں نیل کی برکات بڑھ جاتی ہیں اہل عرب بھی اسے انسانوں کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے والا ستارہ سمجھ کر اس کی پوجا کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہیں غنی اور مالدار ہم بناتے ہیں شِعْرٰی نہیں وہ تو خود اپنی بقاء کے لیے ہمارا محتاج ہے

50- وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ِۨالْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾

50- اور یہ کہ اسی نے ہلاک کیا تھا[13] عادِ اولیٰ کو

51- وَ ثَمُوْدَا فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾

51- اور ثمود کو اور اس نے نہیں چھوڑا تھا ان میں سے کسی کو بھی باقی

52- وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ﴿۵۲﴾ؕ

52- اور ان سے پہلے قومِ نوح کو وہ تو بڑے ظالم اور سرکش لوگ ہوتے تھے

53- وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ۙ

53- اور الٹ دی جانے والی بستیوں کو زمین پر اٹھا پھینکا تھا[14]

54- فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ۚ

54- پھر ڈھانپ لیا تھا ان کو اس چیز نے جس چیز نے انہیں ڈھانپ لیا تھا[15]

55- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾

55- تو پھر اے انسان تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت کے بارے میں جھگڑا کرے گا[16]

56- هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾

56- یہ ایک تنبیہ ہے

13- اللہ نے ہی ہلاک کیا تھا

14- قوم لوط کی بستیاں

15- سب جانتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں الٹ پلٹ دیا تھا تو اس کے بعد کس چیز نے انہیں ڈھانپ لیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان بستیوں کو زمین میں دھنسا دیا تو بحرِ مردار کا پانی ان پر چھا گیا تھا اور اب تک چھایا ہوا ہے

16- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان سوچ تو سہی! جن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے کونسی ہے جسے تو اپنے باطل معبودوں کی دی ہوئی قرار دے سکتا ہے؟ یعنی کوئی بھی نہیں

57- اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾

پہلے والی تنبیہات میں سے[17]

57- قریب تر آتی جارہی ہے

قریب آنے والی[18]

58- لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾

58- نہیں ہے کوئی اسے ظاہر کر دینے والا

سوائے اللہ کے

59- اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾

59- تو کیا پھر تم اس حدیث کے بارے میں

تعجب کرتے ہو؟[19]

60- وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾

60- اور تم ہنستے ہو

اور روتے نہیں؟[20]

61- وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾

61- اور تم گانے بجانے میں پڑے ہوئے ہو[21]

62- فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ ع ٣

62- پس اللہ کے آگے جھک جاؤ

اور اس کی عبادت کرو[22]

17- یہ وحی جو ہم اپنے رسولؐ کی طرف بھیج رہے ہیں اور جس کے ذریعے وہ تمہیں ڈرا رہے ہیں اور خبردار کر رہے ہیں یہ کوئی نئی چیز نہیں اسی طرح سے ہم پہلی قوموں کو خبردار کرنے کے لیے بھی وحی بھیجتے رہے ہیں اور وحی کو جھٹلانے والوں کے انجام سے بھی تم واقف ہو

18- قیامت کی گھڑی

19- حدیث یعنی اطلاع جو قرآن کے ذریعے تمہیں دی جارہی ہے کہ عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو راہ ہدایت پر قائم ہو جاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا تم اس خبردار کرنے پر تعجب کرتے ہو؟ تمہیں تو یقین کر لینا چاہیے

20- قرآن کے ذریعے خبردار کرنے پر تم ہنستے ہو حالانکہ تمہیں تو اپنے اعمال اور اپنے انجام کو دیکھتے ہوئے رونا چاہیے

21- ایمان لا کر قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی بجائے تم دنیاوی ڈھول ڈھمکے میں مست ہو غفلت میں وقت ضائع کر رہے ہو

22- دنیا اور آخرت میں فلاح کی راہ دکھانے والی کتاب بھیجنے پر اللہ کا شکر ادا کرو اور قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس اللہ کی بندگی کرو

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 55 آیات اور 3 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ①

1- گھڑی قریب آ گئی[1] اور چاند پھٹ گیا[2]

2- وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ②

2- اور وہ لوگ تو نشانی دیکھ کر بھی منہ موڑ لیتے ہیں[3] اور کہتے ہیں "یہ تو پکا جادو ہے"

3- وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ③

3- اور ان لوگوں نے جھٹلا دیا ہے اور وہ اپنی خواہشاتِ نفس کی ہی پیروی کرتے ہیں اور ہر معاملے کا اپنا وقت معین ہے[4]

1- قیامت کی گھڑی مزید قریب ہو گئی

2- چاند کا پھٹ جانا اور پھر سے اپنی اصل صورت اختیار کر لینا اس کا ثبوت ہے کہ کائنات کا خالق و مالک جو چاند کو پھاڑ کر پھر سے جوڑ دیتا ہے وہ موجودہ کائنات کو ختم کر کے نئی کائنات پیدا کرنے پر قادر ہے اس کے لیے ایسا کر دینا اتنا ہی آسان ہے جیسے اس نے چاند کو پھاڑ کر چند لمحوں میں پھر سے ویسا ہی بنا دیا تھا جیسا کہ وہ تھا۔ چاند کے پھٹنے یا شق القمر کا واقعہ رسول اللہؐ کی ہجرت سے تقریباً پانچ سال پہلے کا ہے چودھویں شب کا چاند ابھی طلوع ہی ہوا تھا کہ وادیٔ منیٰ کے لوگوں نے دیکھا کہ وہ پھٹ کر زمین کی طرف لپکا ہے اس کا ایک حصہ سامنے کی پہاڑی پر آگے سے اور دوسرا حصہ پہاڑی کے پیچھے سے ہو کر لمحہ بھر میں واپس لوٹ گئے تھے اللہ کے رسولؐ اس وقت منیٰ میں تشریف رکھتے تھے اور اللہ کی قدرت کاملہ کی یہ نشانی دیکھ کر آپؐ نے وہاں موجود لوگوں سے فرمایا تھا "دیکھو اور گواہ رہو" متعدد صحابہ اس کے گواہ ہیں کفار نے بھی چاند کا پھٹ کر آنا اور واپس جانا دیکھا تھا

3- یعنی منکر خالق و مالک کی قدرت کاملہ کی ایسی نشانی دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے اور کہتے ہیں یہ بھی ویسا ہی جادو ہے جیسا جادو قرآن ہے

4- خالق کائنات نے جو بھی چیز بنائی ہے وہ اس کے لئے مقرر کیے ضابطۂ عمل پر عمل کر رہی ہے خالق نے اس کے ذمے جو ڈیوٹی لگائی ہے وہ چیز وہی ڈیوٹی پوری کر رہی ہے کوئی کام کیسے پورا ہونا ہے کب پورا ہوگا؟ یہ سب طے ہے۔ حق کے دشمن نفس پرستوں کے ساتھ کیا ہوگا؟ اس کا بھی اس نے ضابطہ مقرر کیا ہوا ہے

4- وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ﴿۴﴾

4- اور ان لوگوں تک وہ خبریں پہنچ چکی ہیں
جن میں کافی عبرت ہے[5]

5- حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۙ﴿۵﴾

5- کامل حکمت ہے[6]
مگر ان لوگوں پر ڈرانے کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا

6- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾

6- سو ان سے رخ پھیر لیں[7]
جس روز پکارنے والا
ایک ناقابلِ تصور چیز کی طرف بلائے گا

7- خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿۷﴾

7- ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی
اور وہ اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے
گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں

8- مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

8- وہ پکارنے والے کی طرف
سر جھکائے دوڑے جا رہے ہوں گے
کافر کہیں گے "یہ دن تو بہت کٹھن ہے"

9- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾

9- ان سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا تھا[8]
سو انہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا قرار دیا

وقف لازم

5- باطل پرستوں کے انجام کے بارے میں خبریں جن میں اہل فکر کے لیے عبرت اور نصیحت ہے

6- جس قرآن کے ذریعے ان تک ایسی خبریں پہنچائی گئی ہیں، اس میں کامل حکمت و دانش ہے کس نے کیا کیا اور اس کا انجام کیا ہوا تھا قرآن میں سب واضح کر دیا گیا ہے مگر ان منکروں پر اس کا اور ان برباد کر دیئے گئے لوگوں کے بارے میں خبروں کا اور اس حوالے سے خبردار کرنے اور ڈرانے کا بھی کچھ اثر نہیں ہوا

7- اے نبیؐ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں

8- یہ ہیں وہ خبریں جو قرآن نے انسانوں تک پہنچائی ہیں اور جن کا ان منکروں پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

اور کہا "دیوانہ ہے"
اور اسے ڈانٹا

10- فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝١٠

10- پس اس نے اپنے رب کو پکارا
"میں تو مغلوب ہو گیا ہوں
سو تو میری مدد کر"

11- فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١

11- پس ہم نے کھول دیئے تھے آسمان کے دروازے
خوب زور سے برسنے والے پانی کے ساتھ

12- وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝١٢

12- اور ہم نے زمین کو پھاڑ کر
چشمے بہا دیئے
تو وہ دونوں پانی مل گئے تھے
اس کام کے لیے
جس کا فیصلہ ہو چکا تھا[9]

13- وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝١٣

13- اور ہم نے اس کو اُٹھا لیا تھا
تختوں اور میخوں والی پر[10]

14- تَجْرِیْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝١٤

14- جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی
اس شخص کے لیے جزا
جس کو مسترد کر دیا گیا تھا[11]

9- یعنی آسمان سے برسنے والا پانی اور زمین کے اندر سے پھوٹ نکلنے والا پانی مل کر ان کے لیے وہ عذاب بن گئے تھے جس کا ان کے حق میں فیصلہ ہو چکا تھا

10- ہم نے نوحؑ کو تختوں کو میخوں سے جوڑ کر بنائی کشتی پر سوار کر کے اس عذاب سے بچا لیا

11- ہم نے نوح کو بچا لیا اور انہیں ان کے اعمال کی جزا دیدی کفار ان کے دشمن بنے رہے انکار کرتے رہے مگر انہوں نے ہماری طرف سے حکم کی پابندی کی تھی اور انہیں اس طرح بچا لینا ہماری طرف سے ان کے لیے بھلی جزاء تھی

15- وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑮

15- اور ہم نے اس کشتی کو
ایک نشانی چھوڑ دیا تھا
تو کیا ہے کوئی
اس سے نصیحت حاصل کرنے والا؟

16- فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ⑯

16- تو کیسا تھا
میرا وہ عذاب
اور میرا وہ ڈرانے کا انداز؟

17- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑰

17- اور ہم نے قرآن کو
آسان بنا دیا ہے[12]
نصیحت کے لیے
تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

18- كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ⑱

18- قوم عاد نے جھٹلایا
تو کیسا تھا
میرا وہ عذاب
اور میرا ڈرانے کا انداز؟

19- اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ⑲

19- ہم نے بھیج دی تھی ان پر
تند و تیز ہوا
ایک سخت نحوست والے دن[13]

12- لوگوں کے سمجھنے کے لیے اور اس سے نصیحت حاصل کرنے کے لیے

13- ایسا دن جس کی نحوست کئی دن جاری رہی تھی

20- تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

20- وہ لوگوں کو اٹھا اٹھا کر پھینک رہی تھی
گویا کہ وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے
کھجور کے تنے ہوں

21- فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾

21- تو کیسا تھا
میرا وہ عذاب
اور میرا ڈرانے کا وہ انداز؟

22- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ ع ٢

22- اور ہم نے قرآن کو
آسان بنا دیا ہے
نصیحت کے لیے
تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

2

23- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾

23- قومِ ثمود نے
ڈرانے والوں کو جھٹلایا

24- فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾

24- انہوں نے کہا تھا
"کیا ہم اپنے میں سے ہی
ایک اکیلے آدمی کے پیچھے چل پڑیں؟[1]
اس صورت میں تو ہم

1- اس قوم نے تین اعتراض کیے (1) یہ تو ایک بشر ہی ہے (2) ہم میں سے ہی ہے، ہم کیسے مان لیں کہ یہ ہم سے برتر ہے اس کی بڑائی کی کوئی وجہ تو ہمیں دکھائی نہیں دے رہی (3) ایک عام آدمی ہے کوئی بڑا سردار نہیں کہ اس کے پاس کوئی ایسا بڑا جتھا ہے کہ ہم اس کی طاقت کی وجہ سے اس کے پیچھے چل پڑیں

25- ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾

واقعی گمراہی اور پاگل پن میں ڈوبے ہوں گے[2]

25- کیا ہم سب میں سے صرف وہی ایک
وحی بھیجنے کے لیے رہ گیا ہے؟[3]
نہیں بلکہ وہ تو خود پسند جھوٹا ہے"

26- سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾

26- "وہ ضرور جان لیں گے
کل ہی[4]
کہ کون ہے خود پسند جھوٹا

27- اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾

27- ہم ایک اونٹنی بھیج رہے ہیں
ان کے لیے ایک آزمائش
سو تو انہیں دیکھتا رہ
اور صبر کر

28- وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

28- اور انہیں بتا دے
کہ پانی ان کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے
ہر ایک اپنی باری پر پانی پر آئے گا"[5]

2- یعنی ایسے اکیلے عام آدمی کے پیچھے چل پڑنا تو اپنی راہ چھوڑ کر غلط راہ پر چل دینے والا پاگل پن ہی ہوگا

3- ہم کیسے مان لیں کہ اللہ نے ہم سب میں سے اسی کو اپنا پیغام بھیجنے کے لیے چن لیا ہے ہم میں سے کسی بڑے کو کیوں نہ چنا گیا کہ اس کے ساتھ اس کی بات ماننے والے تو ہوتے

4- عربی محاورے میں "کل ہی" کا مطلب ہوتا ہے عنقریب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صالحؑ سے کہہ دیا تھا کہ اب ہم ان سے بدلہ لیں گے تو صبر کر اور ہم ان کے ساتھ جو کرنے جا رہے ہیں، اسے دیکھتا رہ

5- انہیں بتا دیں کہ ہماری طرف سے پانی کی مقرر کی گئی باری کی کوئی بھی خلاف ورزی نہ کرے۔ باری اس طرح مقرر فرمائی تھی کہ ایک دن اونٹنی چشمہ پر سے پانی پینے جائے گی، اس روز اس قوم کا کوئی فرد ادھر کا رخ نہیں کرے گا اور نہ وہاں سے اپنے مال مویشیوں کو پانی پلائے گا دوسرے روز اونٹنی وہاں نہیں آئے گی اور اس قوم کے لوگ وہاں سے پانی لے سکیں گے اور اپنے مویشیوں کو پلا سکیں گے

29- فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

29- پھر انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو پکارا[6]
تو اس نے دست درازی کی
اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں

30- فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾

30- تو پھر کیسا تھا
میرا وہ عذاب
اور میرا وہ ڈرانے کا انداز؟

31- اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾

31- ہم نے بھیجی تھی ان پر
ایک ہی سخت آواز
اور وہ ہو گئے تھے
چورا چورا
کسی باڑ لگانے والے کی باڑ کے پتوں جیسے[7]

32- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

32- اور ہم نے قرآن کو
آسان بنا دیا ہے
نصیحت کے لیے
تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

33- كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾

33- قومِ لوط نے
ڈرانے والوں کو جھٹلایا

6- اس سے مدد مانگی کہ اس اونٹنی کا کچھ کر اس نے گستاخی کی اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر اسے مار ڈالا

7- اس طرح ہو گئے جیسے کسی نے اپنے جانوروں کے لیے کوئی باڑ بنائی ہو اور جانور اسے اپنے پاؤں کے نیچے روند کر چور چور کر دیں۔ باڑ جھاڑیوں اور درختوں کی شاخوں کو کاٹ کر بنائی جاتی تھی جو وقت کے ساتھ سوکھ جاتی تھیں اگر کسی ایسی باڑ کی حفاظت نہ کی جاتی تو مویشی باڑے سے نکلنے کے لیے اسے اپنے پاؤں تلے روندتے رہتے تھے اور وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی تھی اور ہوا کے ساتھ اڑ کر دور دور تک بکھر جاتی تھی۔ اس ایک ہی آواز سے وہ قوم ایسی باڑ کی مانند ریزہ ریزہ ہو گئی تھی

34- اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾

34- تو ہم نے بھیج دی تھی ان پر
پتھر برسانے والی ہوا
سوائے لوط کے لوگوں کے [8]
انہیں ہم نے نجات دے دی تھی
صبح کے وقت

35- نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾

35- اپنے فضل سے
ہم ہر شکر گزار کو ایسے ہی جزا دیا کرتے ہیں

36- وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

36- اور اس نے ان کو
ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا
مگر انہوں نے اس ڈراوے میں شبہ کیا تھا [9]

37- وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾

37- اور انہوں نے اسے
اپنے مہمانوں کی حفاظت سے روکنا چاہا تھا [10]
تو ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دی تھیں [11]
کہ لو چکھو
میرا عذاب اور میرا ڈرانا

8- ہم نے اس وقت تک سنگ باری نہیں کی تھی جب تک لوط کے ساتھی صبح کے وقت اپنے مسکن سے صحیح سلامت نکل کر اس علاقہ سے دور نہیں چلے گئے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارا ان پر کرم تھا

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی نے اس قوم کو خبردار کیا کہ بدفعلی سے باز آجاؤ ورنہ اللہ کی گرفت میں آجاؤ گے مگر انہوں نے اس ڈراوے پر یقین نہیں کیا تھا

10- حضرت لوط کے گھر جو فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں مہمان آئے تھے، اس کی قوم کے بدکاروں نے ان سے وہ لڑکے چھیننے کی کوشش کی تھی انہوں نے دروازہ بند کر لیا تو وہ گھر کی چاردیواری پھلانگ کر اندر آنے کی کوشش کرنے لگے تھے

11- ہم نے انہیں اندھا کر دیا تھا

38- وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

38- اور انہیں آن پکڑا تھا
صبح سویرے
ایک نہ ٹلنے والے عذاب نے

39- فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

39- کہ لو چکھو
میرا عذاب اور میرا ڈرانا

40- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾

ع ٢ ١٨ ٩

40- اور ہم نے قرآن کو
آسان بنا دیا ہے
نصیحت کے لیے
تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

3

41- وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾

41- اور آلِ فرعون کے پاس
ڈرانے والے آئے تھے

42- كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

42- ان لوگوں نے
ہماری سب نشانیوں کو جھٹلا دیا
تو ہم نے ان کو پکڑ لیا تھا
جس طرح غالب قوت والا پکڑا کرتا ہے

43- أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾

43- کیا تمہارے یہ کفار لوگ
ان سے بہتر ہیں؟[1]

1- اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لیے عذاب کے اپنے فیصلوں اور ان منکروں کے انجام کا حال بیان فرمانے کے بعد مکہ والوں سے فرماتے ہیں کہ تم جو ہمارے قرآن اور رسولؐ کی مخالفت کر رہے ہو، کیا تم ان پہلے والے کافروں سے بہتر ہو کہ ہم تمہیں اس کی سزا نہیں دیں گے؟ تم میں اور ان میں کیا فرق ہے؟

یا تمہارے لیے آسمانی کتابوں میں
کوئی چھوٹ لکھی ہوئی ہے؟

44- اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾

44- یا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ
"ہم ایک مضبوط جماعت ہیں
ہم اپنے آپ کو بچا لیں گے؟"[2]

45- سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾

45- ان کا گروہ عنقریب شکست کھا جائے گا
اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے[3]

46- بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾

46- بلکہ ان سے وعدے کا اصل وقت
تو قیامت ہے[4]
اور وہ گھڑی
بہت بڑی مصیبت والی اور بڑی تلخ ہے

47- اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾

47- بلاشبہ مجرم لوگ گمراہی میں ہیں
اور پاگل پن میں مبتلا ہیں

48- يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾

48- اس روز یہ منہ کے بل
آگ میں گھسیٹے جائیں گے
"لو چکھو مزا جہنم کی لپٹ کا"

2- جب ایسا بھی نہیں تو پھر تمہاری اللہ کے دین اور رسولؐ سے دشمنی اور اللہ سے نہ ڈرنے کی وجہ کیا ہے؟ کیا تمہیں یہ غلط فہمی ہے کہ اللہ تمہیں پکڑ نہیں سکتا؟ کیا یہ وجہ ہے کہ یہ کافر بڑے متحد، طاقتور اور باصلاحیت ہیں اور انہیں غلط فہمی ہے کہ یہ غالب آجائیں گے؟

3- اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ ہجرت سے پانچ سال پہلے سنایا تھا آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فیصلے پر کیسے کیسے عمل کیا تھا اور منکر اور مشرک کیسے پیٹھ پھیر کر بھاگتے رہے تھے تاریخ میں اس کی گواہی موجود ہے

4- یعنی دنیا میں تو یہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ہی، ان منکروں اور مشرکوں کو ہم جس بڑے عذاب سے ڈرا رہے ہیں اس کا وعدہ ہم قیامت کو پورا کریں گے

49- إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾

49- ہم نے ہر چیز
ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کی ہوئی ہے [5]

50- وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾

50- اور ہمارا ایک ہی حکم ہوتا ہے
اور پلک جھپکنے میں عمل ہو جاتا ہے [6]

51- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾

51- اور ہم تم جیسے بہت سوں کو [7]
ہلاک کر چکے ہیں
تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

52- وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾

52- اور جو کچھ بھی انہوں نے کیا ہے
وہ دفتروں میں موجود ہے

53- وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾

53- اور ہر چھوٹی بڑی بات
لکھی ہوئی ہے [8]

54- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾

54- متقی لوگ تو ہوں گے

5- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو بھی کوئی چیز پیدا کی ہے اس کے وجود میں آنے، اس کی بقا، زوال اور فنا کے اصول وضوابط ہم نے مقرر کر دیئے ہوئے ہیں ہر چیز ہماری حکمت اور ان اصول وضوابط کی پابند ہے کسی کو کب پکڑنا ہے، کتنی مہلت دینی ہے، کیا سزا دینی ہے کن اعمال کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا اور کس مرحلہ پر ہوگا، ہم نے یہ سب کچھ مقرر کر دیا ہوا ہے، لہٰذا ان منکروں اور مشرکوں سے ہم نے کیسے اور کب نپٹنا ہے وہ اسی طے شدہ حکمت کے مطابق ہوگا

6- یعنی اس طے شدہ حکمت و اندازے کے مطابق جب وہ وقت آجائے تو ہمارے ''ہو جا'' کے ایک ہی حکم سے ہم جو چاہیں فوراً ہو جاتا ہے انسان کے اپنے تصور اور وقت کے حوالے سے اس کی مثال ایسے دی جا سکتی ہے کہ آنکھ جھپکنے میں جتنا وقت لگتا ہے، اتنی ہی تیزی سے ہمارے ''کُنْ'' یعنی ''ہو جا'' کے حکم پر عمل ہو جاتا ہے

7- ''تم'' سے مراد مشرک و منکرین قریش ہیں

8- یعنی وقتِ فیصلہ ان کے سب اعمال ہمارے سامنے ہوں گے

ع ١٥ ٣ ١٠

	باغوں میں
	اور نہروں کے درمیان
55- فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾	55- سچی عزت کی جگہ پر مقتدر بادشاہ کے پاس[9]

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

اکثریت اس سورت کو مکہ میں نازل ہوئی ابتدائی سورتوں میں سے ایک قرار دیتی ہے مگر بعض اہل علم اس سورت کو مدینہ میں نازل ہوئی بتاتے ہیں اس کی 78 آیات اور 3 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ لا	1- اَلرَّحْمٰنُ[1] نے
2- عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ ط	2- قرآن کی تعلیم دی ہے[2]
3- خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ لا	3- اس نے انسان کو پیدا کیا
4- عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾	4- اس نے اسے بات کرنا سکھایا
5- اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ ص	5- سورج اور چاند مقرر کیے ہوئے حساب کے پابند ہیں[3]

9- مقتدر بادشاہ وہ حاکم جس کی قوت اور حاکمیت اس کے وجود حقیقی کا حقیقی جزو ہیں یعنی اللہ تعالیٰ

1- رحمٰن اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں سے ایک ہے یہ وہ نام ہے جس کا مفہوم اور مطلب کسی بھی زبان کے کسی بھی لفظ کے ذریعے ادا نہیں ہو سکتا اس نام میں اللہ تعالیٰ کے اپنے مخلوق پر بے حد وحساب رحم کے بہت سے پہلو شامل ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر بہت زیادہ کرم، شفقت، مہربانی اور بخشش جیسے پہلو شامل ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ثانی نہیں اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر کیا کیا اور کیسے کیسے انعامات اور اکرام ہیں اس سورت میں ان کا کچھ بیان ہے

2- یعنی قرآن نازل کر کے انسانوں کو اس کی تعلیم دینا رحمٰن کا اُن پر کرم، مہربانی اور شفقت ہیں کہ قرآن انسان کو دنیا و آخرت میں فلاح کی راہ دکھا دیتا ہے

3- اللہ کا اپنی مخلوق پر یہ بھی کرم ہے کہ اس نے سورج اور چاند کو ایک نظم کا پابند بنایا ہوا ہے وہ اسی کے متعین کردہ ◄◄

6-وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦

6- اور ستارے اور درخت
سجدہ ریز ہیں

7-وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧ۙ

7- اور اس نے
آسمان کو بلند کر دیا
اور میزان قائم کر دی[4]

8- اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝٨

8- تاکہ تم میزان میں زیادتی نہ کرو

9- وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩

9- اور وزن ٹھیک رکھو
انصاف کے ساتھ
اور تول میں کمی نہ کرو

10-وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠ۙ

10- اور اس نے زمین کو بچھا دیا
مخلوقات کے لیے

11-فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١ۙ

11- اس میں ہیں ہر طرح کے لذیذ پھل
اور کھجور کے درخت
غلافوں والے[5]

12-وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝١٢ۚ

12- اور بھوسے والا اناج[6]
اور خوشبودار پھول

◄◄ اصولوں کے مطابق چلتے رہتے ہیں

4- اپنی بنائی ہر چیز کے لیے اس نے ایک پیمانہ مقرر کر دیا ہے جس کے مطابق عمل کرنا اس پر لازم ہے اور وہ پیمانہ اسے بتا دیا گیا ہے تاکہ وہ اس کے اندر رہے۔ درست کیا ہے اور غلط کیا ہے اس کو بتا اور سمجھا دیا ہے

5- وہ درخت جن کے پھل غلافوں میں ہوتے ہیں تاکہ ضائع نہ ہوں گچھوں کی صورت میں اکٹھے کیے ہوتے ہیں

6- وہ اناج جس کے ساتھ پتے اور شاخیں ہوتی ہیں جو مویشیوں کی خوراک اور بھوسہ بنانے کے کام آتے ہیں اس طرح وہ اناج انسانوں اور حیوانوں کی خوراک کے کام آتا ہے

13- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾

13- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے[7]
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

14- خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾

14- اس نے انسان کو پیدا کیا
سوکھے سڑے ٹھیکری جیسے گارے سے

15- وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾

15- اور جن کو پیدا کیا
آگ کے شعلے سے

16- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾

16- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

17- رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾

17- رب دو مشرقوں کا
اور رب دو مغربوں کا[8]

18- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾

18- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

19- مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾

19- اس نے آزاد چھوڑ دیئے ہیں
دو سمندر
کہ وہ ایک دوسرے سے جا ملیں

7- رب کے مفہوم میں مالک، حفاظت کرنے والا پالنے والا دیکھ بھال کرنے والا سب شامل ہیں ایسے ہی ''آلاء'' جس کا ترجمہ یہاں ''نعمتیں'' کیا گیا ہے، اپنے مفہوم کے حوالے سے بہت وسیع ہے اس میں اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام، اس کی قوت و قدرت کے کمالات، خلاقیت اور حاکمیت اعلیٰ سب شامل ہیں اور سورت کی مختلف آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات و اکرام اپنی قوت و قدرت کمالات و خلاقیت اور حاکمیت کا بیان فرمایا ہے اور پوچھا ہے کہ ''تم'' جن و انس ان میں سے کسی کا بھی انکار کر سکتے ہو؟ یعنی کر ہی نہیں سکتے

8- سورج اور چاند کے طلوع و غروب کی آخری حدود جو موسم گرما اور موسم سرما میں الگ الگ دکھائی دیتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے بنائے نظام کی وجہ سے ہیں اور موسم کی اس تبدیلی سے ہم اپنی مخلوق کو الگ الگ نعمتوں سے نوازتے ہیں، یہ بھی ان پر ہمارا کرم ہے

20- بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ ﴿٢٠﴾

20- ان دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے
وہ جس سے آگے نہیں بڑھ سکتے[9]

21- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾

21- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

22- يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ ﴿٢٢﴾

22- ان دونوں میں سے
موتی اور مونگے نکلتے ہیں

23- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾

23- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

24- وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ ﴿٢٤﴾

24- اور اسی کے ہیں
سمندر میں رواں دواں جہاز
پہاڑوں کی مانند اونچے اٹھے ہوئے[10]

25- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ ع

25- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے

2

26- كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ ﴿٢٦﴾

26- زمین پر جو کچھ بھی ہے
سب فنا ہو جانے والا ہے[1]

9- دیکھیں سورۃ الفرقان کی آیت 53 اور حاشیہ 14 اور 15

10- یعنی ایسے جہاز بنانے اور سمندروں میں چلانے کی صلاحیت اسی نے ہی انسان کو دی ہوئی ہے وہ جہاز بھی اسی کی خلاقیت اور اکرام کو ظاہر کر رہے ہوتے ہیں

1- ہر چیز نابود ہو جانے والی ہے اللہ نے اس کے لیے جو وقت فنا معین کیا ہوا ہے اس وقت پر اسے فنا ہو جانا ہے

27- وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

27- اور صرف تیرے رب کی
جلیل و کریم ذات ہی
قائم رہے گی[2]

28- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾

28- تو پھر تم اپنے رب کے کمالات میں سے
کس کس کمال کو جھٹلاؤ گے؟

29- يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾

29- اسی سے مانگتا ہے[3]
جو کوئی بھی ہے
آسمانوں میں اور زمین میں
اور وہ ہر آن نئی شان میں ہوتا ہے[4]

30- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾

30- تو پھر تم اپنے رب کے کمالات میں سے
کس کس کمال کو جھٹلاؤ گے؟

31- سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾

31- ہم تم سے ضرور باز پرس کریں گے[5]
اے زمین کے دو بوجھو[6]

2- ہر چیز کے خالق صاحبِ عظمت و کرم اللہ تعالیٰ ہی ہمیشہ رہنے والے ہیں

3- مانگتا ہے سے مراد صرف زبان سے مانگنا ہی نہیں مطلب یہ ہے کہ ہر چیز اپنے رزق کے لیے اور زندگی کا وقت پورا کرنے کے لیے اس خالق و مالک کی محتاج ہے

4- اللہ تعالیٰ کی کسی کو فنا کر دینے اور کسی کو عطا کر دینے کی شان کا انداز ہر روز نیا ہوتا ہے کوئی جا رہا ہے، کوئی آ رہا ہے کوئی زوال کے سفر پر روانہ ہو رہا ہے کسی کی قوت و کارکردگی میں اضافہ کیا جا رہا ہے کائنات کی وسعتوں میں اللہ کی یہ شان ہر لمحہ نئی ہوتی ہے کوئی بھی چیز ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی اور یہ سب تبدیلیاں اسی کی حاکمیت کی شان ہوتی ہیں

5- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے جن و انس راہ ہدایت پر قائم ہو جانے کے لیے ہم نے تمہیں جو مہلت دی ہوئی ہے وہ ختم ہو جائے گی اور ہم تم سے تمہارے معاملات کے بارے میں پوچھیں گے کہ تم نے راہ ہدایت کی پیروی کیوں نہیں کی تھی

6- یعنی وہ جن اور انسان جو اپنے گناہوں کی وجہ سے زمین پر بوجھ بن کر رہ گئے ہیں وہ جو زمین میں بھلائی کی بجائے برائی پھیلا رہے ہیں

32- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣١﴾

32- تو پھر تم اپنے رب کی قوتوں میں سے
کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

33- يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾

33- اے گروہ جن وانس
اگر تم اس کی طاقت رکھتے ہو
کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر
بھاگ جاؤ
تو بھاگ جاؤ
تم ہرگز نہیں نکل سکتے
مگر صرف اجازت اور اختیار سے ہی [7]

34- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾

34- تو پھر تم اپنے رب کی قوتوں میں سے
کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

35- يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾

35- تم دونوں گروہوں پر
آگ کا شعلہ اور دھواں
چھوڑ دیا جائے گا
تو تم ہرگز نہیں بچا سکو گے اپنے کو

36- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾

36- تو پھر تم اپنے رب کی قوتوں میں سے
کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

37- فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾

37- اس وقت جب آسمان پھٹ جائے گا

7- تم ہماری اجازت اور اختیار سے ہی ایسا کر سکتے ہو یعنی تم ہماری پکڑ سے کسی طرح بھی بچ نہیں سکتے تمہارے اپنے پاس تو کوئی اختیار ہے ہی نہیں

اور لال چمڑے جیسا

سرخ ہو جائے گا[8]

38- فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾

38- تو پھر تم اپنے رب کی قوتوں میں سے

کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

39- فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ ج

39- اور اس روز نہیں پوچھنا پڑے گا

کسی انسان سے اور نہ کسی جن سے

اس کا گناہ[9]

40- فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾

40- تو پھر تم اپنے رب کی قوتوں میں سے

کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

41- یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ ج

41- مجرموں کو ان کے چہروں سے

پہچان لیا جائے گا[10]

اور انہیں پکڑ لیا جائے گا

ان کی پیشانیوں کے بالوں سے[11]

اور پاؤں سے

42- فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾

42- تو پھر تم اپنے رب کی قوتوں میں سے

کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

8- یہ روز قیامت کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ نظام فلکی درہم برہم کر دیں گے اس وقت وہی آسمان جس سے اللہ تعالیٰ اسباب رزق و فلاح نازل فرماتے ہیں دیکھنے والوں کو لال چمڑے جیسا یعنی بہت ہی سرخ دکھائی دے گا امید کی بجائے خوف اور ناامیدی کی علامت بن جائے گا

9- کیوں نہیں پوچھنا پڑے گا؟ اس کا جواب آیت 41 میں ہے

10- ان کے جرائم کی وجہ سے ان کے چہرے ہی دوسروں سے مختلف دکھائی دے رہے ہوں گے

11- تذلیل اور گھسیٹنے کے لیے

وقف لازم

43- هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- یہ ہے وہ جہنم[12]
وہ جسے گنہگار جھٹلاتے ہوتے تھے

44- یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ ج

44- وہ گھومتے رہیں گے
اس کے درمیان
اور سخت کھولتے ہوئے پانی کے درمیان[13]

ع ۲ ۲۰ ۱۲

45- فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ ع

45- تو پھر تم اپنے رب کی قوتوں میں سے
کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

3

46- وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ج

46- اور ہر اس شخص کے لیے
جو اپنے رب کے حضور
پیش ہونے کا خوف رکھتا ہے[1]
دو باغ ہیں[2]

47- فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ لا

47- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

12- وہ دوزخ ایسی ہوگی

13- اس جہنم میں وہ ہر لحہ محو گردش رہیں گے آگ کے شعلوں میں کوئی لحہ سکون میسر نہیں آسکے گا پیاس کے مارے پانی کے چشموں کی طرف دوڑیں گے تو وہاں سے کھولتا ہوا پانی ہی ملے گا

1- مجرم اور گنہگار کی حیثیت میں اللہ کے حضور پیش کیے جانے سے ڈرتا ہے اور اس خوف کی وجہ سے احکام الٰہی کی پابندی کرتا ہے

2- دو باغوں کا ذکر یہاں اور دو مزید باغوں کا حال آگے 62 سے 76 تک آیات میں ہے قرآن مجید میں ایک ہی باغ کا بھی ذکر ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس باغ کے مختلف طبقات ہوں گے جن میں الگ الگ قسم کے درخت پودے اور پھل ہوں گے اور اہل جنت ان میں سے جس میں چاہیں آزادی سے گھوم پھر سکیں گے اور قیام کر سکیں گے پہلے فرمایا کہ گنہگار دوزخ کی آگ اور ابلتے ہوئے پانیوں میں ہی چکر لگاتے رہیں گے جبکہ ان کے مقابلے میں خدا سے ڈرنے والے جنت کے مختلف طبقات میں گھوم پھر کر وہاں کی قسم قسم کی نعمتوں سے ◄◄

48-ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾

48- خوش رنگ شاخوں سے بھرے ہوئے[3]

49-فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾

49- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

50-فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾

50- ان دو باغوں میں سے ہر ایک میں
دو چشمے رواں دواں ہوں گے

51-فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾

51- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

52-فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾

52- ان دونوں باغوں میں
ہر پھل کی دو قسمیں ہوں گی

53-فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾

53- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

54-مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾

54- وہ تکیے لگائے
ایسی مسندوں پر بیٹھیں گے
جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے
اور دونوں باغوں کی
پھلوں سے بھری
جھکی ہوئی ڈالیاں قریب ہی ہوں گی[4]

◀◀ لطف اندوز ہوں گے سورۃ واقعہ میں فرمایا ہے کہ مقربین اور تابعین کے لیے الگ الگ جنتیں یعنی باغات ہوں گے گویا باغ کے لامتناہی طبقات میں سے مقربین اور تابعین کے لیے الگ الگ طبقات مخصوص ہوں گے اور وہ اپنے لیے مخصوص طبقات میں جہاں چاہیں گھومتے پھرتے ہوں گے

3- وہ دو باغ یا بڑے باغ کے دو طبقات خوش رنگ شاخوں والے پودوں سے بھرپور ہوں گے

4- یعنی پھل ان سے اور ان کی مسندوں سے بہت قریب ہوں گے

55- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾

55- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

56- فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ ۚ

56- ان میں نگاہیں نیچی رکھنے والی
ساتھی ہوں گی
جنہیں نہیں چھوا ہوگا
اس سے پہلے[5]
کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے

57- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ ۚ

57- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

58- كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ ۚ

58- جیسے کہ وہ
یاقوت اور مرجان ہیں

59- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾

59- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

60- هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ ۚ

60- نہیں ہے بدلہ اچھائی کا
مگر اچھائی ہی[6]

61- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾

61- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

62- وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ ۚ

62- اور ان دو باغوں کے علاوہ[7]
وہاں دو اور باغ ہیں

5- پاکیزہ کنواری نوجوان ساتھی جنہیں جنت میں ان کے ساتھیوں کے سوا کسی نے چھوا تک نہیں ہوگا

6- یعنی اللہ تعالیٰ نیک اعمال کی جزا لازماً اچھائی سے دیں گے ایسی اچھائی سے جس کا ذکر فرمایا گیا ہے

7- بہت سے اہل علم کے خیال میں یہ جنت کے دو نچلے درجے کے طبقات کا ذکر ہے جو تابعین کے لیے ہوں گے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ◀◀

63- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾

63- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

64- مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ ج

64- گہرے سبز رنگ کے باغ[8]

65- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ ج

65- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

66- فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ ج

66- ان دونوں میں
دو دو چشمے ہیں
جوش مارتے ہوئے

67- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾

67- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

68- فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ ج

68- ان دونوں باغوں میں ہوں گے
طرح طرح کے پھل اور کھجوریں اور انار

69- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ ج

69- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

70- فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ ج

70- وہاں کی سب چیزیں
نہایت اعلیٰ اور حسین ہوں گی

◄◄ ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت کے دو اور طبقوں کا حال بیان فرما رہے ہوں جو پہلے والے دو طبقوں کی نسبت نچلی سطح پر ہوں کیونکہ ''دُون'' کا مطلب کسی اونچی چیز کے مقابلے میں نیچے ہونا بھی ہے یعنی وسیع و عریض باغ کے سب طبقے ایک ہی سطح پر نہیں ہوں گے

8- یہاں سے آیت 76 تک ان دو طبقوں کے درختوں، پھلوں، وہاں کی مسندوں اور ساتھیوں کی حقیقت بیان فرمائی گئی ہے جو پہلے دو باغوں یا طبقوں سے مختلف ہے یعنی جنت میں وہاں کے باسیوں کو اللہ تعالیٰ قسم قسم کے انعامات سے نوازیں گے

71- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾

71- تو پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

72- حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾

72- نہایت حسین آنکھوں والے ساتھی ہوں گے
خیموں میں ٹھہرائے ہوئے

73- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾

73- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

74- لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾

74- نہیں چھوا ہوگا انہیں
اس سے پہلے
کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے

75- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾

75- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

76- مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾

76- تکیے لگائے ہوئے سبز قالینوں
اور نفیس و نادر فرشوں پر بیٹھے ہوئے

77- فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

77- تو پھر تم اپنے رب کے انعامات میں سے
کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے؟

78- تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع ٢ ٣٢ ١٣

78- بڑی ہی برکت والا ہے
تیرے صاحبِ عظمت و اکرام رب کا نام[9]

9- اس سورت میں کائنات کے خالق و مالک کی عظمت اور اپنی مخلوقات پر اس کے انعامات و اکرام کا کچھ حال بیان فرما کر انسان اور جن کو یاد دلایا گیا ہے کہ اپنی ذات اور اعمال پر غور کرو اور رحمٰن کی عظمت و اکرام کے لیے اس کے شکر گزار اور فرمانبردار بن جاؤ تمہاری فلاح اسی نام کی عظمت کے آگے سرِ تسلیم خم کر دینے میں ہے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَة

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 96 آیات اور 3 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾	1- جب وہ واقعہ[1] جو ضرور واقع ہونا ہے
2- لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾	واقع ہوگا 2- تو نہیں ہوگا کوئی بھی اس کے واقع ہو جانے کو جھٹلانے والا[2]
3- خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾	3- گرانے والی، اُٹھانے والی آفت[3]
4- اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾	4- جب زمین ہلا ڈالی جائے گی سختی سے ہلا کر
5- وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾	5- اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے خوب ریزہ ریزہ کر کے
6- فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾	6- تو وہ ہو جائیں گے بکھرا ہوا گرد و غبار
7- وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾	7- اور تم لوگ

1- یعنی جب قیامت آ جائے گی

2- یہ منکر اس وقت اسے جھٹلا نہیں سکیں گے

3- آگے اس وقت کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ اس گھڑی بلند و بالا پہاڑ گرا کر ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے

	تین گروہ بن جاؤ گے [4]
8- فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨	8- سو دائیں بازو والے دائیں بازو والوں کا کیا ہی کہنا! [5]
9- وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩	9- اور بائیں بازو والے کیا ہی بدحال ہیں بائیں بازو والے [6]
10- وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠	10- اور آگے رہنے والے ہی سب سے آگے ہیں [7]
11- اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١	11- وہی ہیں مقرب [8]
12- فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢	12- وہ نعمتوں بھرے باغوں میں رہیں گے

4- قبروں سے اُٹھنے والے انسان تین گروہوں میں بٹ جائیں گے اور ہر کوئی اپنی قسم کے لوگوں کے ساتھ ہوگا وہ تین قسمیں کون سی ہوں گی؟ آگے بیان فرمایا گیا ہے

5- ایک قسم ہوگی دائیں بازو والوں کی یعنی ان کی جنہوں نے دنیا میں احکام الٰہی کی پابندی کی ہوگی اس کے بعد فرمایا ''دائیں بازو والوں کا کیا ہی کہنا!'' یعنی تم جانتے ہو کہ وہ کیسے ہوں گے؟ عرب معاشرے میں دائیں بازو والے کا مفہوم معزز اور نیک بخت تھا یعنی اس روز احکام الٰہی پر عمل کرنے والے بہت خوش ہوں گے اور ان سے اچھا سلوک کیا جائے گا

6- یہ دوسری قسم ہے ان ذلیل اور بدبخت لوگوں کا گروہ جنہوں نے احکام الٰہی کی مخالفت اور خلاف ورزی کی ہوگی

7- یعنی آگے والے اس روز بھی سب سے آگے ہوں گے۔ آگے والے کون؟ وہ جو احکام الٰہی پر عمل کرنے میں سب سے آگے ہوتے تھے حق قبول کرنے میں آگے اور حق ادا کرنے میں بھی آگے

8- یعنی مقرب آگے والے ہی ہیں

13- ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾

13- پہلے والوں میں سے بہت سے

14- وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾

14- اور بعد والوں میں سے تھوڑے سے [9]

15- عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾

15- جڑاؤ والے تختوں پر

16- مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾

16- تکیے لگائے ہوئے
ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھیں گے

17- يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾

17- ان کے ہر طرف حاضر ہوں گے
ہمیشہ ہی نوخیز رہنے والے لڑکے

18- بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾

18- ساغر اور صراحیاں اُٹھائے ہوئے
اور رواں شفاف چشموں کے
پانی سے بھرے پیالے

19- لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾

19- نہیں چکرائیں گے اس سے ان کے سر
اور نہ وہ مدہوش ہوں گے [10]

20- وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾

20- اور پھل جو بھی کوئی وہ پسند کریں

9- پہلے والے کون ہیں اور بعد والوں سے کون مراد ہیں؟ اس بارے میں اہل علم کی الگ الگ رائے ہیں لیکن اگر آیت 10 کے بعد کی خبر کی روانی کو دیکھا جائے تو اندازہ کہتا ہے کہ آگے والوں سے مراد وہی ہیں جن کا ذکر آیت 10 میں ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی جنت میں نہیں ہوگا آیت 26 تک آگے والوں کے لیے انعامات واکرام کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان آگے والوں میں اکثریت احکام الٰہی پر عمل کرنے کرانے والوں، حق قبول کرنے اور حق ادا کرنے میں آگے رہنے والوں کی ہوگی ان میں بعد والے بھی ہوں گے مگر ان کے مقابلے میں کم تعداد میں ہوں گے اس حوالے سے امام ابن کثیر کی رائے وزنی ہے کہ وہ سب ہوں گے اُمت محمدیہ میں سے ہی وہ جنہوں نے حق قبول کرنے میں سبقت کی، مشکلات کا مقابلہ کیا وہ زیادہ تعداد میں ہوں گے اور جنہوں نے بعد میں حق پر مستعدی دکھائی، وہ بھی ہوں گے مگر کم

10- وہ مشروب پاکیزہ اور صحت کی حفاظت کرنے والا ہوگا

21- وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾	21- اور پرندوں کے گوشت جس کسی پرندے کا گوشت وہ چاہیں
22- وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾	22- اور حسین وجمیل ساتھی بڑی بڑی آنکھوں والے
23- كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾	23- ایسے جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی
24- جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾	24- ان اعمال کا بدلہ جو وہ کرتے ہوتے تھے
25- لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾	25- نہیں سنیں گے وہ وہاں پر کوئی فضول گفتگو اور نہ کوئی گناہ کی بات
26- اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾	26- مگر ''سلام! سلام!'' کی آوازیں ہی [11]
27- وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾	27- اور دائیں بازو والے دائیں بازو والوں کے کیا ہی کہنے
28- فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾	28- وہ ہوں گے بے خار بیریوں میں
29- وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾	29- اور تہ بر تہ چڑھے ہوئے کیلوں میں
30- وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾	30- اور لمبے لمبے سایوں میں
31- وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾	31- اور رواں دواں آبشاروں

11- یہ دوسرے گروہ کے لیے انعامات واکرام کا ذکر ہے

32-وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾	32- اور پھلوں کی کثرت میں
33-لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾	33- جو نہ کبھی ختم ہوں گے نہ انہیں ان سے روکا جائے گا [12]
34-وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾	34- اور اونچی اونچی مسندیں ہوں گی
35-اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾	35- ہم نے تو ان خواتین کو پھر سے پیدا کیا ہے [13] خاص طور پر
36-فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾	36- اور ہم نے انہیں باکرہ بنا دیا ہے
37-عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾	37- محبت کرنے والیاں اور ہم عمر [14]
38-لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ع ١ ٣٨ ١٤	38- دائیں بازو والوں کے لئے
39-ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾	39- بہت سے اولین میں سے
40-وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾	40- اور بہت سے بعد والوں میں سے [1]
41-وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾	41- اور بائیں بازو والے [2] بائیں بازو والوں کی حالت؟

2

12- ان پھلوں کی سپلائی کبھی نہیں رکے گی اور ان میں کوئی بھی پھل ایسا نہیں ہوگا جو صحت کے لیے ممنوعہ ہو، سب پھل عمدہ ہوں گے اور انہیں ان سے کوئی منع نہیں کرے گا

13- اللہ تعالیٰ نے دائیں بازو والوں کے لئے انہیں نئے سرے سے پیدا کیا ہوگا

14- وہ ان سے محبت کرنے والی ہوں گی اور کوئی بوڑھی نہیں ہوگی

1- اِن دائیں بازو والوں میں شامل ہوں گے

2- یہ اہل شمال کے لیے عذاب کا حال ہے جنہیں آیت 9 میں بائیں بازو والے کہا گیا ہے

42- فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾

42- وہ ہوں گے

بادسموم اور ابلتے ہوئے پانی میں

43- وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾

43- اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں

44- لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾

44- جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دے گا

45- اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾

45- وہ تو اس سے پہلے [3]

عیش وعشرت کے مزوں میں تکبر کیا کرتے تھے

46- وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾

46- اور گناہِ عظیم پر بضد ہوتے تھے [4]

47- وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾

47- اور وہ کہا کرتے تھے

"کیا! جب ہم مرجائیں گے

اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

تو کیا واقعی ہم ضرور پھر سے

اٹھا لیے جائیں گے؟

48- اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾

48- کیا! اور ہمارے باپ دادا بھی

جو پہلے ہوتے تھے؟" [5]

49- قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

49- کہہ دیں "بلاشبہ پہلے والے بھی

اور بعد والے بھی

3- انہیں ایسی سزا کیوں دی جائے گی؟ آیت 45 سے 48 تک میں اس کا سبب بیان کیا گیا ہے اس گمراہی کا بیان جس میں وہ دنیا میں بھٹکتے ہوتے تھے

4- وہ شرک پر بضد ہوتے تھے

5- کہا کرتے تھے کہ ایسا تو ممکن ہی نہیں

50- لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾

50- سب ضرور جمع کیے جائیں گے
ایک مقررہ دن کے وقت معین پر[6]

51- ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ ۙ

51- پھر تم تو
اے جھٹلانے والے گمراہو

52- لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ ۙ

52- تم ضرور
تھوہر کے درخت سے کھاؤ گے

53- فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ ۚ

53- اور تم اسی سے اپنے پیٹ بھرو گے

54- فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ ۚ

54- پھر اس کے اوپر سے تم کھولتا ہوا پانی پیو گے

55- فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ ؕ

55- اور تم وہ ایسے پیو گے
جیسے بہت ہی پیاسے اونٹ پانی پیتے ہیں"[7]

56- هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ ؕ

56- یہ ہے ان کے لیے سامان ضیافت[8]
جزا کے دن کا

57- نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

57- تمہیں ہم نے ہی پیدا کیا ہوا ہے
پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے؟[9]

58- اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ؕ

58- کیا تم نے غور کیا ہے
کہ تم جو نطفہ ڈالتے ہو

6- وہ دن اور وقت مقرر ہے

7- پانی کھول رہا ہوگا اس کے باوجود تم بہت ہی پیاسے اونٹوں کی مانند اسے پیتے ہی جاؤ گے شدت پیاس پھر بھی کم نہیں ہوگی

8- یوم جزا کو انہیں کھانے پینے کو یہی کچھ ملے گا

9- اس کی تصدیق کہ جس نے پہلی بار پیدا کیا ہوا ہے، وہ پھر زندہ کر سکتا ہے یعنی اس پر ایمان لانے میں تمہیں کیا رکاوٹ درپیش ہے؟

59-ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾

59- کیا اس سے بچہ تم بناتے ہو
یا ہم اس کو بناتے ہیں؟

60-نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾

60- ہم نے تمہارے درمیان
موت مقرر کر دی ہوئی ہے[10]
اور ہم اس سے عاجز نہیں[11]

61-عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾

61- کہ ہم تمہاری شکلیں بدل دیں
اور پیدا کر دیں تمہیں
ایسی شکل میں
جسے تم جانتے ہی نہیں[12]

62-وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

62- اور اپنی پہلی پیدائش کو تو
تم جانتے ہی ہو
تو پھر تم سبق کیوں نہیں حاصل کرتے؟[13]

63-اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾

63- کیا تم نے کبھی غور کیا ہے
کہ تم جو بیج ڈالتے ہو

64-ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

64- کیا اس سے کھیتیاں تم اگاتے ہو
یا ہم ہیں ان کے اگانے والے؟

65-لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

65- اگر ہم چاہیں

10- ہم نے تم سب کے لیے مرنا مقرر کر دیا ہوا ہے اور یہ بھی کہ کس نے کس مرحلہ میں مرنا ہے

11- ہمیں تم کو نئی صورت میں پیدا کرنے سے ہے کوئی روک دینے والا؟ نہیں کوئی نہیں

12- ہم تمہیں کسی ایسی شکل وصورت میں پیدا کر دیں جس کا تمہیں گمان تک نہ ہو

13- ہمارے تمہیں نطفہ سے زندہ انسانی صورت میں پیدا کرنے سے تو تم واقف ہی ہو پھر تم اس سے یہ سبق کیوں نہیں حاصل کرتے کہ ہم تمہیں پھر سے زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں تم اس پر کیوں ایمان نہیں لاتے؟

تو اس کھیتی کو چورا چورا کر دیں[14]
اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ

66- اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾
66- ”ہمیں تو چٹی پڑ گئی ہے“

67- بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾
67- ”بلکہ ہم تو ہیں ہی بدنصیب“

68- اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾
68- کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ
تم جو پانی پیتے ہو

69- ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾
69- کیا اسے بادل سے تم نے برسایا ہے
یا اس کو ہم برساتے ہیں؟

70- لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾
70- اگر ہم چاہتے
تو اس کو کھارا کر دیتے
تو پھر تم کیوں نہیں شکر ادا کرتے؟

71- اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾
71- کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ
وہ جو تم آگ جلاتے ہو

72- ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾
72- کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے
یا ہم اس کو پیدا کرتے ہیں؟[15]

73- نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾
73- ہم نے اس کو بنایا ہے
یاددہانی کا ذریعہ[16]
اور حاجت مندوں کے لیے سامان زیست[17]

14- ہم اس سے پیدا کی ہوئی فصل کو بھس بنا دیں اور تمہیں اس سے کچھ بھی حاصل نہ ہو

15- جس لکڑی سے تم آگ جلاتے ہو وہ درختوں سے حاصل ہوتی ہے تم سوچو تو کیا تم وہ درخت پیدا کر سکتے ہو؟

16- کس چیز کی یاددہانی کا ذریعہ؟ اس کی یاددہانی کا ذریعہ کہ اللہ ہی صاحب عظمت وعطاء ہے اور باقی سب اس کے محتاج ہیں سوچو تو کہ اگر اللہ تمہیں جلانے کے لیے ایندھن عطا نہ کرے تو تم زندہ رہ سکتے ہو؟ ایندھن کی الگ الگ اقسام اور ان سب کا درخت سے تعلق اور گھریلو زندگی سے صنعت وحرفت اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کے بہت سے شعبوں میں اس کے استعمال کی تفصیل بہت طویل ہے اس کو ذہن میں تازہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کے اس کرم کی عظمت وگہرائی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

ع ٢ ١٥

74-فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾

74- سو اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح بیان کرو

3

75-فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ لا

75- سو ایسے نہیں ہے[1]
میں قسم کھاتا ہوں
تاروں کے مواقع کی[2]

76-وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ لا

76- اور یہ تو بہت ہی بڑی قسم ہے
اگر تم جانو تو[3]

77-إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ لا

77- یہ قرآن تو
کریم ہے[4]

78-فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لا

78- جو کتاب میں محفوظ ہے[5]

79-لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ لا

79- نہیں چھو سکتا اسے کوئی بھی
مگر مطہرین ہی[6]

17-زندگی کے صحراؤں میں سفر کرنے والے حاجت مندوں کے لئے زندہ رہنے کا سامان بنا دیا ہے

1-یعنی اصل حقیقت وہ نہیں جو تم کہتے اور سمجھتے ہو۔کون تم؟ وہ جو قرآن کریم کے اللہ کی طرف سے ہونے کا انکار کرتے تھے

2-مواقع النجوم جس کا ترجمہ تاروں کے مواقع کیا گیا ہے سے مراد ہے ستاروں کے طلوع وغروب کی جگہیں ان کی منزلیں اور مدار۔تاروں کی تعداد اربوں کھربوں میں ہے ان سب کے طلوع وغروب کے مقامات، اوقات اور محور الگ الگ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کے سب مواقع کی قسم کھائی ہے

3- یعنی اگر تمہیں ان سب تاروں کی تعداد، ان سب کے محل وقوع، طلوع وغروب کے اوقات اور محوروں کا علم ہو تو تم جان سکو کہ ہم کتنی بڑی قسم اٹھا رہے ہیں

4-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اتنی بڑی قسم اٹھا کر تمہیں بتا رہے ہیں کہ یہ قرآن بہت "کریم" ہے کریم کے معنی ہیں (1) بہت ہی عظمت وشان والا (2) اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کی گئی بہت ہی بڑی نعمت

5-یعنی لوح محفوظ وہ کتاب جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس اتنی حفاظت سے رکھا ہوا ہے جیسے چھپایا ہوا ہو اللہ کے علاوہ کسی اور کی اس تک رسائی ممکن ہی نہیں

6- کسی ناپاک مخلوق کی اس تک رسائی ہے ہی نہیں

80-تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

80- یہ رب العالمین نے نازل کیا ہے[7]

81-اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾

81- تو کیا پھر تم اس کلام سے
بے اعتنائی برتتے ہو؟[8]

82-وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

82- اور تم نے اسے اپنا رزق بنالیا ہے
کہ تم اس کو جھٹلاؤ؟[9]

83-فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾

83- تو پھر تم کیوں نہیں لوٹا دیتے
جب کسی کی روح حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے

84-وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾

84- اور تم پاس دیکھ رہے ہوتے ہو

85-وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

85- اور ہم اس کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں
مگر تمہیں نظر نہیں آتے

86-فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾

86- تو پھر تم کیوں نہیں
اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو

87-تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾

87- اس نکلتی روح کو واپس لے آتے
اگر تم سچے ہو تو؟[10]

7-اس قرآن کو اپنے نبیؐ پر سارے جہانوں کے پروردگار نے نازل کیا ہے، اور تم مشرک۔ منکر اس کے بارے میں جو کچھ بھی کہتے ہو وہ سب غلط ہے یعنی ایسے نہیں ہے جو تم کہتے ہو۔ جب کسی ناپاک مخلوق کی اس تک رسائی ممکن ہی نہیں تو شیاطین اسے کیسے سن سکتے ہیں؟ یہ عظمت اور شان والا قرآن تو تمہارے لیے بہت بڑی نعمت ہے

8-اپنے لیے اتنی عظیم نعمت پر ایمان لا کر اس پر عمل سے تم بے اعتنائی برت رہے ہو

9-اللہ تعالیٰ نے تم پر کرم کیا قرآن جیسی نعمت عطا کر دی لیکن اس پر ایمان لا کر اس سے اپنی دنیا و آخرت کی فلاح کے لیے رہنمائی حاصل کرنے کی بجائے تم نے اسے جھٹلانے کو اپنی روزی روٹی کا دھندا بنا لیا ہے فہم و شعور سے کام نہیں لیتے اور پیٹ کے غلام بنے ہوئے ہو

10-اللہ تعالیٰ منکرین قرآن سے فرماتے ہیں کہ تم قرآن کو جھٹلاتے ہو، روز حساب کا انکار کرتے ہو اور تمہارا عقیدہ بن چکا ہے کہ تم جو ◄◄

88- فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾

88- سو اگر وہ مقربین میں سے ہو[11]

89- فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾

89- تو راحت اور عمدہ رزق
اور نعمتوں بھری جنت ہیں

90- وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾

90- اور اگر وہ
اصحاب یمین میں سے ہو

91- فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾

91- تو "سلام ہو تم پر اصحاب یمین کی طرف سے"[12]

92- وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾

92- اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو

93- فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾

93- تو اس کی تواضع کے لیے ہے
گرم کھولتا ہوا پانی

94- وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾

94- اور اس کو جہنم میں جھونکا جانا

95- اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾

95- یہی تو ہے جو اصل حق ہے[13]

ع ٣ ٢٢ ١٦

96- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

96- پس تسبیح بیان کر
اپنے عظمت والے رب کے نام کی

◄◄ چاہو کرتے رہو، تمہیں کوئی پوچھنے والا ہے ہی نہیں اور تم کسی کے حکم پر عمل کرنے کے پابند نہیں ہو اگر ایسا ہے تو پھر جب تم میں سے کوئی مر رہا ہوتا ہے، اس کی روح اس کے جسم کو چھوڑ رہی ہوتی ہے اور تو تم پاس بیٹھے دیکھتے رہتے ہو اگر تم سچے ہو تو تم اس کی روح اس کے جسم میں واپس کیوں نہیں ڈال دیتے؟ اسے مرنے کیوں دیتے ہو؟ تم اسے ہم سے بچا کیوں نہیں لیتے؟ کیا تمہیں اپنی اس بے بسی سے بھی یقین نہیں آتا کہ اللہ ہی مالک حقیقی ہے

11- یعنی کوئی مرجانے والا مقربین میں سے ہو تو اس کے لئے یہ نعمتیں ہیں۔ (آیت: 89)

12- اصحاب یمین اس کا استقبال سلام سے کریں گے

13- جو کچھ بتایا گیا ہے اصل حق وہی ہے جو کوئی اس سے انکار کرتا ہے، وہ خود دیکھ لے گا

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 29 آیات اور 4 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

1- اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز بھی ہے آسمانوں میں اور زمین میں [1] اور وہ ہے غالب صاحبِ حکمت [2]

2- لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

2- آسمانوں اور زمین پر اسی کی حکمرانی ہے وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

3- هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③

3- وہی ہے اول و آخر [3] اور وہی ہے ظاہر و باطن [4] اور وہ ہر چیز کے بارے میں جانتا ہے

1- کائنات کی ہر چیز اللہ کی عظمت و شان کی تسبیح پڑھتی رہتی ہے ہر چیز کا وجود اللہ کی پاکیزگی کا گواہ ہے

2- ''غالب'' ترجمہ کیا گیا ہے ''عزیز'' کا جس کے معنی ہیں قادر مطلق وہ جس کی قوت اور فیصلے کے سامنے کسی میں مزاحمت کی سکت نہیں۔ صاحب حکمت کے معنی ہیں وہ اللہ جس کا ہر کام اس کی اپنی حکمت اور دانائی کے مطابق طے پاتا ہے

3- ''اول'' یعنی جب کائنات کی کوئی بھی چیز نہیں تھی اللہ اس وقت بھی تھا ''آخر'' یعنی جب یہ سب چیزیں نہیں ہوں گی، اللہ اس وقت بھی ہوگا

4- ''ظاہر'' یعنی وہ جس کی موجودگی، قوت و حاکمیت، خلاقی اور حکمت کائنات کی ہر چیز سے ظاہر ہے اور ''باطن'' وہ جس تک فہم و شعور اور بینائی کی رسائی ممکن ہی نہیں

4- هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۴

4- وہی ہے جس نے پیدا کیا ہوا ہے
آسمانوں اور زمین کو
چھ روز میں [5]
اور وہ عرش پر جلوہ فرما ہے
وہ جانتا ہے
جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا ہے
اور جو کچھ بھی اس کے اندر سے نکلتا ہے
جو کچھ بھی آسمان سے اترتا ہے
اور جو کچھ بھی اس میں چڑھتا ہے
اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
تم جہاں کہیں بھی ہو [6]
اور اللہ
جو کچھ بھی تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے

5- لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵

5- اسی کی ہے بادشاہی
آسمانوں اور زمین کی
اور اللہ کی طرف ہی
سب معاملات لوٹ جاتے ہیں [7]

5- چھ روز میں دیکھیں سورۃ الاعراف آیت 54 حاشیہ 1

6- یعنی تم اس کے علم اور حاکمیت سے کبھی بھی باہر نہیں ہوتے

7- سب معاملات فیصلے کے لیے اسی کی طرف جاتے ہیں ایسا نہیں کہ کوئی اور کسی بھی معاملے کا فیصلہ کر سکے۔ سب فیصلے اللہ کے طے کیے ہوئے اصول وضوابط کے مطابق ہی ہوتے ہیں

6- يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶

6- وہ داخل کر دیتا ہے رات کو دن میں
اور وہ داخل کرتا ہے دن کو رات میں
اور وہ جانتا ہے سینوں کے بھید

7- اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷

7- ایمان لاؤ
اللہ پر اور اس کے رسول پر
اور خرچ کرو ان چیزوں میں سے
جن پر اس نے تمہیں
خلیفہ بنایا ہے[8]
سو جو لوگ
تم میں سے ایمان لائیں
اور خرچ کریں
ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے

8- وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

8- اور تمہیں کیا ہو گیا ہے[9]
کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے
حالانکہ رسول تمہیں دعوت دے رہا ہے
کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ
اور اس نے تو تم سے عہد لیا ہوا ہے
اگر تم اہلِ یقین ہو[10]

8- تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے، اس کا مالک حقیقی اللہ ہی ہے اسی نے عارضی طور پر وہ تمہارے تصرف میں دیا ہوا ہے اس ملکیت کو اس کے حکم کے مطابق خرچ کرو اور اچھے ماتحت ہونے کا ثبوت دو

9- یعنی تم سوچتے کیوں نہیں؟ تم میں کیا خرابی پیدا ہو گئی ہے

10- اہلِ یقین یعنی فہم و شعور کی گواہی مان لینے والے پہلے فرمایا کہ اللہ نے تم سے وعدہ لیا ہوا ہے یعنی تمہیں عقل اور سمجھ دے کر اس قابل بنا ◄◄

9- هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۹

9- وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے اور اللہ تو تم پر بہت شفیق اور مہربان ہے[11]

10- وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۱۰ ع

10- اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی میراث[12] تم میں سے کوئی بھی اس شخص کے برابر نہیں جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا

ع ۱۰ ۱۷

◄◄ دیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی نشانیوں کو جانچ پرکھ کر ان پر ایمان لے آؤ گے اس عہد کے مطابق قرآن اور احکام قرآن کے بارے میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو اگر تم میں فہم شعور کی گواہی مان لینے کی صلاحیت موجود ہے تو قرآن پر اس کے نازل کرنے والے اللہ پر اور جس پر قرآن نازل کیا جا رہا ہے اس پر ایمان لے آؤ آیت کے شروع میں جو فرمایا ہے کہ "اور تمہیں کیا ہو گیا ہے؟" اس کا مطلب یہی ہے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم عقل و شعور سے کام نہیں لے رہے اور ایمان نہیں لا رہے؟

11- اللہ نے تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آنے کے لیے اپنے رسولؐ پر قرآن نازل کر کے انہیں جو مشن سونپا ہے یہ تم پر اللہ کی شفقت اور مہربانی ہے

12- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ ہی کا ہے تمہارے پاس جو بھی کچھ ہے وہ اسی نے تمہیں اپنے پاس سے دیا ہوا ہے یہی بات آیت 7 میں فرمائی ہے کہ تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اللہ نے ہی تمہیں اس پر خلیفہ بنایا ہوا ہے

اور لڑائی میں حصہ لیا[13]

ایسے لوگ درجہ میں بلند تر ہیں[14]

ان لوگوں سے

جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا

اور لڑائی میں حصہ لیا

حالانکہ اللہ نے سب سے

اچھے اجر کا وعدہ کیا ہے[15]

اور اللہ اس سے باخبر ہے

جو کچھ بھی تم کرتے ہو

2

11- مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۚ﴿۱۱﴾

11- کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟[1]

قرض حسنہ

تا کہ اللہ اس کو

اس کے لیے بڑھا دے

13-اس فتح سے کونسی فتح مراد ہے؟ بعض اہل علم کے نزدیک اس سے مراد فتح مکہ ہے جبکہ بعض اس سے مراد حدیبیہ کا معاہدہ لیتے ہیں لیکن پہلی رائے میں وزن ہے

14-ایسے لوگ کیوں مرتبہ میں بلند ہیں؟ کیونکہ انہوں نے مشکل حالات میں مال بھی خرچ کیا اور عملاً جہاد میں حصہ بھی لیا

15-یعنی ایسا نہیں ہے کہ بعد والوں کو اجر نہیں ملے گا اجر سب کو ملے گا مگر مشکل حالات میں مال خرچ کرنے والوں اور لڑائیوں میں شرکت کرنے والوں کے مراتب بعد والوں کی نسبت بلند ہیں

1- جو اللہ کے دیئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ آگے مالک کی طرف سے ماتحت کے لیے اجر کی بشارت کے ساتھ یہ بھی بشارت ہے کہ مالک ماتحت کے مال میں اضافہ بھی کر دے گا

اور ایسے شخص کے لئے

بہترین اجر ہے

12- يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۚ﴿١٢﴾

12- اس روز تو دیکھے گا
مومن مردوں اور مومن عورتوں کو
کہ ان کا نور
ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں[2]
دوڑ رہا ہے
"آج تمہارے لیے[3]
بشارت ہے باغات کی
جن میں نہریں بہتی ہیں
تم ہمیشہ ہی ان میں رہو گے
یہی ہے عظیم کامیابی"

13- يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ﴿١٣﴾

13- اس روز
منافق مرد اور منافق عورتیں
اہلِ ایمان سے کہیں گے
"ہمارے لیے ذرا ٹھہر جاؤ
کہ ہم تمہارے نور سے روشنی لے لیں"[4]
کہا جائے گا "پیچھے مُڑ جاؤ

2- ان کے ایمان و اعمال کی روشنی۔ جب انہیں جنت کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا تو وہ روشنی ان کی رہنما ہوگی ان کے ساتھ دوڑی جا رہی ہوگی

3- ان کا استقبال کرنے والے ان سے کہیں گے

4- تاکہ اپنے گناہوں کے گھپ اندھیرے میں ہم کوئی راہ تلاش کر سکیں

کہیں اور جا کر نور تلاش کرو"[5]

سو ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی

جس میں ایک دروازہ ہوگا[6]

اس دروازے کے اندر کی طرف

ہر طرف رحمت ہوگی

اور اس کے باہر کی طرف

عذاب ہوگا

14- يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

14- وہ منوموں کو پکاریں گے

"کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں ہوتے تھے؟"[7]

وہ کہیں گے "کیوں نہیں![8]

لیکن تم نے تو خود

اپنے آپ کو فتنے میں ڈال لیا ہوا تھا

اور تم موقع پرستی کرتے رہے تھے

5- دور ہٹ جاؤ کہیں اور سے روشنی ڈھونڈو

6- اس دیوار میں ایک دروازہ ہوگا جس سے آگے ہر طرف اللہ کی رحمت ہوگی اور پیچھے ہر طرف عذاب ہوگا

7- منافق دنیا میں کہاں ہوتے تھے؟ اہل ایمان کے درمیان ہی تو رہتے ہوتے تھے انہی میں سے ہونے کے دعوے کیا کرتے تھے اس دروازے سے باہر رہ جانے پر منافق اس روز بھی چلا چلا کر یہی کہیں گے کہ ہم تم اکٹھے ہی تو ہوتے تھے اب تم ہمیں باہر چھوڑ گئے ہو؟

8- اندر سے کیا جواب آئے گا؟ ہاں ہاں تم ہمارے درمیان ہی رہتے ہوتے تھے مگر (1) تم لالچ اور خوف میں مبتلا ہوتے تھے اور کھل کر خلوص دل سے اللہ کے دین اور رسول کا ساتھ نہیں دیتے ہوتے تھے یہی سوچتے رہتے تھے کہ کوئی نقصان نہ پہنچ جائے اور ہر وقت اپنے فائدے کے پیچھے ہوتے تھے (2) اور موقع پرست بنے رہے تھے اس انتظار میں ہوتے تھے کہ اہل ایمان مغلوب ہو جائیں تم ان کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی اندر سے ان کے خلاف ہوتے تھے (3) اور دین حق اور روز حساب پر تمہارا ایمان کامل نہیں ہوتا تھا (4) تمہاری خواہشات نے تمہیں دھوکے فریب میں مبتلا رکھا تھا (5) زندگی بھر تمہارا یہی حال رہا تھا اگر تمہارا ایمان کامل ہوتا تو تم کبھی منافقت نہ کرتے

اور شک میں پڑے رہے تھے
اور تمہیں
تمہاری خواہشوں نے فریب دیا تھا
یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچا
اور تمہیں دھوکے میں رکھا تھا
اللہ کے بارے میں
دھوکے باز نے[9]

15- فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑮

15- سو آج
نہیں قبول کیا جائے گا
تم سے کوئی بھی فدیہ
اور نہ ہی ان لوگوں سے
جنہوں نے کفر کیا تھا
تمہارا ٹھکانا جہنم ہے
وہی تمہاری آقا ہے[10]
اور وہ لوٹنے کے لیے بہت بری جگہ ہے"

16- اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

16- کیا ایمان لانے والوں کے لیے
ابھی وہ وقت نہیں آیا
کہ ان کے دل

9- ایسا کیوں ہوا تھا؟ اس لیے کہ تم دھوکے باز یعنی شیطان کے ساتھ ہوتے تھے اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی بات پر ایمان لانے کی بجائے تم شیطانی وسوسوں کے پیچھے چلتے ہوتے تھے تمہیں یقین ہی نہیں ہوتا تھا کہ اللہ ہی خالق و مالک ہے

10- تمہاری مالک اب جہنم کی آگ ہے وہ جو چاہے گی تمہارا حال کرے گی

عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ كَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

اللہ کے ذکر سے پگھل جائیں
اور اس حق کے آگے جھک جائیں
جو نازل کیا گیا ہے؟[11]
اور وہ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جائیں
جنہیں کتاب دی گئی تھی
اب سے پہلے
پھر ان پر ایک لمبی مدت گزر گئی
تو ان کے دل سخت ہو گئے
اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں[12]

17- اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

17- جان رکھو کہ
اللہ ہی تو ہے
جو زندہ کر دیتا ہے زمین کو[13]
اس کی موت کے بعد
ہم نے تمہیں صاف صاف نشانیاں
دکھا دی ہیں
تا کہ تم عقل سے کام لو

11- منافقت چھوڑ دیں اور اللہ اور اس کے احکام کے سامنے جھک جائیں مگر کون؟ وہ جو ایمان کا دعویٰ رکھتے ہیں مگر شک میں ہیں اور منافقت میں مبتلا ہیں وہ بھی قرآن پر ایمان لا کر اس کے احکام پر عمل کریں محض دعویٰ نہ کریں

12- اہل کتاب کے لیے بہت پہلے جو کتاب بھیجی گئی تھی اب ان کے دلوں پر اس کتاب کا بھی کوئی اثر نہیں رہا اور اہل کتاب ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود وہ فاسق ہیں

13- قرآن مردہ ہو چکے دلوں کو زندہ کر دینے والا ہے ویسے ہی جیسے آسمان سے اترنے والی بارش مردہ زمین کو زندہ کر دیتی ہے جسے تم دیکھ چکے ہو، لہٰذا مت بھولو کہ قرآن تمہارے دلوں کے لیے نئی زندگی کا پیغام ہے اس کے احکام کے سامنے جھک جاؤ

18- اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ⑱

18- بلاشبہ صدقہ دینے والے[14]
اور صدقہ دینے والیاں
اور وہ جنہوں نے
اللہ کو قرض دیا ہے
قرض حسنہ
ان کے لئے اس کو
بڑھا دیا جائے گا
اور ان لوگوں کے لیے
بہترین اجر ہے

19- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑲ ع ٢ ٩ ١٨

19- اور جو لوگ ایمان لائے ہیں
اللہ پر اور اس کے رسولوں پر
وہی لوگ ہیں جو اپنے رب کے ہاں
صدیق اور شہید ہیں[15]
ان کے لیے ہے
ان کا اجر اور ان کا نور[16]
اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
اور ہماری آیات کو جھٹلایا
وہ لوگ ہیں جو
جہنم کی آگ کے ساتھی ہیں

14- صدقہ سے مراد ہے اللہ کی خوشنودی کے لیے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا

15- صدیق قول و فعل کے سچے اور "شہید" یعنی حق کے گواہ ۔

16- وہی نور جس کا ذکر آیت 12 میں فرمایا گیا ہے

3

20- اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۲۰

20- جان رکھو کہ
دنیاوی زندگی تو ہے
کھیل اور مشغلہ
اور نمود و نمائش۔
اور تمہارا آپس میں
ایک دوسرے پر فخر جتانا
اور مال میں اور اولاد میں
ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں لگے رہنا
اس کی مثال ایسے ہے
جیسے کہ بارش ہو جائے
تو اس سے پیدا ہونے والا سبزہ[1]
کسانوں کو خوش کر دیتا ہے
پھر وہ سبزہ خشک ہو جاتا ہے
تو تو دیکھتا ہے اسے زرد پڑ گیا
پھر وہ چورا چورا ہو جاتا ہے
جبکہ آخرت میں ہے[2]

1- جیسے بارش برسنے سے زمین پر ہر طرف جو ہریاول نکل آتی ہے وہ ہمیشہ رہنے والی نہیں ہوتی ویسے ہی دنیاوی زندگی اور اس کی بے مقصد مصروفیات ختم ہو جانے والی ہوتی ہیں

2- اس کے بعد کیا ہے؟ آخرت ہے۔ وہاں کیا ہوگا؟ (1) شدید عذاب۔ ان کے لیے جنہوں نے دنیاوی زندگی کو کھیل اور مشغلہ بنائے رکھا مال و زر اور نمود و نمائش ہی کو مقصد زندگی سمجھے رکھا (2) اللہ کی طرف سے مغفرت بھی ہے مگر ان کے لیے جو ایمان لائے، احکام الٰہی کی پابندی کی کوشش کی ان سے اگر کوئی کوتاہی ہوگئی تو اللہ معاف فرما دے گا بامقصد زندگی گزارنے کا پھل مل جائے گا (3) اللہ کی رضا ہوگی ◄◄

شدید عذاب
اور اللہ کی طرف سے مغفرت
اور رضامندی
اور نہیں ہے دنیا کی زندگی
مگر صرف متاعِ غرور ہی

21- سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

21- تم لوگ [3]
ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو
اپنے رب کی مغفرت کی طرف
اور جنت کی طرف
جس کی وسعت ہے
آسمان اور زمین کی وسعت کی مانند
وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے
جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں
یہ اللہ کا فضل ہے
وہ عطا کر دیتا ہے یہ جسے چاہے
اور اللہ عظیم فضل والا ہے

22- مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ۚ

22- نہیں اترتی کوئی بھی مصیبت زمین پر
اور نہ تمہاری جانوں پر
مگر وہی جو کتاب میں لکھی ہوئی ہے [4]

◄◄ کس کے لیے؟ اس کے لیے تو نہیں ہو سکتی جس کی زندگی کی بے مقصدیت کا حوالہ دیا گیا ہے

3- دنیاوی زندگی کو بامقصد بنانے کی کوشش کرو بے مقصد زندگی گزارنے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کی بجائے اللہ کے کرم کی طرف دوڑو

4- کتاب میں ہے یعنی نوشتہ تقدیر میں۔ ہم نے پہلے سے لکھا ہوا ہے کہ "جو کوئی جیسا کرے گا، ویسا بھرے گا" ہر مصیبت ہمارے اسی ◄◄

ہمارے اس کو پیدا کرنے سے
پہلے سے ہی
یہ تو اللہ کے لیے بہت ہی آسان ہے

23- لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ﴿۲۳﴾

23- تاکہ تم دل شکستہ نہ ہو جاؤ[5]
اس پر جو تم سے جاتا رہا
اور نہ اتراؤ اس پر[6]
جو تمہیں دیا گیا ہو
اور اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا
کسی اترانے والے فخر کرنے والے کو

24- الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

24- جو بخل کرتے ہیں
اور انسانوں کو بخل کا حکم دیتے ہیں[7]
اور اگر کوئی منہ پھیر لے

◄◄ اصول کے مطابق ہوتی ہے تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہی ہوتی ہے

5- ''تاکہ'' یعنی ہم یہ اس لیے بتا رہے ہیں کہ تمہیں علم ہو، تم جان جاؤ کہ جو بھی کوئی بھلائی تم چاہتے ہوتے ہو اگر وہ تمہیں ملتی نہیں تو وہ تمہارے اپنے عمال کا نتیجہ ہوتا ہے اس کے بعد فرمایا ''تم دل شکستہ نہ ہو جاؤ'' یعنی مایوس ہو کر نہ بیٹھ جاؤ اپنے اعمال کا جائزہ لو اور اللہ کے بتائے راستہ پر قائم ہو جاؤ

6- اور اگر کچھ مل جائے تو اس کے بارے میں کیا یاد رکھو؟ یہ کہ اس پر اِترانا نہ شروع کر دو اسے اللہ کا دیا سمجھو کہ اللہ کو فخر و غرور پسند نہیں اور ایسا رویہ بھی مصیبت کا سبب بن سکتا ہے یہ بھی کتاب میں لکھا ہوا اصول ہے

7- جو لوگ اللہ کے دیئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اکساتے ہیں کہ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو اللہ انہیں مسترد کر دیتا ہے دیکھیں سورت نسا آیات 36 تا 37

تو اللہ تو کسی کا بھی محتاج نہیں[8]

اور تعریف جو بھی ہے اسی کے لیے ہے

25- لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع

25- ہم نے اپنے رسولوں کو[9]

واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا تھا

اور ہم نے ان کے ساتھ

کتاب اور میزان بھیجی تھی

تا کہ انسان انصاف پر قائم ہو جائیں

اور ہم نے لوہا بھیج دیا تھا[10]

جس میں بہت مضبوطی ہے

اور انسانوں کے لیے بہت سے فائدے ہیں

تا کہ اللہ جان لے

کون اس کو دیکھے بغیر

اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے

ع ۳ ۱۹

8- اللہ تو کسی کا محتاج نہیں اگر کوئی اللہ کے اس حکم پر کہ ”اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو“ عمل نہ کرے تو اللہ اپنی تدبیر اور حکمت کی تکمیل کے لیے اس کا بلکہ کسی کا بھی محتاج نہیں وہ جو چاہتا ہے ہو کر رہے گا

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی ہم واضح نشانیوں اور کتاب کے ساتھ رسول بھیجتے رہے ہیں تا کہ وہ لوگوں کو حقوق کی ادائیگی اور حفاظت کا پابند بنا دیں۔ میزان سے یہاں مراد ہے حق و باطل میں تمیز واضح کر دینے والی کتاب

10- حقوق کی حفاظت اور ادائیگی کے نظام عدل کے قیام کی ذمہ داری کے ساتھ لوہے کی سختی اور فوائد کا ذکر کیوں؟ یہ واضح کرنے کے لیے کہ ہم اس نظام کے قیام کے لیے اپنے رسولوں کو طاقت بھی دیتے آئے ہیں، لہٰذا کسی کے منہ پھیر لینے سے ہماری تدبیر ناکام نہیں ہو سکتی ہم تو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ حقوق کی ادائیگی اور حفاظت کے نظام کے معاملے میں مخلص کون کون ہے اس کے لیے مالی ایثار کون کرتا ہے اور عملی جدوجہد میں کون حصہ لیتا ہے

اللہ تو

بڑی قوت والا بڑا ہی زبردست ہے [11]

4 -

26- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

26- اور ہم نے [1]

نوح کو اور ابراہیم کو بھیجا تھا

اور ہم نے

ان دونوں کی آل میں

پیغمبری اور کتاب رکھ دی تھی

سو ان میں سے بعض نے راہ ہدایت اپنا لی تھی

جبکہ ان میں سے اکثر فاسق ہو گئے تھے

27- ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- پھر ہم نے ان کے بعد

ان کے نقش قدم پر

اپنے اور رسول بھیجے تھے

اور ہم نے ان سب کے بعد

عیسیٰ بن مریم کو بھیجا تھا

اور ہم نے اسے انجیل دی تھی

اور ہم نے پیدا کر دی تھی

11- اللہ اپنی اس تدبیر کو کامیاب بنانے کے لیے کسی کا محتاج نہیں وہی بات جو آیت 24 میں فرمائی ہے

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقوق کی ادائیگی اور حفاظت کے نظام کے قیام کے لیے ہی ہم نے نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کو بھیجا تھا ان کے بعد ان کی آل میں بھی ہم پیغمبر بھیجتے رہے اور انہیں بھی کتاب دیتے رہے مگر ان کے ماننے والوں میں سے بعض ہماری متعین کردہ راہ پر چلے تو اکثریت راہ ہدایت کو چھوڑ گئی

ان لوگوں کے دلوں میں
جنہوں نے ان کی پیروی کی
شفقت اور ہمدردی[2]
جبکہ رہبانیت انہوں نے خود ہی ایجاد کر لی تھی[3]
نہیں فرض کی تھی ہم نے ان پر رہبانیت
مگر صرف اللہ کی خوشنودی تلاش کرنا ہی
مگر وہ نہیں خیال رکھ سکے تھے اس کا[4]
جیسا کہ انہیں خیال رکھنا چاہئے تھا
سو ان میں سے جو ایمان لے آئے تھے
ہم نے ان کو ان کا اجر دیدیا تھا
اور ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں[5]

28- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲۸

28- اے وہ لوگو جو ایمان رکھتے ہو[6]
اللہ سے ڈرو[7]
اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

2- یعنی عیسیٰ بن مریم کو ماننے والوں کے دلوں میں

3- مگر ہوا کیا؟ وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی راہ سے الگ ہو گئے اور خود ہی رہبانیت ایجاد کر لی اپنے فرائض کی ادائیگی سے الگ ہو گئے رہبانیت ہمارا حکم نہیں تھا مگر انہوں نے اسے اختیار کر لیا

4- انہوں نے ہماری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہمارے احکام پر اس طرح عمل نہ کیا جیسا کہ کرنا لازم تھا

5- ان میں سے بھی اکثر ویسے ہی راہ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں جیسے پہلے والے بھٹک گئے تھے وہ ایمان لا کر حقوق کی حفاظت اور ادائیگی کے نظام کے قیام کی جدوجہد میں شامل نہیں ہو رہے

6- یعنی اے وہ لوگو جن کا ایمان ہے کہ اللہ لوگوں کی رہنمائی کے لیے رسول بھیجا کرتا ہے اے اہل کتاب

7- اللہ کی پکڑ سے ڈرو اور ہم نے جو رسول بھیجا ہے اس پر ایمان لا کر حقوق کی ادائیگی اور تحفظ کی جدوجہد میں اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ

اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دگنا حصہ دے گا[8]
اور وہ تمہیں روشنی دیدے گا
جس سے تم چلو گے
اور وہ تمہیں تمہاری خطائیں معاف کردے گا.
اور اللہ
معاف کر دینے والا بڑا مہربان ہے

29- لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

ع ۴ ۴ ۲۰

29- تاکہ اہل کتاب جان جائیں کہ[9]
وہ ہرگز نہیں اختیار رکھتے
اللہ کے فضل میں سے
کسی چیز پر بھی
اور یہ کہ فضل جو بھی ہے
اللہ کے اپنے ہاتھ میں ہی ہے
وہ یہ فضل عطا کر دیتا ہے
جسے چاہے
اور اللہ ہے صاحبِ فضلِ عظیم

8-ایک اجر تو تمہیں اس پر ایمان کا ملے گا کہ اللہ اپنے بندوں کی رہنمائی اور حقوق کی حفاظت اور ادائیگی کے لیے رسول اور کتابیں بھیجا کرتا ہے اور ایک اجر تمہارے اپنے اس ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے ہمارے آخری رسول پر ایمان لا کر اس کے ساتھ اس جدوجہد میں شامل ہو جانے کا ملے گا۔ وہ دگنا اجر ہوگا کیا؟ آگے فرمایا ہے کہ (1) اللہ تمہیں راہ فلاح دکھانے اور اس پر قائم رہنے کے لیے روشنی عطا فرما دے گا تم دنیا اور آخرت میں فلاح پا جاؤ گے (2) تمہاری ایمان لانے سے پہلے کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی کیونکہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو تمہارے ان گناہوں کا بھی عذاب تو تمہیں ہونا ہی ہے

9-یہ جو ہم نے محمد بن عبداللہؐ کو اپنا رسول مقرر فرمایا ہے اور اس پر کتاب فلاح نازل کی ہے اور اسے حقوق کی ادائیگی اور حفاظت کا مشن سونپا ہے اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم سب کو دکھا دیں کہ ہم جسے چاہیں نبوت دے کر اس پر اپنا فضل کر دیا کرتے ہیں یہ ہمارا ہی حق ہے کسی اور میں کوئی طاقت نہیں کہ ہمارے اس حق میں مداخلت کر سکے (یہ بنی اسرائیل کے اس باطل عقیدے کا رد ہے کہ اللہ ان کی نسل سے باہر کے کسی فرد کو نبوت سے سرفراز نہیں کر سکتا) لہٰذا جو بھی کوئی اللہ کی رحمت کا طالب ہے اب اسے ہمارے آخری نبی پر ایمان لا کر اس کے ساتھ شامل ہونا ہوگا اس کے بغیر ہم نہ کسی کو معاف کریں گے اور نہ ہی اس پر کوئی فضل کریں

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 22 آیات اور 3 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ۲۸

1- قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

1- اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے[1] جو اپنے خاوند کے معاملے میں تجھ سے جھگڑتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو کو سن رہا ہے اللہ تو سب کچھ سنتے والا دیکھنے والا ہے

2- اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ

2- جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں

1- آیت 1 سے 6 تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''ظِہار'' کو غیر اسلامی اور غیر انسانی قرار دینے سے متعلق احکام ہیں اصطلاح میں ''ظِہار'' کا مطلب ہوتا تھا کسی شوہر کا اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ ''تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ'' یعنی اب سے تو میرے لیے ماں کی مانند ہے، لہٰذا اب سے تیرا میرا میاں بیوی کا تعلق ختم عربوں میں یہ پرانی روایت تھی اور اس ظِہار کے بعد مکمل علیحدگی لازم ہوتی تھی مدینہ میں ایک مسلمان خاتون اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے خاوند نے مجھ سے ظِہار کر دیا ہے، میرا اور میرے بچوں کا کیا بنے گا؟ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ ظِہار کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی احکام نازل نہیں فرمائے وہ خاتون اپنے دکھ کا اظہار کرتی رہی اس کے دوران وہ ''اے اللہ میں تیرے حضور شکایت کرتی ہوں'' بھی دہراتی رہی اس عورت کا نام خولہ بنت ثعلبہ تھا اور اس کے مسلمان شوہر کا نام اوس بن صامت تھا اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ اس عورت کا بیان اور شکوہ ہم نے سن لیا ہے کیونکہ ہم سب کچھ سننے اور دیکھنے والے ہیں اس سے آگے ظِہار کے بارے میں احکام ہیں

وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲

ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں
نہیں ہیں ان کی مائیں
مگر وہی جنہوں نے ان کو جنا تھا[2]
اور بلاشبہ وہ لوگ
نامعقول بات[3]
اور جھوٹ کہتے ہیں
اور اللہ تو واقعی
معاف کر دینے والا درگزر کرنے والا ہے[4]

3- وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳

3- اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ظہار کریں
پھر وہ رجوع کر لیں
اس سے جو انہوں نے کہا تھا
تو ایک گردن کا آزاد کرنا ضروری ہے[5]
قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں
یہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے
اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو
اس سے خوب آگاہ ہے

2- یعنی کسی بھی فرد کی ماں وہی ہوتی ہے جس نے اسے جنا ہو کسی اور کو وہ ماں کہہ دے تو وہ اس کی ماں نہیں بن جاتی

3- کسی کا اپنی بیوی کو ماں کہنا غیر معقول بات ہے اور جھوٹ بھی

4- اگر کوئی ایسی نامعقول بات کہہ چکا ہے یا کہہ دے تو اگر وہ ہمارے حکم پر عمل کرے تو ہم اسے معاف کر دیں گے

5- گردن یعنی غلام یا لونڈی کو آزاد کریں اپنے پاس نہ ہو تو کسی دوسرے سے معاوضہ طے کر کے اس کے غلام یا لونڈی کو آزاد کرا دیں

4- فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴

4- اور جو کوئی غلام نہ پائے[6]
تو لازم ہے کہ وہ روزے رکھے
مسلسل دو ماہ کے
قبل اس کے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں
اور جو کوئی یہ استطاعت نہ رکھتا ہو[7]
تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے
یہ اس لئے ہے
کہ تم ایمان لاؤ
اللہ پر اور اس کے رسول پر[8]
اور یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں
اور انکار کرنے والوں کے لیے
دردناک عذاب ہے[9]

5- اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا

5- جو لوگ مخالفت کرتے ہیں

6- اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ تک مسلسل روزے رکھے

7- اگر مالی حالت ایسی نہیں کہ گردن آزاد کر سکے، جسمانی حالت ایسی نہیں کہ روزے رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے

8- حکم تو اہل ایمان کو دیا جا رہا ہے، پھر اس کا کیا مطلب کہ "تاکہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ" مطلب یہ کہ ظہار کے بارے میں جاہلیت کے رواج اور اصولوں پر عمل کرنا اللہ کے احکام کے خلاف ہے اور اہل ایمان کے لئے انہیں چھوڑ دینا لازم ہے اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفارہ ادا کر دینے کی سہولت فراہم کر کے تمہیں ظہار کے عذاب سے نجات دلا دی ہے اور تمہارے لئے آسانی پیدا کر دی ہے

9- انکار کرنے والے کون؟ اللہ کے اس حکم پر عمل نہ کرنے والے خواہ وہ انکار جاہلیت کے رواج پر قائم رہنے کی صورت میں ہو یا کفارہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ہو

كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ
بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

اللہ کی اور اس کے رسول کی[10]
وہ اسی طرح ذلیل کر دیئے جائیں گے
جس طرح وہ لوگ ذلیل کر دیئے گئے تھے
جو ان سے پہلے ہوتے تھے[11]
اور ہم نے واضح احکام نازل کر دیئے ہیں
اور نہ ماننے والوں کے لیے
رسوا کر دینے والا عذاب ہے

6- يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ
اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ ع ۱ ۱ ۶

6- جس روز اللہ انہیں اُٹھائے گا
ان سارے کو
تو وہ انہیں بتا دے گا
ان کے کئے ہوئے سب اعمال
اللہ نے وہ سب کچھ محفوظ کر رکھا ہے
اور وہ اسے بھول گئے تھے[12]
اور اللہ ہر چیز پر شاہد ہے

10- یعنی اللہ نے اپنے رسولؐ کے ذریعے جن حدود کی پابندی کا حکم دیا ہے ان پر عمل نہیں کرتے اس معاملے میں اپنی مرضی کرتے ہیں

11- ایسوں کے لئے لازماً ذلت اور رسوائی ہے ویسے ہی جیسے پہلے انبیاء کے ذریعے بھیجے گئے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ذلیل و خوار کر دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اپنے ایک اصول سے آگاہ فرماتے ہیں کہ جو بھی کوئی ہمارے احکام پر عمل نہیں کرتا وہ ذلیل و خوار ہو جاتا ہے اور دنیاوی رسوائی کے بعد اسے آخرت کے عذاب کی رسوائی بھی اُٹھانا پڑے گی

12- اللہ تعالیٰ خبردار کرتے ہیں کہ ہم اپنے بندوں کے اعمال کا مکمل ریکارڈ محفوظ کر رہے ہیں اور روز حساب ان سب کے سب اعمال کا ریکارڈ ان کے سامنے رکھ دیں گے ان اعمال کا بھی جو انہیں خود بھی یاد نہیں ہوں گے یعنی ہر عمل، قول اور ارادے کے مکمل ریکارڈ کی بنیاد پر جزا یا سزا دی جائے گی

2

7- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

7- کیا تو جانتا نہیں
کہ اللہ کو تو اس سب کا علم ہے
جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے
اور جو کچھ بھی زمین میں ہے؟
اور نہیں ہوتی کوئی بھی سرگوشی
تین افراد میں
مگر ان کے درمیان چوتھا اللہ ہوتا ہے
اور نہ پانچ افراد میں
مگر ان کے درمیان چھٹا وہ ہوتا ہے
اور نہ اس سے کم کے درمیان
اور نہ اس سے زیادہ کے درمیان
مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے
وہ جہاں کہیں بھی ہوں [1]
سو وہ انہیں وہ سب کچھ بتا دے گا
جو کچھ بھی انہوں نے کیا ہوگا
قیامت کے روز
اللہ تو ہر چیز سے باخبر ہے [2]

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے احکام پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں تمہاری سب سرگوشیوں اور خفیہ مشوروں کا ہمیں علم ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی ہے ہی نہیں جہاں ہم موجود نہیں اور تم ہم سے چھپ کر ایسا کوئی مشورہ کر سکو

2- ایسا کرنے والوں کو روز حساب سب کچھ کا حساب دینا ہوگا یہ یاد رکھیں

8- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ يَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ يَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۸

8- کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا
جنہیں خفیہ مشورے کرنے سے روک دیا گیا تھا
وہ پھر بھی اس چیز کی طرف پلٹ جاتے ہیں
جس سے وہ روکے گئے تھے؟
اور وہ آپس میں چھپ چھپ کر مشورے کرتے ہیں
گناہ کے اور زیادتی کے
اور رسول کی نافرمانی کے [3]
اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں
وہ تمہیں اس طریقے سے سلام کرتے ہیں
جس طریقے سے اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا ہے [4]
اور وہ اپنے آپ سے کہتے ہیں
"اللہ ہمیں کیوں عذاب نہیں دیتا
اس کی وجہ سے جو ہم کہتے ہیں؟" [5]
ان کے لیے جہنم ہی کافی ہے [6]

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے دین اور رسول کے دشمن خبردار کر دینے کے باوجود ہمارے احکام اور رسولؐ کے خلاف خفیہ مشوروں سے باز نہیں آئے ان کے ایسے مشوروں کا مقصد (1) برائی پھیلانا (2) زیادتی یعنی معینہ حدود اور اصولوں کی خلاف ورزی کرنا (3) رسول اللہ کی نافرمانی کرنا ہوتا ہے

4- مدینہ کے یہودی اللہ کے رسول کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے "السلامُ علیک" میں "السلام" کا تلفظ جان بوجھ کر "السَّامُ" ادا کیا سام کے معنی "موت" کے ہیں اس طرح "تم پر سلامتی ہو" کی بجائے "تم پر موت آجائے" کہا ان کا خیال تھا کہ اللہ کے رسولؐ کو ان کی اس چالاکی کا علم نہیں اللہ کے رسولؐ نے جواب میں "علیکم" یعنی "تم پر بھی" فرمادیا تھا اللہ تعالیٰ ان یہودیوں کی اس چالاکی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ایسا وہ باہمی مشورے سے کرتے ہیں یعنی اسلام اور رسول اسلام کے خلاف خفیہ مشوروں اور سازشوں سے باز نہیں آئے

5- پھر وہ اپنے آپ سے کہتے تھے کہ اگر محمد اللہ کا رسول ہے تو ہمارے ایسی بددعائیں دینے پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دے رہا؟

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم خود ان کی اس سازش کے بارے میں بتا رہے ہیں تو کیا یہ اس کا ثبوت نہیں کہ ہم ان کی سازشوں اور ◄◄

وہ اس میں جلیں گے

اور وہ لوٹنے کے لیے بہت ہی بری جگہ ہے

9- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹

9- اے لوگو جو ایمان لائے ہو

جب تم آپس میں پوشیدہ بات کرو

تو نہ کرو پوشیدہ بات

گناہ کی اور زیادتی کی

اور رسول کی نافرمانی کی

اور تم کیا کرو پوشیدہ بات

نیکی کی اور تقویٰ کی[7]

اور اللہ سے ڈرو

جس کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے

10- اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰

10- سرگوشی تو شیطانی کام ہے

تاکہ وہ اہل ایمان کو غمگین کر دے

اور وہ انہیں ہرگز کچھ بھی تکلیف نہیں پہنچا سکتا[9]

◄◄ خفیہ مشوروں سے بخوبی آگاہ ہیں لیکن اگر ہم انہیں مہلت دے رہے ہیں تو اس کا ہرگز مطلب نہیں کہ ہم انہیں سزا نہیں دیں گے ان کے لیے تو جہنم ہی کافی ہے جس میں انہیں ڈالا جائے گا لیکن جیسا کہ آیت 5 میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مدینہ کے ان سازشی یہودیوں کو دنیا میں بھی ذلیل و رسوا کر دیا تھا

7- تمہارے باہمی مشورے اللہ کے احکام کی پابندی کرنے اور کرانے کے بارے میں ہونا چاہیے نیکی کو فروغ دینے اور پرہیزگاری کے لیے مشورے کیا کرو کیونکہ تم نے بھی روز حساب اللہ کے حضور پیش ہونا ہے

8- ایسی سرگوشیاں اور خفیہ مشورے جو نیکی اور تقویٰ کے لیے نہیں بلکہ گناہ، زیادتی اور رسولؐ کی نافرمانی کے لیے ہوتے ہیں وہ ان شیطانی قوتوں کی چالیں ہیں جو اہل ایمان کو دکھ پہنچانا چاہتی ہیں

9- شیطانی قوتیں ایسی چالوں اور خفیہ منصوبوں سے اہل ایمان کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں

مگر اللہ کی اجازت ہو تو ہی[10]

اور مومنوں کو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے

11- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑪

11- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

جب تم سے کہا جائے کہ

مجلسوں میں کشادگی پیدا کر دو

تو جگہ کشادہ کر دیا کرو[11]

اللہ تمہارے لیے

کشادگی پیدا کر دے گا

اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ

تو اٹھ جایا کرو

کہ اللہ ان لوگوں کو بلند کر دے گا

جو تم میں سے ایمان لائے ہیں[12]

10- اہل ایمان کے خلاف اللہ کی مرضی کے بغیر ان کے دشمنوں کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا اس لیے اہل ایمان کو ایسی شیطانی قوتوں کے ایسے منصوبوں اور مشوروں سے پریشان نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ اللہ کے احکام پر عمل کرنا چاہیے اور اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے

11- اللہ کے رسولؐ کی مجلس میں ہر کسی کی خواہش ہوتی تھی کہ آپؐ کے قریب بیٹھے تا کہ آپؐ کی بات اچھی طرح سن سکے اور آپؐ کا قرب حاصل ہو آپؐ کی مجلس میں حاضری دینے والوں کی تعداد بھی بہت ہوتی تھی اہل مدینہ ہوتے تھے، باہر سے آنے والے ہوتے تھے اس حوالے سے آنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ نئے اور بعد میں آنے والوں کے لیے خود جگہ پیدا کر دیا کرو تا کہ وہ کھڑے نہ رہیں اور اطمینان سے آپؐ کے فرمودات سن سکیں اور جو کچھ پوچھنا ہو، عرض کرنا ہو کر سکیں اگر جگہ کم پڑ جائے اور پہلے بیٹھے ہوؤں میں سے کسی سے کہا جائے کہ بعد میں آنے والوں کے لیے جگہ بنا دو تو وہ بخوشی اٹھ جایا کرے لیکن لفظ جمع کا آیا ہے "مجلسوں میں" یعنی یہ ہدایت سب مسلمانوں کے لیے ہے سب اہل مجلس کے لیے ہے تا کہ سب کے باہمی روابط اور تعلقات کشادہ ہو جائیں اور سب کو فائدہ پہنچے

12- اللہ تعالیٰ مخاطب تو اہل ایمان سے ہیں پھر "جو تم میں سے ایمان لائے ہیں، اللہ ان لوگوں کو بلند کر دے گا" کا کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ جو احکام پر عمل کرتے ہیں اس کے بعد فرمایا "اور ان لوگوں کو جنہیں علم عطا کیا گیا ہے" یعنی وہ اللہ کے احکام کا علم بھی رکھتے ہیں اور باہمی کشادگی ◄◄

اور ان کو جنہیں علم عطا کر دیا گیا ہے
اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو۔
اللہ اس سے باخبر ہے

12- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

12- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو[13]
جب تم رسول سے تنہائی میں مشورہ کرنا چاہو
تو تنہائی میں مشورہ کرنے سے پہلے
خیرات کر لیا کرو
یہ تمہارے لیے بہتر ہے
اور پاکیزہ تر ہے
پھر اگر تم خیرات کے لیے کچھ نہ پاؤ
تو اللہ تو غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہے[14]

13- ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

13- کیا تم اس سے ڈر گئے ہو
کہ تنہائی میں مشورہ کرنے سے پہلے
خیرات دینا ہوگی؟[15]

◄◄ کے لیے ان پر عمل بھی کرتے ہیں اس سے معاشرے اور اردگرد کے لوگوں میں مسلمانوں کا مرتبہ بلند ہوگا اور ان میں ایسا کرنے والے نمایاں ہوں گے

13- اللہ کے رسولؐ اہم معاملات پر توجہ دے رہے ہوتے تھے اور ہر کوئی تخلیہ میں بات کرنے کی خواہش ظاہر کرتا تھا آپؐ سب کو موقع دیتے تھے اس سے آپؐ کا وقت ضائع ہوتا اللہ نے حکم دیا کہ اگر کسی کو اللہ کے رسولؐ سے کوئی ضروری بات تنہائی میں کرنی پڑ جائے تو وہ پہلے کچھ خیرات کر لیا کرے تا کہ اوروں کو اس کی بات کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے اور ہر کسی کی بلاوجہ تخلیہ میں بات کرنے کی حوصلہ شکنی ہو

14- یعنی اگر تمہارے پاس خیرات کے وسائل نہ ہوں اور بات ضروری ہو تو خیرات کے بغیر بھی کر لیا کرو، ہماری طرف سے اجازت ہے

15- یہ اسی حکم کی وضاحت ہے کہ ہم نے صدقہ کیے بغیر تنہائی میں ضروری بات کرنے کی اجازت اس لیے دے دی ہے کہ ہمیں معلوم ہے تم سب آسانی سے ایسا نہیں کر سکو گے اور اہم ذاتی معاملات کے بارے میں بھی ہمارے رسولؐ سے تنہائی میں بات نہیں کر سکو گے جس سے تمہیں تکلیف پہنچے گی ہم نے تمہاری اس تکلیف کی وجہ سے تمہیں آسانی فراہم کر دی ہے

ع ۲ ۲

وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

اچھا' اگر تم ایسا نہ کرو
تو اللہ نے تم کو یہ معاف کر دیا
سو نماز قائم کرو[16]
زکوٰۃ ادا کرو
اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو
اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو
اس سے باخبر ہے

3

14- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا[1]
جو ایسی قوم سے دوستی رکھتے ہیں
جس پر اللہ کا غضب ہے؟
وہ تم میں سے نہیں ہیں
اور نہ ہی وہ ان میں سے ہیں[2]
وہ جھوٹ پر قسم کھاتے ہیں
اور وہ جانتے ہوتے ہیں[3]

15- اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

15- اللہ نے تیار کیا ہوا ہے
ان کے لئے

16- اہل ایمان نمازیں تو پہلے بھی پڑھتے تھے، پھر اس حوالے سے یہ حکم کیوں دہرایا گیا ہے؟ نماز اور زکوٰۃ کے بعد فرمایا ہے ''اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی'' یعنی تنہائی میں مشورہ کے بارے میں احتیاط برتنے کا تمہیں جو حکم دیا گیا ہے، اس پر عمل کرنا اتنا ہی اہم ہے جتنا نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اہم ہے

1- اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے فرماتے ہیں کہ کیا ہم نے تجھے ان لوگوں کے بارے میں بتا نہیں دیا ہوا؟ کن لوگوں کے بارے میں؟ ان منافقوں کے بارے میں جو یہودیوں سے دوستی رکھتے ہیں

2- یعنی وہ کسی کے ساتھ بھی مخلص نہیں یہودی تو وہ ہیں نہیں لیکن منافق ہونے کے سبب دنیاوی مفادات کے حوالے سے وہ یہودیوں کو یقین دلاتے رہتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان کامل نہ رکھنے کی وجہ سے وہ مسلمان بھی نہیں

شدید عذاب
بلاشبہ بہت ہی برا ہے
جو کچھ وہ کر رہے ہیں

16- اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑯

16- انہوں نے
اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے[4]
اور وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں[5]
پس ان کے لیے ہے
رسوا کن عذاب

17- لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ⑰

17- نہیں دور کر سکیں گے ان پر سے[6]
ان کے مال اور نہ ہی ان کی اولاد
اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی
وہ اہلِ نار ہیں
وہ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے

18- يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ⑱

18- جس روز اللہ انہیں اٹھائے گا
ان سب کو
تو وہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے
جیسے وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں[7]
اور وہ خیال کرتے ہیں

3- وہ اللہ کے رسولؐ اور اہل ایمان کے سامنے قسمیں اُٹھاتے ہیں کہ وہ ان میں سے ہیں اور ان کے خلاف کسی سازش میں شامل نہیں ایسی جھوٹی قسمیں وہ سوچ سمجھ کر کھاتے ہیں دھوکہ دینے کے لیے

4- ایسی جھوٹی قسموں کے ذریعے وہ مسلمانوں میں اپنے کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں

5- مگر اپنی سازشوں اور اعمال کے ذریعے وہ دوسروں کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام پر عمل کرنے سے روکتے ہیں

6- جس مال اور اولاد کی خاطر وہ یہ منافقت کر رہے ہیں، وہ عذاب کے وقت ان کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے

7- اللہ کے سامنے بھی وہ اسی خود فریبی میں مبتلا ہوں گے کہ جھوٹی قسمیں اُٹھا کر وہ عذاب سے بچ جائیں گے

کہ اس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا[8]

آگاہ رہو

وہی تو پکے جھوٹے ہیں

19- اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

19 ان پر شیطان غالب آچکا ہے

سو اس نے انہیں[9]

اللہ کی یاد بھلا دی ہے

وہ شیطان کا لشکر ہیں

یاد رکھو

شیطان کے لشکری ہی

خسارے میں رہنے والے ہیں

20- اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

20- وہ لوگ تو

جو مخالفت کرتے ہیں

اللہ کی اور اس کے رسول کی

وہ لوگ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں

21- كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

21- اللہ نے لکھ دیا ہے[10]

کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے

اللہ تو

بڑی قوت والا بڑا زبردست ہے

22- لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا

22- تو ہرگز نہیں پائے گا کوئی ایسا گروہ

جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو

8- وہ اس خود فریبی میں مبتلا ہیں کہ دنیاوی مفادات کے حصول کے لئے وہ جو بھی فریب کاری کر رہے ہیں وہ وہاں بھی چل جائے گی

9- وہ اللہ کے اس حکم کو بھول گئے ہیں کہ "میرے اور میرے رسولؐ کے احکام پر عمل کرو" اور شیطانی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں

10- اللہ اور اس کے رسولوں کے احکام پر عمل کی مخالفت کرنے والے ہی ذلیل ہوتے رہے ہیں اور ذلیل ہو کر رہیں گے کیونکہ بڑی قوت والا زبردست اللہ غالب ہے اور غالب رہے گا

اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

اور وہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہوں
جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی
مخالفت کی ہے
خواہ وہ ان کے اپنے باپ ہوں
یا ان کے اپنے بیٹے ہوں
یا ان کے اپنے بھائی ہوں
یا ان کا اپنا قبیلہ ہو
یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں
اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے
اور انہیں قوت دے دی ہے
اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے [11]
اور وہ داخل کرے گا انہیں ایسے باغات میں
جن میں نہریں بہتی ہیں
وہ ہمیشہ ہی ان میں رہیں گے
اللہ ان سے راضی ہو گیا
اور وہ اس سے راضی ہو گئے
یہ لوگ ہیں اللہ کا لشکر
آگاہ رہو
اللہ کا لشکر ہی تو ہے
جو فلاح پانے والے ہیں [12]

11- انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام پر عمل کیا اللہ نے ان کے دلوں اور روحوں کو وہ قوت عطاء کر دی جو دنیاوی رشتوں اور جذبوں پر غالب آ گئی

12- دنیا اور آخرت میں فلاح پانے والے

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 24 آیات اور 3 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①	1- اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے جو بھی کوئی چیز آسمانوں میں ہے اور جو بھی کوئی چیز زمین میں ہے اور وہی ہے بڑے غلبہ والا صاحبِ حکمت
2- هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ	2- وہی ہے جس نے نکال دیا تھا اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے[1]

1- وہ کون لوگ تھے؟ وہ تھے مدینہ کے یہودیوں کے اہم ترین قبیلہ بنونضیر والے جو نسلی اعتبار سے اپنے کو دیگر یہودیوں سے برتر سمجھتے تھے اسی لئے بنو قریظہ کے مقابلے میں ان کی دیت دگنی ہوتی تھی زراعت پیشہ اور باغبان بنونضیر کی قلعہ بند بستی مدینہ کے جنوب میں تھی جس کی فصیل پر حملہ آوروں پر تیر برسانے کے مورچے تھے اور بستی کے اندر ہی پانی اور خوراک ذخیرہ کرنے کے انتظامات بھی تھے بستی کا بازار بھی فصیل کے اندر ہی تھا باہر سے آنے والے قافلے بھی بستی کے اندر ہی اترتے تھے مذہبی تعلیم گاہیں، مذہبی عدالت یہودیوں کا روایتی مذہبی نظم قائم رکھنے کی تنظیم سب اس قلعہ بند بستی کے اندر تھے بنونضیر کی بستی ریاست مدینہ کے اندر یہودیوں کی ایک مذہبی ریاست تھی اللہ کے رسولؐ نے دستور مدینہ کے تحت بنونضیر کو مکمل مذہبی اور داخلی خودمختاری دی ہوئی تھی اسی دستور کے تحت جس پر انہوں نے دستخط کیے ہوئے تھے، ان پر لازم تھا کہ وہ ریاست مدینہ اور اس کے سربراہ اللہ کے رسولؐ کے کسی دشمن سے کوئی تعلق اور رابطہ نہیں رکھیں گے ریاست کے دفاع میں حصہ لیں گے اور امن و امان خراب نہیں کریں گے اس کے باوجود وہ کھلے عام مکہ کے قریش کو مدینہ پر حملہ کرنے کی ترغیب دیتے رہے ابوسفیان چھاپہ مار دستہ لے کر آیا تو انہوں نے اسے اپنی بستی میں پناہ دی ان کا شاعر کعب بن اشرف اللہ کے دین اور رسولؐ کے خلاف نظمیں لکھ لکھ کر مجلسوں میں پڑھا کرتا تھا جس پر اللہ کے رسولؐ کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا تو بنونضیر ایک وفد لے کر اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے انہیں کعب بن اشرف کی حرکتوں کے بارے میں بتایا تو ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا بنونضیر کے جرائم اور دستور مدینہ کی کھلی خلاف ورزیوں کی اور ان کے دشمنانہ مقاصد کی تفصیل طویل ہے جو ہماری کتاب الامینؐ کی دوسری جلد میں ''بنونضیر کی بغاوت'' کے باب میں دیکھی جا سکتی ہے بنونضیر نے دو بار اللہ کے رسولؐ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی اور دونوں بار اللہ نے ان کی سازش ناکام بنا دی تھی ◄◄

فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲

پہلی ہی یلغار کے موقع پر[2]
تمہارا ہرگز یہ خیال نہیں تھا
کہ وہ نکل جائیں گے
اور وہ خیال کر رہے تھے
کہ ان کی قلعہ بندیاں ضرور انہیں
اللہ سے بچا لیں گی
مگر اللہ ان پر اُدھر سے آ گیا
جدھر ان کا گمان تک نہیں گیا تھا[3]
اور اس نے ڈال دیا تھا
ان کے دلوں میں رعب
وہ برباد کر رہے تھے

◀◀ دوسری سازش کے بارے میں اللہ نے اپنے رسولؐ کو آگاہ فرمایا تو آپؐ اپنے سارے ساتھیوں کو ان کی بستی میں چھوڑ کر اکیلے مدینہ واپس آ گئے تھے اور حضرت محمد بن مسلمہ کے ہاتھ پیغام بھیج دیا کہ بنونضیر دس روز تیاری کر لیں اور دس روز بعد اپنا سب سامان لے کر وہاں سے جہاں چاہیں چلے جائیں بنونضیر تیاریاں کرنے لگے تو منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے پیغام بھیجا کہ میں اپنے دو ہزار ساتھیوں سمیت تمہارے ساتھ ہوں بنوقریظہ بھی تمہارا ساتھ دیں گے اور دیگر قبائل بھی آ جائیں گے ڈٹ جاؤ اس پر بنونضیر کے سردار حیی بن اخطب نے اللہ کے رسولؐ کو قاصد کے ذریعے پیغام بھیج دیا کہ ''ہم کسی صورت اپنی املاک چھوڑ کر نہیں جائیں گے آپ سے جو ہو سکتا ہے کر لیں ہمارے پاس ایک سال کی خوراک اور بستی کے اندر پانی کے کنویں موجود ہیں'' اس پر اللہ کے رسولؐ نے اہل ایمان کو تیاری کا حکم دیا اور بنونضیر کی بستی کا محاصرہ کر لیا قلعہ بند یہودی عبداللہ بن ابی اور دوسروں کی مدد کا انتظار کرتے رہے جب کوئی بھی نہ آیا تو پندرہ روز بعد وہ مدینہ سے چلے جانے پر مجبور ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں ہم نے ہی اپنی حکمت اور قوت سے وہاں سے نکالا تھا

2- حشر کے معنی ہیں منتشر افراد کو جمع کرنا یا ادھر ادھر بکھرے ہوؤں کو اکٹھا کر کے نکال دینا اہل علم نے ''اول حشر'' کے الگ الگ حوالوں سے مختلف مطلب متعین کیے ہیں لیکن شاہ ولی اللہ، عبداللہ یوسف علی اور مولانا مودودی کا اس پر اتفاق ہے کہ یہاں اس کا مطلب ہے پہلی بار لشکر جمع کرنا یعنی اللہ کے رسولؐ کی طرف سے پہلی ہی کارروائی پر اللہ کی تدبیر کی وجہ سے بنونضیر کو اپنے وہ گھر چھوڑنا پڑ گئے تھے جن کو چھوڑ کر ان کا چلے جانا مشکل دکھائی دیتا تھا

3- یعنی اللہ نے ان کے لیے ایسی صورتحال پیدا کر دی تھی جس کا انہیں کبھی خیال تک نہیں آیا تھا

اپنے گھروں کو
اپنے ہاتھوں سے
اور مومنوں کے ہاتھوں سے[4]
سو عبرت حاصل کرو
اے اہلِ بصیرت

3- وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝

3- اور اگر اللہ نے ان کا جلا وطن ہونا
لکھ نہ دیا ہوتا
تو وہ ضرور انہیں دنیا میں ہی عذاب دیتا
اور آخرت میں ان کے لئے آگ کا عذاب ہے

4- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

4- یہ اس لیے ہوا کہ
انہوں نے مقابلہ کیا تھا
اللہ کا اور اس کے رسول کا
اور جو کوئی اللہ کا مقابلہ کرے
تو اللہ تو سزا دینے میں بہت سخت ہے

5- مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

5- اور تم نے کھجور کے جو درخت
کاٹ دیئے تھے
یا تم نے اُن کو
اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تھا

4- یہودیوں کے لیے جب کسی جگہ سے بستی کا دفاع دشوار ہو جاتا تو وہ باہر کی طرف کے مکانوں کی اندر کی طرف کی دیواروں میں راستہ بنا کر ان سے نکل جاتے تھے اور ان کی چھتیں گراتے جاتے تھے تا کہ مسلمان ان میں مورچہ بندی نہ کر لیں اور جو مکان وہ گرا نہیں سکے تھے، ان میں سے بعض مسلمانوں نے گرا دیئے تھے تا کہ رات کے وقت یہودی ان میں چھپ کر وہاں سے تیر اندازی نہ کر سکیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے گھروں کو برباد کر رہے تھے اور خود ہی انہیں مسلمانوں کے ہاتھوں برباد کرواتے جا رہے تھے

تو یہ اللہ کے اذن سے تھا[5]
اور اس لیے کہ
وہ فاسقوں کو رسوا کر دے

6- وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶

6- اور جو کچھ اللہ نے
اپنے رسول کی طرف پلٹا دیا ہے
ان کے قبضہ سے نکال کر[6]
اس کے لیے
تو تم نے
اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے[7]
اور اللہ اپنے رسولوں کو غالب کر دیا کرتا ہے
جس کسی پر چاہے
اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے[8]

7- مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

7- اللہ نے جو کچھ بھی
اپنے رسول کی طرف پلٹا دیا ہے

5- محاصرہ طویل ہو رہا تھا اللہ کے رسول ﷺ چاہتے تھے کہ یہودی باہر نکل کر میدان میں مقابلہ کریں لیکن وہ نکل ہی نہیں رہے تھے آپ ﷺ نے ان کے کھجور کے باغات میں سے کچھ درخت کاٹنے کا حکم دے دیا سالوں میں تیار ہونے والے کھجور کے باغات عربوں اور یہودیوں کو جان سے بھی عزیز ہوتے تھے آپ ﷺ چاہتے تھے کہ وہ باغات کی وجہ سے باہر آئیں تا کہ محاصرہ طویل نہ ہو اور یہودی مفاہمت پر آمادہ ہو جائیں بنو نضیر کے سردار حی بن اخطب نے آپ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا "آپ ﷺ ہمارے پھلدار درخت کیوں کٹوا رہے ہیں آپ ﷺ تو زمین پر فساد پھیلانے سے منع فرمایا کرتے تھے" رسول اللہ ﷺ نے جواب بھجوایا "تا کہ تمہاری آنکھیں کھل سکیں اور تم جنگ کے شعلے بھڑکا کر اس میں اپنی قوم کو راکھ کر دینے سے باز آ جاؤ" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ جو درخت کاٹے گئے تھے اور کچھ چھوڑ دیئے گئے تھے، وہ بھی ہمارے حکم اور تدبیر کے مطابق تھا

6- اللہ کے رسول ﷺ نے یہودیوں کو جو کچھ بھی وہ لے جا سکتے تھے، لے جانے کی اجازت دے دی تھی مگر زمینیں، باغات اور گھر وغیرہ تو وہ پیچھے چھوڑ گئے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ جو کچھ چھوڑ گئے تھے، وہ ہم نے ہی انہیں دیا ہوا تھا اور ہم نے اس کا قبضہ اپنے رسول ﷺ کو منتقل کر دیا ہے

7- یعنی یہ مال وہ مال غنیمت نہیں جو باقاعدہ لڑائی کے بعد مسلمانوں کو ملا ہو اور مجاہدین کے لیے مختص ہو

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ غلبہ ہم نے اپنی قوت اور حکمت سے اپنے رسول ﷺ کو دیا ہے

وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ
مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا
نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ان بستیوں والوں کے قبضہ سے
تو وہ ہے اللہ کے لیے
اور رسول کے لیے[9]
اور قرابت والوں کے لیے
اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے
تاکہ وہ مال نہ گردش کرتا رہے
تم میں سے دولت مندوں کے درمیان ہی
اور جو کچھ رسول تمہیں دے
وہ لے لو
اور جس چیز سے وہ تمہیں روک دے
اس سے رک جاؤ
اور اللہ سے ڈرو
اللہ تو سخت سزا دینے والا ہے

8- لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

8- وہ ان غریب مہاجرین کے لیے ہے
وہ جو نکال دیئے گئے ہیں
اپنے گھروں سے اور اپنی املاک سے
وہ اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں
اور وہ حمایت کرتے ہیں
اللہ کی اور اس کے رسول کی
یہی ہیں وہ لوگ جو راستباز ہیں

9- لہٰذا ان بستیوں والوں کے قبضہ سے جو کچھ بھی ہم نے اپنے رسولؐ کو منتقل کیا ہے، وہ ہمارا اور ہمارے رسول کا ہے۔ اس میں حصہ کس کس کا ہے، وہ آگے بتایا گیا ہے

9- وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹

9- اور ان لوگوں کے لئے ہے
جو دار الھجرت میں رہتے ہیں
اور ایمان لے آئے ہوئے تھے
مہاجرین کے آنے سے پہلے ہی[10]
وہ محبت کرتے ہیں ہر اس فرد سے
جو ان کی طرف ہجرت کرے
اور وہ اپنے دلوں میں ہرگز حاجت نہیں رکھتے
اس میں سے کسی چیز کے لیے
جو کچھ مہاجرین کو دے دیا جائے
اور وہ انہیں اپنے آپ پر
ترجیح دیتے ہیں
اور اگرچہ انہیں خود سخت ضرورت بھی ہو
اور جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لئے گئے[11]
تو وہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں

10- وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰ ع

10- اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے[12]
وہ کہتے ہیں "اے ہمارے رب
بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو
جنہوں نے ایمان لانے میں

ع ۱۰

10- یعنی انصار مدینہ جو مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا چکے تھے اور مدینہ میں آباد تھے آگے ان انصار مدینہ کی خصوصیات بیان فرمائی ہیں

11- جسے اللہ نے دل کی کشادگی عطا کی ہے وہ خود غرض اور تنگ نظر نہیں اہل ایمان کے لیے ایثار اور محبت کرنے والا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ دنیا اور آخرت میں ایسے لوگ ہی فلاح پاتے ہیں جن کی حالت اوپر بیان کی گئی ہے

12- مہاجرین کے بعد والے ایسے اہل ایمان جن کی دیگر اہل ایمان کے لیے کشادگی اور محبت کا آگے حال بیان فرمایا ہے اہل علم ان میں قیامت تک کے ہجرت کرنے والوں کو بھی شامل کرتے ہیں

ہم سے پہل کی
اور تو ہمارے دلوں میں
کوئی بغض نہ پیدا کر
ان لوگوں کے لئے
جو ایمان لائے
اے ہمارے رب
بلاشبہ تو ہے
بہت شفقت کرنے والا
رحم کرنے والا"

2

11- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑪

11- کیا تو نے
منافقت کرنے والوں کو نہیں دیکھا؟[1]
وہ اپنے اہل کتاب کافر
بھائیوں سے کہتے ہیں
"واقعی! اگر تمہیں نکالا گیا
تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلیں گے
اور ہم تمہارے معاملے میں
کبھی بھی کسی کی بھی بات نہیں مانیں گے

1- اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو محاصرے سے پہلے ہی منافقوں کی بنونضیر کو یقین دہانیوں سے آگاہ فرما دیا تھا یہ اس آگہی کی تفصیل ہے لیکن اس واقعہ کی اہمیت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قوت اور حکمت سے اپنے رسولؐ کو منافقوں اور ان کے بھائی منکرین کے خلاف جو کامیابی عنایت فرمائی تھی اس کا ذکر پہلے فرما دیا ہے

اور اگر تمہارے ساتھ لڑائی کی گئی
تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے"
اور اللہ گواہ ہے
کہ وہ لوگ واقعی جھوٹے ہیں[2]

12- لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑫

12- اگر ان کو نکال دیا گیا
تو وہ ہرگز ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے
اور اگر ان کے ساتھ لڑائی کی گئی
تو وہ ہرگز ان کی مدد نہیں کریں گے
اور اگر انہوں نے
ان کی مدد کی بھی
تو وہ ضرور اپنی پیٹھیں پھیر جائیں گے
پھر نہیں ملے گی انہیں کوئی بھی مدد[3]

13- لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ⑬

13- ان کے دلوں میں تو
تمہارا خوف زیادہ شدید ہے
اللہ کے خوف سے[4]
یہ اس لیے ہے
ان کے ساتھ
کہ وہ ایسا گروہ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے

2- اللہ نے اپنے نبیؐ کو پہلے سے جو بتا دیا ہوا تھا، طویل محاصرہ کے باوجود ویسے ہی ہوا تھا منافقوں نے نہ تو بنو نضیر کی کوئی مدد کی تھی اور نہ ہی ان کے ساتھ گئے تھے

3- منافقوں اور یہودیوں دونوں فریقوں کو

4- منافق اور یہودی اللہ کی بجائے مسلمانوں سے زیادہ ڈرتے ہیں جو ان کے اللہ پر ایمان کی کمزوری کا ثبوت ہے مسلمان اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کے لیے تیار اور متحد ہوتے تھے اور ان کے اس جذبہ ایمانی سے وہ سب لوگ خوفزدہ ہوتے تھے جن کا قرآن اور اللہ کے رسولؐ پر ایمان نہیں ہوتا تھا

14- لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- وہ سب مل کر
ہرگز تم سے نہیں لڑیں گے
مگر ان بستیوں کے اندر سے ہی
جو قلعہ بند ہیں
یا دیواروں کے پیچھے سے[5]
ان کی آپس کی عداوت بہت سخت ہے[6]
تم ان سب کو اکٹھے خیال کرتے ہو
جبکہ ان کے دل جدا جدا ہیں
یہ اس لیے ہے ان کے ساتھ
کہ وہ ایسا گروہ ہیں
جو عقل نہیں رکھتے

15- كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾

15- ان لوگوں کی مانند
جو ان سے تھوڑا ہی پہلے[7]
اپنے کئے کا مزہ چکھ چکے ہیں
اور ان کے لیے
دردناک عذاب ہے

5- یہودی قلعہ بندی سے باہر نکل کر ہرگز اہل ایمان سے نہیں لڑیں گے بلکہ بستی کی قلعہ بندیوں اور دیواروں کے پیچھے سے ہی لڑتے رہیں گے۔ ایسا ہی ہوا تھا جیسا کہ آیت 2 حاشیہ 1 میں دیکھا جا سکتا ہے

6- یہودیوں کے مختلف گروہوں کی باہمی عداوت کی اور اس غزوہ کے حوالے سے ان اختلافات کی Martin Lings نے کافی تفصیل بیان کی ہے

7- وہ پہلے والے کون لوگ تھے؟ عام اتفاق اس پر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کو آگاہ فرما رہے ہیں کہ بنو نضیر بھی یہودی قبیلہ بنو قینقاع کی طرح ہی ہیں جنہیں ان کی سازشوں کی وجہ سے ان سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے مدینہ چھوڑنا پڑا تھا انہیں بھی اپنے ہتھیاروں پر اور قوت پر غرور تھا اور انہیں بھی عبداللہ بن ابی اور دوسروں کی مدد کا انتظار ہی رہا تھا مگر کوئی بھی ان کی مدد کو نہ آیا تو انہیں ہتھیار ڈالنا پڑ گئے تھے بنو نضیر کو بھی بنو قینقاع کی مانند اپنے کیے کا مزہ چکھنا پڑے گا

16- كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ⑯

16- ان کی مثال شیطان کی سی ہے[8]
جب وہ انسان سے کہتا ہے "کفر کر"
سو جب وہ کفر کرتا ہے
تو کہتا ہے "میں تو تم سے بری الذمہ ہوں
میں تو ڈرتا ہوں
اللہ رب العالمین سے"

17- فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ⑰ ع ۲/۵

17- سو ان دونوں کا انجام یہ ہے[9]
کہ وہ آگ میں جائیں گے
ہمیشہ اسی میں رہیں گے
اور ظالموں کا یہی بدلہ ہے

3

18- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱

18- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اللہ سے ڈرو
اور ہر کوئی دیکھے کہ
اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے[1]

8- یعنی بنونضیر اور ان سے پہلے بنوقینقاع کا حال بھی ویسا ہی تھا جیسا بے عقل انسانوں کا ہوتا ہے انہیں شیطان کفر کرنے کو کہے تو وہ فوراً تیار ہوجاتے ہیں اور جیسے وہ کہتا ہے کر گزرتے ہیں بنوقینقاع نے منافقوں کے کہنے پر اللہ کے رسولؐ کی مخالفت کی اور اس کا مزہ چکھ لیا منافق ویسے ہی ان سے الگ رہے جیسے شیطان الگ ہوجاتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ کیا ہے تم نے خود کیا ہے میری تو کوئی ذمہ داری ہے ہی نہیں اب بھی جو منافق بنونضیر کو ڈٹ جانے کا مشورہ دے رہے ہیں اور جن کے اکسانے پر وہ اللہ کے رسولؐ کا حکم ماننے سے انکاری ہو رہے ہیں وہ منافق بھی شیطان کی مانند انہیں چھوڑ دیں گے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس کا مزہ خود انہیں ہی چکھنا پڑے گا (ایسا ہی ہوا تھا)

9- یعنی دنیا میں تو یہ منافق ان سے علیحدہ ہوجاتے ہیں لیکن جہنم میں وہ ان کے ساتھ ہوں گے ویسے ہی جیسے شیطان اور اس کے کہنے پر کفر کرنے والے وہاں اکٹھے ہوں گے

1- آخرت کے لیے

اور اللہ سے ڈرتے رہو
اللہ تو اچھی طرح جانتا ہے
اس کے بارے میں
جو کچھ بھی تم کرتے ہو

19- وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾

19- اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ
جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تھا[2]
سو اللہ نے ان سے
ان کے اپنے نفس بھلوا دیئے تھے[3]
یہی ہیں وہ لوگ جو فاسق ہیں

20- لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

20- نہیں ہیں برابر
اصحابِ نار اور اصحابِ جنت
اہل جنت ہی ہیں
جو کامیاب ہیں[4]

21- لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

21- اگر ہم نے یہ قرآن
کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا
تو تو ضرور اسے
جھکتا ہوا ٹوٹتا ہوا دیکھتا

2- اللہ کو بھلا دیا یعنی روز حساب اس اللہ کے سامنے پیش ہونے کو بھول گئے جو سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟

3- یہ ہے اس کا نتیجہ۔ اللہ کو بھول گئے اس کے احکام پر عمل کرنے سے انکار کر دیا اپنی مرضی کرتے رہے اور بھول گئے کہ کل کے لیے تو آگے کچھ بھیجا ہی نہیں۔ نتیجہ؟ سزا اور عذاب جو انہیں اپنے انجام کو بھول جانے کی وجہ سے بھگتنا پڑے گا انجام کو بھول گئے تو گویا اپنے آپ کو ہی بھول گئے۔ مگر اللہ نے کیسے بھلوا دیا؟ اللہ نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا کہ ٹھیک ہے جو کرنا ہے کر لو آنا تو ہمارے پاس ہی ہے

4- کسی انسان کی اصل کامیابی یہ نہیں کہ اس نے دنیاوی مال و متاع کتنا کمایا؟ اصل کامیابی یہ ہے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا کیونکہ دوزخ اور جنت کا فیصلہ اُس کمائی پر ہی ہونا ہے

اللہ کے خوف سے [5]

اور ہم یہ مثالیں

لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں

تاکہ وہ غور و فکر کریں [6]

22- هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾

22- وہ اللہ ہی ہے کہ [7]

نہیں ہے کوئی بھی معبود

مگر وہی

جاننے والا غائب اور ظاہر کا

وہی ہے رحمٰن اور رحیم

23- هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- وہ اللہ ہی ہے کہ

نہیں ہے کوئی بھی معبود

مگر وہی [8]

وہ بادشاہ ہے

بہت ہی مقدس [9]

5- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن میں سب کچھ بتا دیا ہے کہ جنت کس کمائی پر ملے گی اور دوزخ کے ساتھی کون ہوں گے ہم نے دوزخ کی سختی کے بارے میں بھی سب کچھ بتا دیا ہے اور یہ انسانوں پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنے لیے دونوں میں سے کس کا انتخاب کرتے ہیں لیکن انسان اتنا سنگدل ہے کہ وہ اس روز کی پکڑ کو بھول جاتا ہے اگر ہم نے وہ احساس اور ذمہ داری جو انسان کو دی ہوئی ہے، پہاڑ کو دی ہوتی اور قرآن کے ذریعے جس طرح انسان کو خبردار کر دیا ہے، پہاڑ کو خبردار کیا ہوتا تو قرآن کی عظمت و شان کے سامنے وہ جھک جھک جاتا اور روز حساب اور عذاب کے خوف سے ٹوٹ ٹوٹ جاتا

6- اپنے کل اور آج کی کمائی کے بارے میں غور و فکر کریں اور سوچیں کہ وہ اپنے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں

7- ان آیات میں انسان کو خالق و مالکِ کائنات کی کبریائی، عظمت و شان غلبہ و بڑائی سے آگاہ فرمایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر تم نے اس کے نازل کیے ہوئے قرآن کی تعلیمات پر عمل نہ کیا تو تم اس سے بچ نہیں سکو گے وہ تو اس غائب کو بھی جانتا ہے جس کو تم نہیں جانتے اور جو اس نے تمہارے لیے ظاہر کر رکھا ہے اسے بھی جانتا ہے تو پھر سوچو تو تم اس سے کیسے بچ سکتے ہو؟

8- یعنی بندگی اور پرستش کے لائق صرف اور صرف اللہ ہی ہے

9- ساری کائنات کا اصل حاکم جو مقدس ہے، ایسا حاکم ہے جو ہر طرح سے پاک ہے

سلامتی دینے والا[10]

امن دینے والا[11]

نگہبان[12]

سب پر غالب

زور آور

بڑائیوں والا[13]

اللہ ہے پاک

ان سے جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں[14]

24- هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

24- وہ اللہ ہی ہے

خالق، موجد، صورت گر

اسی کے لیے ہیں اسمائے حسنیٰ[15]

تسبیح کرتی ہے اس کی

جو بھی کوئی چیز ہے

آسمانوں میں اور زمین میں[16]

اور وہی ہے

بڑا ہی غالب صاحبِ حکمت

10- مجسم سلامتی ہے کسی کو صحیح معنوں میں سلامتی اور حفاظت وہی دے سکتا ہے

11- مومن یعنی وہ جو ایمان وعقیدہ دیتا ہے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اس طرح امن وامان کا نظام عطاء کرتا ہے قرآن دینے والا اس کی حفاظت کرنے والا اور اس حوالے سے اپنی مخلوق کو امن وسکون عطاء کرنے والا

12- تمام مخلوقات کی حفاظت کے وسائل فراہم کر کے سب پر نظر رکھنے والا

13- یعنی عظمت اور بڑائی جو بھی ہے اس کی ذات میں شامل ہے

14- کسی بھی حوالے سے کوئی بھی اس کا شریک نہیں

15- اعلیٰ اور پاکیزہ صفات کو ظاہر کرنے والے سب نام اسی کے لیے ہیں کسی بھی اور کے لیے ایسا کوئی نام نہ ہے، نہ استعمال کیا جا سکتا ہے

16- کائنات کی ہر چیز زبان حال سے اس کی عظمت و پاکیزگی کی تسبیح کر رہی ہے

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 13 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ	1- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نہ بناؤ[1] میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست

1- ریاست مدینہ کے اتحادی قبیلہ بنو خزاعہ پر ظلم اور اس قبیلہ کے مقتولین کی دیت ادا کرنے کی بجائے قریش مکہ نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کر دیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے مکہ کی فتح کی تیاریاں شروع کر دیں لشکر کی تیاری کا حکم دے دیا لیکن اعلان عام نہ کروایا کہ منزل کونسی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے مدینہ سے مکہ کی طرف جانے والے راستوں پر نگران مقرر فرما دیئے اور اللہ سے دعا فرمائی "یا الٰہی ہماری خبر قریش کی آنکھ اور کان تک نہ پہنچے یہاں تک کہ ہم انہیں اچانک جا لیں" ایک روز آپ ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو طلب فرمایا اور حکم دیا "فوراً روانہ ہو جاؤ روضۂ خاخ کے مقام پر تمہیں ایک اونٹ سوار عورت ملے گی وہ ایک خط لے جا رہی ہے اس سے وہ خط لے آنا" وہ تینوں تیز سواریوں پر روانہ ہو گئے اور اس عورت کو جا لیا اس کے سامان سے کوئی خط نہ ملا حضرت علی نے کہا "اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا ہے، سچ ہے اگر تم نے وہ خط نہ دیا تو ہم تمہاری جسمانی تلاشی لیں گے" اس عورت نے جان کی سلامتی کا وعدہ لیا اور اپنے بالوں کی مینڈھیوں میں چھپایا وہ خط نکال کر دے دیا وہ خاتون بنو ہاشم کی کنیز ام سارہ تھی جو مکہ سے مدینہ آئی تھی واپس جانے لگی تو حضرت حاطب نے اسے وہ خط دیا کہ مکہ کے قریش کو پہنچا دینا۔ خط میں لکھا تھا "اللہ کے رسول ﷺ نے تمہارے لیے لشکر تیار کیا ہے جو شب اور سیلاب کی مانند رواں ہے خدا کی قسم رسول اللہؐ اکیلے بھی تم پر چڑھائی کرتے تو اللہ اپنے رسول ﷺ کی مدد کرتا اور اپنا وعدہ پورا کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہی اپنے نبیؐ کا دوست اور مددگار ہے" رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب کو بلایا اور خط کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم اللہ اور اس کے رسولؐ پر میرا ایمان کامل ہے نہ میں خود تبدیل ہوا ہوں نہ میں نے اپنا دین تبدیل کیا ہے آپؐ جانتے ہیں کہ میں قریش میں سے نہیں قریش میں میرا کوئی رشتہ دار بھی نہیں میرے اہل و عیال مکہ میں ہیں یہ خط لکھ کر میں قریش پر احسان کرنا چاہتا تھا تا کہ وہ میرے اہل و عیال کا خیال رکھیں" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم نے سچ کہا" حضرت عمر نے عرض کیا "یا رسول اللہ یہ منافق ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں" رسول اللہ نے فرمایا "اے عمر حاطب بدری ہے" اس وقت حضرت حاطب کے بچے، بھائی اور والدہ مکہ میں تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ان کے خط کے بارے میں بتا دیا تھا اور اس حوالے سے ہر زمانے اور ہر جگہ کے اہل ایمان کی رہنمائی کے لیے یہ آیات نازل فرمائی ہیں

مَرْضَاتِيْ ۚ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۚ وَاَنَا اَعْلَمُ
بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ①

تم ان کی طرف دوستی کا پیغام بھیجتے ہو
حالانکہ انہوں نے انکار کر دیا ہوا ہے
اس حق کا جو تمہارے پاس آیا ہے
انہوں نے نکال دیا ہے
رسول کو اور تمہیں
اس لئے کہ تم
اللہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے ہو
اگر تم نکل آئے ہو
میری راہ میں جہاد کے لیے
اور میری رضا کی تلاش کے لیے
تم ان کی طرف دوستی کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو
اور میں خوب جانتا ہوں
اس چیز کو جسے تم چھپاتے ہو
اور اس چیز کو جسے تم ظاہر کرتے ہو
اور تم میں سے جو بھی کوئی
ایسا کام کرے
تو یقیناً وہ راہ راست سے بھٹک گیا

2- اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَاۗءً وَّيَبْسُطُوْٓا
اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ
وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ②

2- اگر وہ تم پر قابو پالیں
تو وہ تمہارے دشمن ہوں گے
اور وہ دراز کر دیں گے تمہارے خلاف
اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں
برائی کے ساتھ

اور وہ چاہتے ہیں
کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ[2]

3- لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳

3- تمہیں ہرگز کوئی نفع نہیں دیں گے
تمہارے رشتے ناطے
اور نہ تمہاری اولاد
قیامت کے دن
اور وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا[3]
اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو
دیکھ رہا ہے

4- قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴

4- تمہارے لیے اچھا نمونہ ہے
ابراہیم میں
اور ان لوگوں میں جو اس کے ساتھ تھے[4]
جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا
"ہم تو بیزار ہیں
تم سے اور ان سے جن کی تم عبادت کرتے ہو
اللہ کو چھوڑ کر
ہم نے تم سے کفر کیا[5]

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اور تمہارے دشمن کبھی بھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے اگر وہ تم پر غالب آ جائیں تو تمہاری ان سے دوستی بھی تمہارے کچھ کام نہیں آئے گی ان کے بازو اور زبانیں تمہارے خلاف لمبے ہو جائیں گے

3- اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دیں گے کہ کون کیسا ہے اور فیصلہ اعمال کی بنیاد پر ہوگا لہٰذا کوئی بھی کسی کے کام نہیں آئے گا

4- اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں کہ تمہارا اپنی مشرک اور منکر قوم سے اور عزیز و اقارب سے کیسا تعلق ہونا چاہیے؟ اس کے لیے حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کا عمل اور اعلان تمہارے لیے اچھا نمونہ ہے اسے سامنے رکھو

5- ہم تمہیں باطل پرست سمجھتے ہیں تمہارے باطل عقیدے کو اور تمہاری باطل پرستی کو ہم مسترد کرتے ہیں اور تم کو چھوڑ رہے ہیں تم سے اپنا رشتہ اور قوم کا تعلق ختم کر رہے ہیں کیونکہ ہمارا تم سے تعلق عقیدے کی بنیاد پر ہی ہو سکتا ہے

اور پیدا ہو گیا ہے
ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان
عداوت اور بغض
ہمیشہ کے لیے
جب تک کہ تم
اللہ واحد پر ایمان نہ لے آؤ"[6]
مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا
"میں ضرور مغفرت طلب کروں گا
اپنے رب سے
تیرے لیے
اور میں اللہ سے تیرے لیے
کسی بھی چیز کا اختیار نہیں رکھتا"[7]
"اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر ہی توکل کیا
اور ہم نے تیری طرف ہی رجوع کر لیا
اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے[8]

6- چونکہ وہ تعلق ہم نے ختم کر دیا ہے اس لیے ہمارے اور تمہارے درمیان دوستی اور محبت نہیں ہو سکتی اس کی ایک ہی صورت ہے کہ تم اللہ واحد پر ایمان لے آؤ

7- یعنی ابراہیم نے تو اپنے باطل پرست باپ سے بھی تعلق ختم کر لیا تھا اور اسے کہہ دیا تھا کہ تیرے اور میرے درمیان یہ تعلق اسی صورت قائم ہو سکتا ہے کہ تو اللہ واحد پر ایمان لے آئے اس کے لیے میں اپنے اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ تیرے ماضی کے گناہ معاف کر کے تجھے ایمان کی توفیق عطا فرما دے لیکن یہ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ تجھے اس کی توفیق دے یا نہ دے میں تو صرف دعا ہی کر سکتا ہوں

8- یہ تھا ان کا عقیدہ کہ ہم (1) اللہ کے علاوہ کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتے (2) ہر چیز اسی سے مانگتے ہیں (3) اور ہمیں اللہ کے حضور اپنے دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہے

5- رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵

5- اے ہمارے رب
ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنادے [9]
اور ہمیں معاف کردے
اے ہمارے رب
تو ہی تو ہے صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت"

6- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶ ع ۱ ۶ ۷

6- واقعی تمہارے لیے
ان لوگوں میں بہترین نمونہ ہے
ہر اس شخص کے لیے جو
اللہ کا اور یوم آخرت کا اُمیدوار ہے
اور جو کوئی روگردانی کرے
تو اللہ تو بے نیاز ہے [10]
سزاوار حمد و ثنا ہے

2

7- عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷

7- ہوسکتا ہے کہ اللہ
تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان
جن سے تم عداوت رکھتے ہو
دوستی پیدا کردے
اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے
اور اللہ ہے
معاف کردینے والا رحم کرنے والا

9- ہمیں قوت دے اور ہمیں کافروں کا کھلونا نہ بنا دیتا کہ وہ جو بھی ظلم و ستم چاہیں ہم پر کرتے رہیں

10- یعنی اگر کوئی ایسا نہ کرے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں، وہ ہر طرح سے مالک و مختار ہے اس حوالے سے جو بھی کوئی تعریف ہوسکتی ہے، اللہ ہی کے لیے ہوسکتی ہے

8- لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸

8- اللہ تمہیں ہرگز نہیں روکتا
ان لوگوں سے
جو دین کے معاملہ میں تم سے لڑائی نہیں کرتے
اور انہوں نے تمہیں
تمہارے گھروں سے نہیں نکالا
کہ تم ان سے اچھا سلوک کرو[1]
اور ان کے ساتھ انصاف سے کام لو
اللہ تو
انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

9- اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹

9- اللہ تمہیں ان لوگوں سے روکتا ہے[2]
جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں لڑائی کی
اور انہوں نے
تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا
اور انہوں نے تمہارے نکالنے میں مدد کی
اس سے کہ تم ان سے دوستی کرو
اور جو کوئی ان سے دوستی کرے
تو ایسے لوگ ہی ظالم ہیں

10- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ

10- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
جب آئیں تمہارے پاس

1- ایسوں پر کوئی زیادتی نہ کرو

2- ایسے لوگوں سے آگے بڑھ کر دوستی اور محبت جتانا ظلم اور بے انصافی ہے جن کے ظلم اور زیادتیوں سے تم واقف ہو اور اس کا نشانہ بن چکے ہو تم کچھ بھی کرو وہ بدلنے والے نہیں بلکہ وہ تو تم پر غلبہ پا کر تمہیں کافر بنانا چاہتے ہیں (آیت 2)

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى
الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ
لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ
وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑩

مومن عورتیں ہجرت کر کے
تو ان کا امتحان کرلو[3]
ان کے ایمان کی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے[4]
پس اگر تم انہیں مومن پاؤ
تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ لوٹاؤ
وہ عورتیں کفار کے لیے حلال نہیں ہیں
اور نہ ہی کفار اُن کے لیے حلال ہیں
اور دے دو ان کفار کو
جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے[5]
اور نہیں ہے تم پر کوئی گناہ
اگر تم ان سے نکاح کرلو
جب تم انہیں
ان کا حق مہر ادا کر دو[6]
اور نہ قابض رہو کافر عورتوں کی ناموس پر[7]
اور مانگ لو جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے[8]
اور وہ مانگ لیں

3- یہ پوچھ لو کہ ان کے اپنے خاوند اور گھر کو چھوڑ دینے کا سبب صرف اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان اور ان کی محبت ہی ہے کوئی اور ذاتی اور دنیاوی سبب تو نہیں۔ اللہ کے رسولؐ اس بارے میں حلفیہ بیان لے لیا کرتے تھے

4- یعنی تم تو یہی کر سکتے ہو اصل معاملہ تو اللہ ہی جانتا ہے اتنا کرلو اور زیادہ تفتیش میں نہ پڑو

5- ان کے کافر خاوند نے جو حق مہر دیا تھا وہ اسے واپس کر دو

6- مسلمان ان کو حق مہر دے کر ان سے نکاح کر سکتے ہیں

7- اگر تمہاری بیوی ایمان نہیں لائی تو اس کو اپنے سے الگ کر دو، اس پر زبردستی قابض نہ رہو

8- ہاں اسے حق مہر میں جو کچھ دیا تھا، وہ اس سے لے سکتے ہو

جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہو[9]

یہ اللہ کا حکم ہے

وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے

اور اللہ ہے

صاحبِ علم صاحبِ حکمت

11- وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ⑪

11- اور اگر کچھ تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے

تمہاری بیویوں کے مہر میں سے

کافروں کی طرف

پھر تمہاری باری آجائے۔

تو دو ان لوگوں کو

جن کی بیویاں چلی گئی ہوں

اس کے برابر جو انہوں نے خرچ کیا ہو[10]

اور اس اللہ سے ڈرتے رہو

جس پر تم ایمان لائے ہو[11]

9- ایسے ہی کفار کو بھی حق ہے کہ وہ ایمان لے آنے والی اپنی بیوی سے حق مہر مانگ لیں

10- بیوی کافر تھی چھوڑ دی، حق مہر مانگا اس نے اور اس کے ولی نے دیا نہیں وہ سب مسلمان مرد کے ہاتھ سے جاتا رہا کفار کے ذمہ جو رقم بنتی تھی، وہ انہوں نے دی نہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے اہل ایمان کے بارے میں حکم دیا کہ ان کی مدد کی جائے۔ کتنی؟ ''اس کے برابر جو انہوں نے خرچ کیا ہو مگر کیسے؟ ایمان لا کر ہجرت کرنے والی خواتین کے کافر خاوندوں کو ان کا جو خرچ واپس کرنا ہے وہ روک لیا جائے اور اس میں سے مسلمان کا وہ نقصان پورا کر دیا جائے اس سے بھی ایسے خرچ پورے نہ ہو سکیں ''تو پھر تمہاری باری آجائے'' تو مال غنیمت میں سے اس کا خرچ پورا کر دو

11- کوئی اہل ایمان کسی سے بے انصافی نہ کرے

12- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

12- اے نبی جب آئیں تیرے پاس مومن عورتیں
وہ تجھ سے اس پر بیعت کریں کہ [12]
وہ اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو
شریک نہیں ٹھہرائیں گی
اور وہ چوری نہیں کریں گی اور زنا نہیں کریں گی
اور وہ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی
اور وہ کوئی ایسا بہتان نہیں لگائیں گی
جو انہوں نے خود گھڑا ہوا ہو
اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان
اور وہ کسی نیک کام میں
تیری نافرمانی نہیں کریں گی
تو ان سے بیعت لے لیں
اور ان کے لیے اللہ سے
مغفرت طلب کریں [13]
اللہ تو ہے
بخش دینے والا رحم کرنے والا

12- یہ سورۃ فتح مکہ سے پہلے نازل ہوئی تھی اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ فتح کے بعد بہت سے لوگ ایمان لے آئیں گے جن میں خواتین بھی شامل ہوں گی جو پہلے مشرک اور منکر ہوتی تھیں اور مشرک معاشرے کا حصہ رہی تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ ان سے ان باتوں پر بیعت لینا اور جو کوئی یہ عہد کرے اس سے بیعت لے لینا اس کے بعد بھی آپؐ خواتین سے انہی امور پر بیعت لیا کرتے تھے

13- یعنی ان کے ماضی کے گناہوں کے بارے میں اللہ سے ان کے لئے معافی کی دعا کریں

13- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

13- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ
جن پر اللہ نے غضب کیا ہے[14]
وہ آخرت سے ایسے ہی مایوس ہو چکے ہیں
جیسے کفار اہل قبور کے زندہ ہو جانے سے
مایوس ہیں[15]

سُوْرَةُ الصَّفِّ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 14 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

1- اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے
جو بھی کوئی چیز آسمانوں میں ہے
اور جو بھی کوئی چیز زمین میں ہے
اور وہ ہے
بڑے غلبہ والا صاحبِ حکمت

2- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾

2- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
تم وہ کچھ کیوں کہتے ہو
جو تم کرتے نہیں ہو[1]

14- وہ جو قرآن پر ایمان نہیں لائے اور اللہ کے غضب کے حقدار ہیں

15- روز حساب قبروں والوں کے اپنی قبروں سے اٹھنے پر ایمان نہیں رکھتے نہ ان کو کبھی پھر سے دیکھنے پر ان کو یقین آتا ہے اور نہ ہی اس پر کہ روز حساب انہیں دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہوگا

1- اللہ تعالیٰ نے جہاد ابھی فرض نہیں کیا تھا اور ایمان لانے والوں میں بعض کہتے تھے کہ کاش ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کو سب سے محبوب ◄◄

3- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳

3- اللہ کے نزدیک بڑا ہی ناپسندیدہ ہے
کہ تم وہ کہو
جو کچھ تم کرتے نہیں

4- اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴

4- اللہ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے
جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ جنگ کرتے ہیں
جیسے کہ وہ سیسہ پلائی مضبوط دیوار ہوں[2]

5- وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵

5- اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا
"اے میری قوم والو
تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو
حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں
تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں؟"[3]
سو جب انہوں نے کج روی اختیار کی

◀◀ کونسا عمل ہے تا کہ ہم وہ عمل کریں جہاد فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو اس حکم پر عمل کرنے سے کنی کترانے کی کوشش کرتے تھے جنگ احد کے موقع پر بعض نے کمزوریاں دکھائی تھیں کچھ ایسے بھی تھے جو جہاد اور جنگ سے واپسی پر وہ کچھ کرنے کا دعویٰ کرتے تھے جو انہوں نے کیا ہی نہیں ہوتا تھا اہل علم نے لکھا ہے کہ یہ حکم ایسے مسلمانوں کے لیے ہے لیکن قرآن کے احکام تو ہر زمانہ اور ہر جگہ کے لیے ہیں اس حوالے سے اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے فرماتے ہیں کہ تمہارے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے اللہ کے دین کے لیے جو کچھ تم نے کیا نہیں یا کرنے میں یکسو اور پرعزم نہیں ہوا سے کرنے اور کر کے ہی رہنے کی باتیں نہ کیا کرو شہرت پسندی اور ریاکاری کے لیے ایسی باتیں کر کے اسلام کے اعلیٰ اخلاقی معیار اور اصولوں کو نقصان نہ پہنچاؤ

2- کامل نظم و ضبط اور خلوص ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہیں

3- یعنی اس سے پہلے موسیٰ کی قوم والے بھی جو کچھ کہتے تھے کرتے نہیں تھے جس پر موسیٰ نے ان سے کہا تھا کہ تم مجھے اللہ کا رسول تو مانتے ہو مگر اللہ کے فرمان اور میرے احکام کی خلاف ورزی کر کے مجھے دکھ پہنچاتے ہو تمہارا عمل تمہاری باتوں کے مطابق نہیں

تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے ہی رہنے دیئے تھے
اور اللہ فاسقوں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا[4]

6- وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶

6- اور یاد کرو جب
عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا
"اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف
اللہ کا رسول ہوں
تصدیق کرنے والا اس کی[5]
جو کچھ تورات میں سے میرے سامنے ہے
اور بشارت دینے والا
ایک رسول کی
جو میرے بعد آئے گا
نام اس کا احمد ہوگا"[6]
پس جب وہ رسول آ گیا ان کے پاس
واضح دلائل لے کر
تو انہوں نے کہا "یہ تو کھلا کھلا سحر ہے"[7]

4- جو کوئی خلوص ایمانی سے احکام الٰہی پر عمل نہ کرے اللہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور وہ عذاب کی طرف رواں دواں رہتا ہے

5- تم نے تورات کے جو احکام تبدیل نہیں کیے، میں ان کے اللہ کی طرف سے ہونے کی تصدیق کرتا ہوں اور ان پر عمل کرنے کو کہتا ہوں

6- اللہ نے مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے بعد آنے والے رسول کی بھی خوشخبری دے دوں جس کا نام احمد ہوگا میں اس بشارت کی بھی تائید کرتا ہوں جو اللہ کے احمد نام کے رسول کی آمد کے بارے میں تورات میں موجود ہے میں اپنے سے پہلے آئے نبیوں کے اللہ کی طرف سے ہونے پر بھی ایمان رکھتا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول احمد پر بھی ایمان کا اعلان کرتا ہوں

7- جب وہی رسول جس کی تورات میں بشارت موجود ہے اور عیسیٰ ابن مریم نے بھی اس کی بشارت دی تھی، واضح دلائل کے ساتھ آ گیا تو تورات کے اور عیسیٰ کے ماننے والوں نے اس پر نازل کیے قرآن کو سحر قرار دے دیا اللہ کی طرف سے نازل کلام ماننے کی بجائے کسی انسان کا بنایا جادوانہ کلام قرار دے کر ایمان لانے سے انکار کر دیا

7- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

7- اور کون بڑا ظالم ہے
اس سے جو اللہ پر جھوٹے بہتان لگائے[8]
جبکہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جا رہی ہو؟[9]
اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

8- يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

8- ایسے لوگ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں
اللہ کا نور
اپنے مونہوں کی پھونکوں سے[10]
اور اللہ اپنے نور کو
مکمل کر دے گا
خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو

9- هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ ع ۱ ۹ ۹

9- وہی تو ہے
جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو
ہدایت اور دین حق کے ساتھ[11]
تاکہ اللہ اس کو غالب کر دے
سارے دین پر[12]
خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو

8- اللہ کے کلام کو کسی جادوگر کا کلام قرار دینے کا جھوٹ گھڑے
9- وہ کلام تو انہیں اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کی دعوت دیتا ہے اور وہ اسے جادوگر کا کلام قرار دینے کا جھوٹ گھڑ رہے ہیں
10- ان کے ایسے جھوٹ اللہ کی شمع نور کو پھونکوں سے بجھانے کی کوششوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں اللہ اپنے نور قرآن کو پوری طرح پھیلا دے گا
11- دین حق یعنی اسلام اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہے
12- دین تو ابتدا سے ایک ہی ہے مگر مختلف نبیوں کے ماننے والوں نے اس ایک دین کے بہت سے ٹکڑے بنائے ہوئے تھے (اور بنائے ہوئے ہیں) سارے دین پر غالب کرنے کا مطلب ہے کہ اللہ اسے ان سب ٹکڑوں پر جنہیں ان کے ماننے والے اپنا اپنا دین بتاتے ہیں غالب کر دے گا

2

10- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑩

10- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
کیا میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں
جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا دے؟

11- تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪

11- تم ایمان لاؤ اللہ پر
اور اس کے رسول پر[1]
اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو
اپنے اموال کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ
یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے
اگر تم جانو

12- يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑫

12- وہ تمہیں معاف کر دے گا[2]
تمہارے گناہ
اور تمہیں داخل کر دے گا
باغات میں
جن میں نہریں بہتی ہیں
اور پاکیزہ گھروں میں
سدا قائم رہنے والے باغات کے اندر
یہ ہے بہت بڑی کامیابی

1- احکام الٰہی اور فرمان رسول پر خلوص نیت سے عمل کرنے والے بن جاؤ (ایسے نہ بنو جن کا آیت 3 میں ذکر گزر گیا ہے)
2- یہ ہیں اس نجات دینے والی تجارت کے فوائد

13- وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

13- اور ایک اور چیز بھی
جو تم پسند کرتے ہو
اللہ کی طرف سے نصرت
اور قریب کی فتح[3]
اور مومنوں کو بشارت دے دیں

14- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع

14- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
بن جاؤ اللہ کے مددگار
جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا[4]
"کون ہے اللہ کی طرف میرا مددگار؟"
حواریوں نے کہا "ہم ہیں اللہ کے مددگار"
سو بنی اسرائیل میں سے
ایک گروہ ایمان لے آیا تھا[5]
اور ایک گروہ نے انکار کر دیا تھا
تو ہم نے ایمان لانے والوں کی حمایت کی تھی[6]
ان کے دشمنوں کے مقابلے میں
سو وہ غلبہ پانے والے ہو گئے تھے

3- قریب کی فتح یعنی دنیاوی فتح و کامرانی اسے قریب کی اس لیے فرمایا کہ یہ نعمت اللہ قیامت سے پہلے ہی اسی دنیاوی زندگی میں عطا کر دیتے ہیں

4- حواری یعنی حضرت عیسیٰ کے وہ ساتھی جو ان کے دینی کام میں کسی دنیاوی جاہ و منصب کے لالچ میں ان سے تعاون نہیں کرتے تھے بلکہ ان کا عمل ان کے قول کے مطابق ہوتا تھا

5- ایک گروہ نے انہیں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا نبی مان لیا تھا اور ان کے احکام پر عمل شروع کر دیا تھا

6- جو انہیں اللہ کا نبی ماننے والے ہیں ان میں مسلمان بھی شامل ہیں جو اس نبی کی امت ہیں جس کی خود عیسیٰ بن مریم نے بشارت دی تھی اشارہ اس رسولؐ کے ماننے والے مسلمانوں کو غلبہ عطا کرنے کی طرف ہے

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 11 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①

1- اللہ کی تسبیح کرتی ہے
جو بھی کوئی چیز آسمانوں میں ہے
اور جو بھی کوئی چیز زمین میں ہے
بادشاہ نہایت پاک
غالب باحکمت

2- هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ②

2- وہی ہے جس نے بھیجا ہے
امیوں میں ایک رسول[1]
ان میں سے ہی
جو انہیں اللہ کی آیات سناتا ہے[2]
اور ان کو پاک کرتا ہے[3]

1- "اُمّی" کے عام معنی تو "ان پڑھ" لئے جاتے ہیں یعنی وہ جو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو لیکن اس کے معنی اور بھی ہیں اور قرآن کریم میں امّی مختلف مقامات پر دیگر معنوں میں بھی استعمال کیا گیا ہے وہ لوگ جو کسی آسمانی کتاب کی پیروی نہ کرتے ہوں، وہ لوگ جو ہوں تو اہل کتاب میں سے مگر وہ اس کی اصل تعلیمات سے آگاہ نہ ہوں یا ان پر عمل کرنے کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوں انہیں بھی امّی کہا گیا ہے یہودی دوسری قوموں پر اپنی برتری کے دعوے کے لیے انہیں امّی کہا کرتے تھے اور خود کو کتاب الٰہی کے ماننے والے ہونے کے سبب باقی سب سے اعلیٰ و برتر خیال کیا کرتے تھے یہاں اُمّیوں سے مراد وہ عرب ہیں جو اہل کتاب نہیں تھے پہلی آیت میں فرمایا کہ اللہ بادشاہ مقدس ہے غالب اور باحکمت ہے یعنی جو چاہے کر سکتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ اس نے عرب لوگوں میں ان میں سے ہی ایک رسول بھیج دیا ہے یعنی اللہ پر کوئی پابندی نہیں کہ وہ بنی اسرائیل سے باہر کی کسی قوم کے کسی فرد کو رسالت عطا نہیں کر سکتا

2- انہیں احکام الٰہی بتاتا ہے

3- کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کرتا ہے۔ کیسے پاک کرتا ہے؟ انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور جو اس کتاب پر ایمان لا کر اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں، وہ ایسی نجاستوں سے پاک ہو جاتے ہیں

اور وہ انہیں تعلیم دیتا ہے
کتاب وحکمت کی
حالانکہ وہ لوگ اس سے پہلے
کھلی کھلی گمراہی میں ہوتے تھے

3- وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳

3- اور ان لوگوں کی طرف
جو ابھی اُن سے ملے نہیں[4]
اور اللہ ہے
بہت ہی غالب صاحبِ حکمت[5]

4- ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴

4- یہ اللہ کا فضل ہے[6]
وہ عطا کر دیتا ہے یہ
جس کسی کو چاہے
اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے

5- مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵

5- مثال ان لوگوں کی
جنہیں تورات کا بوجھ عطا کیا گیا تھا
پھر انہوں نے اس بوجھ کو نہیں اٹھایا تھا[7]
اس گدھے جیسی ہے

4- اللہ نے اُمیوں کی طرف ان میں سے ہی جو رسولؐ پیدا کیا ہے، وہ صرف ان کو ہی نجاستوں سے پاک کرنے اور راہ راست کی طرف تعلیم دینے کے لیے نہیں بلکہ وہ ان کے لیے بھی ہے جو اللہ کے رسولؐ اور ان کے ساتھیوں سے مل نہیں سکے یعنی سارے جہانوں اور زمانوں والوں کو پاک کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے جو کسی بھی وقت قرآن پر ایمان لا کر ان کے ساتھیوں میں شامل ہوتے رہیں گے

5- وہ غالب ہے جو چاہے کر سکتا ہے اور صاحب حکمت ہے یعنی اس کے ہر کام میں ایک حکمت ہوتی ہے

6- رسالت عطا کرنا

7- جنہیں تورات کے حوالے سے سب کو توحید اور مساوات کی تعلیم دینے اور ان تعلیمات پر خود عمل کرنے کی ذمہ داری کا بوجھ سونپا گیا تھا، وہ اس ذمہ داری کو ادا کرنے میں ناکام رہے ہیں پھر بھی وہ اپنے کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں اپنے کو اللہ کی ایسی پسندیدہ قوم قرار دیتے ہیں جس کے باہر سے کوئی رسول آ ہی نہیں سکتا، اسی گمراہی میں ڈوبے ہونے کی وجہ سے اب وہ اس رسول پر ایمان نہیں لا رہے جو سب جہانوں ◄◄

جو کتابیں اٹھاتا ہے[8]

کیا ہی بری ہے مثال ان لوگوں کی

جو اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں[9]

اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

6- قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶

6- کہہ دیں "اے وہ لوگو

جو یہودی بن گئے ہو[10]

اگر تمہیں زعم ہے کہ

صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو

باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر

تو تم موت کی تمنا کرو

اگر تم سچے ہو تو"،[11]

7- وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷

7- اور وہ ہرگز نہیں تمنا کریں گے اس کی

کبھی بھی

◀◀ اور زمانوں کے لیے ہے حالانکہ اس تورات میں اس کے آنے کی بشارت موجود ہے اس کی نشانیاں موجود ہیں جس کی تعلیمات پر عمل کرنے اور کرانے کی انہیں ذمہ داری سونپی گئی تھی

8- دعویٰ ہو اللہ کی بھیجی کتاب کی پیروی اور اس کے احکام پر عمل کرنے کا اور عمل ہو اس کے احکام اور تعلیمات کے بالکل خلاف تو کیا وہ جو کتابیں اٹھانے والے گدھے سے زیادہ عقل رکھتا ہے، ایسا کر سکتا ہے؟

9- اللہ کے احکام کو جن میں محمدؐ پر ایمان لانا لازم ہے

10- اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر یہودیت کو اپنا مذہب بنا لیا ہے

11- جنہوں نے یہودیت کو مذہب بنا لیا تھا، وہ کہتے تھے اور کہتے ہیں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور لاڈلے ہیں ان کے علاوہ اور کوئی جنت میں جا ہی نہیں سکتا (البقرہ-111) دوزخ کی آگ تو ہمیں چھوئے گی ہی نہیں اگر کوئی سزا مل بھی گی تو چند روز ہی رہے گی (البقرہ -80 آل عمران-24) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر اس دعوے میں تم سچے ہو تو پھر اپنے لیے موت کیوں نہیں مانگتے کہ دنیاوی مصائب کی بجائے جنت کی نعمتوں کے مزے لو

اس کی وجہ سے جوان کے ہاتھوں نے
آگے بھیجا ہوا ہے [12]
اور اللہ اِن ظالموں سے اچھی طرح واقف ہے

8- قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۠ ⑧

8- کہیں "وہ موت تو جس سے تم بھاگتے ہو
وہ تو ضرور تمہیں آن پکڑے گی
پھر تم لوٹا دیئے جاؤ گے [13]
غائب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف
اور وہ تمہیں بتا دے گا
وہ سب کچھ جو تم کرتے ہوتے تھے"

ع ۱ ۸ ۱۱

2

9- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨

9- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
جب نماز کے لیے بلایا جائے
جمعہ کے روز
تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو [1]
اور خرید و فروخت چھوڑ دو
یہ زیادہ بہتر ہے تمہارے لیے
اگر تم جانو

10- فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ

10- پھر جب نماز پوری ہو جائے

12- اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے
13- نہ تم موت سے بچ سکتے ہو اور نہ یوم حساب سے
1- تاخیر نہ کرو اذان ہو جائے تو اللہ کے احکام سننے کے لیے چل پڑو

وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑩

تو تم زمین میں پھیل جاؤ[2]
اور اللہ کا فضل تلاش کرو
اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو
تاکہ تم فلاح پاؤ[3]

11- وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑪ ع ۲ ۳ ۱۲

11- اور وہ جب دیکھتے ہیں
کوئی تجارت
یا کوئی کھیل تماشہ
تو وہ اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں
اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں[4]
کہہ دیں "جو کچھ اللہ کے پاس ہے
وہ بہت بہتر ہے
کھیل تماشے سے
اور تجارت سے
اور اللہ ہے سب سے بہتر رزق دینے والا"

2- اپنے اچھے کاموں اور کاروبار کی طرف چلے جاؤ
3- کاروبار کے دوران بھی اللہ کو یاد کرو اور اس کے احکام کے مطابق کاروبار کرو ایسا نہ ہو کہ تم اللہ اور اس کے احکام کو بھول جاؤ دنیا و آخرت میں فلاح کی راہ یہی ہے
4- روایات کے حوالے سے اہل علم نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ اللہ کے رسولؐ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ شام کی طرف گئے ہوئے ایک تجارتی قافلہ کی واپسی پر اہل قافلہ روایتی انداز میں ڈھول تاشے بجانے لگے ایسا اہل شہر کو قافلہ کی آمد یا واپسی سے آگاہ کرنے کے لیے کیا جاتا تھا کچھ لوگ قافلہ کی آمد کی اطلاع پر خطبہ کے درمیان ہی اٹھ کر چلے گئے جس پر اللہ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا تھا بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تھا، اس وقت رسول اللہ ﷺ عیدین کی مانند خطبہ نماز جمعہ کے بعد دیا کرتے تھے اور جو قافلہ شام سے واپس آیا تھا، وہ حضرت دحیہ کلبی کی سربراہی میں شام گیا ہوا تھا

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 11 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝

1- جب منافق تیرے پاس آتے ہیں[1]
کہتے ہیں "ہم گواہی دیتے ہیں کہ
تو تو اللہ کا رسول ہے"
ہاں اللہ جانتا ہے کہ تو واقعی اس کا رسول ہے[2]
اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ
یہ منافق لوگ واقعی جھوٹے ہیں[3]

1- روایات میں ہے کہ یہ سورت غزوہ بنو مصطلق کے بعد نازل ہوئی تھی اس غزوہ کی اور سب واقعات کی تفصیل یہاں بیان کرنا ممکن نہیں اگر کوئی صورتحال کے سب پہلوؤں کو دیکھنا چاہے تو وہ الامینؐ کی جلد سوئم میں "مدینہ کا ذلیل ترین آدمی" کے عنوان کے تحت ان حالات و واقعات کو دیکھ سکتا ہے ہوا ایسے تھا کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو کامرانی عطا فرما دی تو عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کو اللہ کے دین کی بڑھتی ہوئی قوت پسند نہ آئی۔ المریسیع کے چشمہ پر گھوڑوں کو پانی پلاتے ہوئے جہجاہ بن مسعود اور سنان بن یزید کے درمیان جھگڑا ہو گیا ابن ابی سنان کی مدد کو پہنچ گیا اصحاب صفہ میں سے حضرت جعال نے جہجاہ کی حمایت کی ابن ابی طیش میں آ گیا اپنی قوم میں واپس جا کر کہا "ہم نے محمدؐ کو اپنی گردنوں کا مالک اور حاکم بنایا قسم ہے خدا کی مدینہ واپس پہنچ کر ہم انہیں نکال دیں گے اور اپنوں میں سے کسی کو حاکم بنائیں" بنی خزرج میں سے ہونے کی وجہ سے وہ اپنے کو عزت دار اور مہاجرین سے برتر سمجھتا ہوتا تھا حضرت زید بن ارقم نے شدید غصہ میں کہا "تو تو اپنی ہی قوم میں ذلیل اور حقیر ہے" حضرت زیدؓ نے سارا واقعہ اپنے چچا اور اللہ کے رسولؐ کو بتایا آپؐ کو بہت دکھ ہوا اللہ کے رسولؐ نے ابن ابی سے پوچھا تو اس نے کہا "قسم ہے اس خدا کی جس نے آپؐ پر قرآن نازل کیا ہے، میں نے ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں کہی" اس نے پہلے انصار اور مہاجرین میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی، اب خزرج کے اندر جھگڑا شروع ہو گیا تو اللہ کے رسولؐ نے لشکر کی فوری روانگی کا حکم دے دیا تا کہ لوگ اس جھگڑے کو پھر زندہ نہ کر دیں حضرت اسید بن حضیر نے اللہ کے رسولؐ سے فوری سفر کی وجہ دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا "تم نے سنا نہیں، تمہارے صاحب نے کیا کہا ہے؟" اس کی درخواست پر آپؐ نے فرمایا "اس نے کہا ہے کہ مدینہ پہنچ کر عزت والا ذلیل کو نکال باہر کرے گا" حضرت اسید نے کہا "خدا کی قسم یا رسول اللہؐ عزت والے تو آپؐ ہیں اور ذلیل تو وہی ہے آپؐ جب چاہیں اسے مدینہ سے نکال سکتے ہیں" آپؐ نے مسلسل تیس گھنٹے کے قریب سفر جاری رکھا طویل سفر اور تھکاوٹ کی وجہ سے لوگ اترتے ہی سو گئے وہاں سے چلے تو آپؐ نے حضرت زید بن ارقم کو بلوایا اور فرمایا "زید خوش ہو جا اللہ نے تیرے سچ کی تصدیق کر دی ہے" اور پھر آیت 7 اور 8 تلاوت فرمائیں

2- جو بات وہ تجھ سے کہتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے، اس میں تو کوئی شبہ ہے ہی نہیں اللہ خود اس کی تصدیق کرتا ہے

3- لیکن اللہ گواہ ہے کہ وہ اپنے دل سے تجھے رسول نہیں مانتے اور تیرے سامنے زبان سے جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں

2- اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲

2- انہوں نے اپنی قسموں کو
ڈھال بنایا ہوا ہے[4]
سو وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں[5]
بہت ہی برا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں

3- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۳

3- یہ اس لیے ہے کہ
وہ ایمان لے آئے[6]
پھر وہ کفر کرنے لگے
تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی[7]
سو وہ ہرگز نہیں کچھ سمجھتے

4- وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴

4- اور جب تو انہیں دیکھتا ہے
ان کے جسم تجھے بڑے شاندار دکھائی دیتے ہیں
اور اگر وہ بات کریں
تو تم ان کی بات پر کان لگا دو[8]
مگر وہ تو دیوار سے لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں[9]

4- اپنے جھوٹ چھپانے اور اپنے مفادات کو بچانے کی ڈھال بناتے ہیں تا کہ مسلمان ان سے وہ سلوک نہ کریں جو دشمنوں سے کیا جاتا ہے

5- اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے وہ مسلمانوں میں شامل رہتے ہیں مگر دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکنے میں بھی سرگرم رہتے ہیں جیسا کہ آگے آیت 7 کے پہلے حصہ میں ان منافقوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے

6- وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس لیے کہ ان کا ایمان کامل نہیں وہ ایمان کا دعویٰ ہی کرتے ہیں، اصل میں وہ کافر ہی ہیں جیسے مسلمانوں میں شامل ہونے سے پہلے ہوتے تھے

7- مہر کیوں لگا دی گئی؟ اس لیے کہ وہ ایمان لانا تو چاہتے ہی نہیں تھے مسلمانوں میں شامل ہونے کے لیے انہوں نے سوچ سمجھ کر منافقت کا رویہ اختیار کیا تھا جو بھی کوئی سوچ سمجھ کر دین حق کی مخالفت میں ایسا رویہ اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے کرم کے لیے نااہل قرار دے دیتے ہیں ایمان کی توفیق اپنے بندے پر اللہ کا کرم ہی تو ہے

8- وہ خوش شکل اور چرب زبان ہیں اور اس سے دوسروں کو مرعوب کر کے دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں

9- یہ ہے ان کی ظاہری حالت لیکن ایمان عمل اور یقین سے محروم ان منافقوں کی اصلیت کیا ہے؟ وہ ناکارہ لکڑی کی مانند ہیں جسے کھڑا کرنے کے لیے بھی کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ اندر سے کھوکھلے ہیں

وہ ہر زور کی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں[10]
وہ تو دشمن ہیں[11]
سو ان سے بچو
اللہ انہیں ہلاک کر دے[12]
وہ کدھر کو اُلٹے پھیرے جا رہے ہیں[13]

5- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵

5- اور جب ان سے کہا جاتا ہے
"آؤ اللہ کا رسول
تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے"
تو وہ اپنے سر جھٹکتے ہیں
اور تو دیکھتا ہے کہ
وہ آنے سے رک جاتے ہیں[14]
تکبر کرتے ہوئے

6- سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶

6- ان کے لیے برابر ہے[15]
تو ان کے لیے مغفرت مانگے
یا تو ان کے لیے مغفرت نہ مانگے

10- چونکہ اندر سے کھوکھلے ہیں، اس لیے خوفزدہ رہتے ہیں

11- وہ دین حق کے پکے دشمن ہیں ان کی قسموں پر بھروسہ نہ کر لینا

12- ان کے اعمال کی وجہ سے وہ اللہ کے کرم سے محروم کر دیئے گئے ہیں اور رسوائی ان کا مقدر ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ان کے بارے میں اپنے فیصلہ سے آگاہ فرماتے ہیں

13- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو تو ان منافقوں کو کس انداز میں حق سے دور لے جایا جا رہا ہے۔ کون لے جا رہا ہے انہیں حق سے باطل کی طرف؟ ان کی باطل خواہشات یعنی یہ اپنی باطل خواہشات کے پجاری ہیں

14- انصار میں ابن ابی کے خلاف غصہ بڑھ رہا تھا اس کے ساتھیوں نے کہا "اللہ کے رسول ﷺ سے معافی مانگ لو" جس پر اس نے کہا تھا "تم نے کہا ان پر ایمان لے آؤ، میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دو میں نے زکوٰۃ بھی دے دی اب یہ کسر رہ گی ہے کہ میں محمد ﷺ کو سجدہ کروں" یہ منافقوں کے اسی تکبر کی طرف اشارہ ہے

15- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ تو ان کی مغفرت کے لیے دعا بھی کرے تو میں ایسوں کو معاف نہیں کروں گا

اللہ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا
اللہ تو فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا[16]

7- هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷

7- وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں
"نہ خرچ کرو ان پر جو
اللہ کے رسول کے ساتھ ہیں
تاکہ وہ منتشر ہو جائیں"
حالانکہ اللہ ہی کے لیے ہیں
آسمانوں کے اور زمین کے خزانے
لیکن منافقین کو سمجھ نہیں[17]

8- يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ ع ۱ ۸ ۱۲

8- وہ کہتے ہیں "اگر ہم مدینہ واپس پہنچ گئے
تو عزت والا ذلیل کو
وہاں سے ضرور نکال دے گا"[18]
حالانکہ عزت تو ہے
اللہ کے لیے
اور اس کے رسول کے لیے
اور مومنوں کے لیے
لیکن منافق جانتے نہیں

16- یعنی معافی تو اسے مل سکتی ہے جو ایمان رکھتا ہو جو ایمان ہی نہ رکھتا ہو، ہدایت کی خواہش ہی سے دور ہو، اسے معافی کیسی؟

17- ان منافقوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ سب خزانوں کا مالک تو اللہ ہے

18- مدینہ پہنچے تو عبداللہ بن ابی کے اپنے بیٹے عبداللہ نے اسے مدینہ میں داخل ہونے سے روک دیا "آپ نے کہا تھا کہ عزت والا ذلیل کو مدینہ سے نکال دے گا اب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت والا کون ہے جب تک اللہ کے رسول ﷺ اجازت نہ دیں، آپ مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے" ابی چلاتا رہا "لوگو! دیکھو میرا بیٹا مجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دے رہا" مگر حضرت عبداللہ نے ابن ابی کو مدینہ میں داخل نہ ہونے دیا رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا "عبداللہ سے کہو اپنے باپ کو گھر آنے دے" حضرت عبداللہ نے کہا "اب آپ مدینہ میں داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے"

2

9- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹

9- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
نہ غافل کر دیں تمہیں
تمہارے مال اور تمہاری اولادیں
اللہ کی یاد سے[1]
اور جو کوئی ایسا کرے
تو ایسے لوگ ہی خسارے میں رہنے والے ہیں

10- وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰

10- اور تم خرچ کرو
اس رزق میں سے
جو ہم نے تمہیں دیا ہوا ہے[2]
قبل اس کے
کہ آ جائے تم میں سے کسی پر موت
اور وہ کہے "اے میرے پروردگار
کیوں نہیں تو نے مجھے مہلت دی
تھوڑے وقت تک کہ میں صدقہ کر لیتا
اور میں صالحین میں سے ہو جاتا"[3]

11- وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ ع ۲ ۳ ۱۴

11- اور اللہ ہرگز نہیں مہلت دیتا
کسی نفس کو
جب اس کی اجل آ جائے
اور اللہ خوب جانتا ہے
اس کے بارے میں
جو کچھ بھی تم کرتے ہو[4]

1- یعنی اللہ کے احکام پر عمل سے 2- اللہ کی راہ میں اللہ کے بندوں پر
3- دیر نہ کرو کیا معلوم اجل کب آ جائے 4- وہی کاٹو گے جو بوؤ گے اور جو کچھ بھی تم بو رہے ہو، اللہ کو علم ہے

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 18 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

1- اللہ کی تسبیح کرتی ہے
جو بھی کوئی چیز آسمانوں میں ہے
اور جو بھی کوئی چیز زمین میں ہے۔
اسی کے لیے ہے بادشاہی
اور اسی کے لیے ہے حمد[1]
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

2- هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②

2- وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا
اور تم میں سے کوئی کافر ہے
اور تم میں سے کوئی مومن ہے[2]
اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو
دیکھتا ہوتا ہے

3- خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③

3- اس نے پیدا کیا ہوا ہے
آسمانوں کو اور زمین کو
حق کے ساتھ[3]
اور تمہاری صورتیں بنائیں

1- یعنی ہر تعریف اسی کے لیے ہے
2- اللہ ہی کے بادشاہ حقیقی، ہر تعریف کے لائق اور قادر مطلق ہونے کے منکر بھی تم میں موجود ہیں اور اس پر ایمان رکھنے والے بھی ہیں یعنی انسانوں میں منکر بھی ہیں اور مومن بھی
3- بامقصد اور ایک منصوبے کے تحت

اور تمہاری صورتیں بڑی عمدہ بنائی ہیں [4]
اور اسی کی طرف ہے واپسی [5]

4- يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴

4- وہ جانتا ہے جو کچھ
آسمانوں میں اور زمین میں ہے
اور وہ جانتا ہے
جو کچھ تم چھپاتے ہو
اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو [6]
اور اللہ دلوں کا حال بھی جانتا ہے

5- اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵

5- کیا نہیں پہنچی تم تک ان لوگوں کی خبر
جنہوں نے اس سے پہلے کفر کیا تھا [7]
سو انہوں نے چکھ لیا تھا
اپنے کام کا وبال:
اور آگے ان کے لیے
دردناک عذاب ہے [8]

6- ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶

6- ان کے ساتھ یہ اس لیے ہوا
کہ ان کے پاس ان کے لیے رسول
واضح نشانیوں کے ساتھ آتے رہے

4- صورت میں وہ سب صلاحیتیں بھی شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہوئی ہیں اسی لیے فرمایا کہ تمہاری صورتیں احسن بنائی گئی ہیں

5- یعنی تم سب نے اس کی طرف ہی لوٹ جانا ہے اور اسے حساب دینا ہے کہ ان صلاحیتوں کو تم نے انکار کے لیے استعمال کیا تھا یا مومن بن کر صلاحیتیں عطا کرنے والے کے احکام کی پابندی کے لیے

6- جب تم اس کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو وہ تمہارے سب اعمال کا تم سے حساب لے گا کیونکہ وہ سب کچھ جانتا ہے

7- تم لوگوں سے پہلے

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان پہلے والے منکروں نے اپنے اعمال کا وبال دنیا میں تو چکھ لیا تھا مگر آنے والی زندگی میں بھی ایک دردناک عذاب ان کا منتظر ہے

مگر انہوں نے کہا

"کیا ہمیں بشر ہدایت دیں گے؟"

سو انہوں نے کفر کیا تھا

اور روگردانی کی تھی[9]

اور اللہ ان سے بے نیاز ہو گیا تھا[10]

اور اللہ تو ہے بے نیاز[11]

مالکِ حمد و ثناء

7- زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

7- کافروں کو زعم ہے

کہ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے[12]

کہہ دیں "کیوں نہیں![13]

قسم ہے میرے رب کی

تم ضرور اٹھائے جاؤ گے

پھر تمہیں بتا دیا جائے گا

وہ سب کچھ جو تم نے کیا تھا

اور یہ اللہ کے بہت آسان ہے"

9- ان پہلے والے منکروں کے ساتھ ایسا اس لیے ہوا تھا کہ انہوں نے اللہ کے رسولوں کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اللہ نے جو بھی کوئی رسول کسی قوم کی طرف بھیجا اس کے ساتھ اس کے رسول ہونے کی واضح نشانیاں بھی تھیں مگر اس کے باوجود ان قوموں نے ایمان لانے سے انکار کر دیا اور حق سے روگردانی تو وہ پکڑے گئے تھے

10- اللہ ان کے ایمان لا کر احکام کی پابندی کرنے سے بے نیاز ہو گیا تھا

11- یعنی اللہ کو کسی کی محتاجی نہیں کہ وہ ضرور ہی اس پر ایمان لائے اور اس کے احکام کی پابندی کرے کیونکہ ہر تعریف اور حمد و ثناء کا مالک تو اللہ ہی ہے وہی حقیقت جو آیت نمبر ایک میں بیان فرمائی گئی ہے

12- یعنی کافر ہر زمانے میں اور ہر جگہ یہی کہتے رہے ہیں کہ انہیں قبروں سے اٹھا کر ان سے دنیاوی اعمال کا ہرگز حساب نہیں لیا جائے گا

13- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ ان کافروں کو بتا دیں کہ اللہ کے لیے تمہیں قبروں سے اٹھا کر تم سے تمہارے دنیاوی اعمال کا حساب لینا بہت آسان ہے اور اس وقت وہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا کہ دنیا میں تم کیا ہوتے تھے یعنی تمہارے سب اعمال کا تم سے حساب لیا جائے گا

8- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۸

8- سو تم ایمان لے آؤ
اللہ پر اور اس کے رسول پر
اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے[14]
اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو
اچھی طرح جانتا ہے

9- یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ یَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۹

9- جس دن وہ تمہیں جمع کرے گا
جمع ہونے کے دن کے لیے[15]
وہ ہارنے اور جیتنے کا دن ہے[16]
اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے
اور نیک عمل کرے
تو اللہ اس سے
اس کی برائیاں دور کر دے گا
اور اسے باغات میں داخل کر دے گا
جن میں نہریں بہتی ہیں
وہ ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے
یہ ہے عظیم کامیابی

10- وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝۱۰ ع ۱۵

10- اور وہ لوگ
جنہوں نے کفر کیا
اور ہماری آیات کو جھٹلایا

14- نور یعنی قرآن جو راہ راست دکھانے والی روشنی ہے

15- روز حساب

16- اہل ایمان کے کافروں کے مقابلے میں جیت جانے کا دن، کفار دنیا میں جو کچھ بھی غبن، ہیرا پھیریاں کرتے رہے ہوں گے وہی ان کی ہار کا سبب ہوگا آگے اہل ایمان کی جیت اور کافروں کی اس روز کی ہار کے فوائد اور نقصانات بیان فرمائے گئے ہیں

وہ لوگ آگ کے ساتھی ہیں
وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے
اور وہ لوٹنے کے لیے بدترین جگہ ہے [17]

2

11- مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑪

11- نہیں آتی کوئی بھی مصیبت
مگر اللہ کے اذن سے ہی [1]
اور جو کوئی اللہ پر ایمان لے آئے
وہ اس کے قلب کو [2]
ہدایت دے دیتا ہے
اور اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے

12- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑫

12- اور اطاعت کرو اللہ کی
اور اطاعت کرو رسول کی [3]
اور اگر تم روگردانی کرتے ہو
تو ہمارے رسول کے ذمے تو صرف
واضح طور پر حق پہنچا دینا ہی ہے [4]

13- اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬

13- اللہ!
نہیں ہے کوئی بھی معبود

17- وہ ٹھکانا جہاں دنیا سے لوٹ جانے کے بعد رہنا ہے

1- لوگوں پر مصیبت ان کے اپنے عمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور اللہ کے متعین کردہ اصولوں کے مطابق ہی آیا کرتی ہے جیسے کہ ان کافر لوگوں پر آئی تھی جن کا ذکر آیت 5، 6 اور 7 میں فرمایا گیا ہے

2- ایمان لے آنے والوں کے دلوں کو اللہ ہدایت عطا کر دیتا ہے وہ اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اللہ انہیں مصیبتوں سے بچا لیتا ہے

3- دنیاوی مصائب اور اس اخروی عذاب سے بچنے کے لیے جو کافروں کا مقدر ہیں

4- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبیؐ پر جو نور نازل کیا ہے، اس کے ذریعے اس نے لوگوں کو فلاح کی راہ بتا دی ہے اور اس کی ذمہ داری اتنی ہی ہے اگر کوئی اس نور اور فلاح کی راہ سے منہ پھیر لیتا ہے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے

مگر وہی۔

اور ایمان لانے والوں کو

اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے

14- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

14- اور وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

بلاشبہ تمہارے ساتھیوں میں [5]

اور تمہاری اولاد میں

بعض تمہارے دشمن ہیں [6]

سو ان سے ہوشیار رہو

اور اگر تم معاف کر دو

اور درگزر کرو

اور بخش دو

تو اللہ تو غفور و رحیم ہے

15- اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

15- سوائے اس کے نہیں کہ

تمہارے مال اور تمہاری اولاد

تو ایک آزمائش ہیں

اور اللہ! اس کے ہاں ہے اجر عظیم [7]

5- ازدواج میں مرد اور عورت دونوں ساتھی شامل ہیں صرف بیوی ہی نہیں اور ایمان لانے والی بیویوں کے شوہروں میں سے بھی ان کے دشمن ہو سکتے ہیں اور ایمان لانے والے مردوں کی بیویوں میں سے بھی کوئی ایسی ہو سکتی ہے، یہ تو ممکن نہیں کہ بیویاں ہی ایسی ہوں، اسی لیے ہم نے ''تمہارے ساتھیوں میں'' ترجمہ کیا ہے

6- ساتھی اور اولاد ان میں دشمن؟ کیسے؟ اگر وہ اللہ کے احکام پر عمل میں رکاوٹ بن جائیں کسی بھی وجہ سے شدت جذبات و محبت کی وجہ سے کسی ضد کی وجہ سے جیسا کہ آگے آیت 15 میں فرمایا کہ تمہاری اولاد تمہاری آزمائش ہے ایسی آزمائش پر قابو نہ پایا جائے اور اس کی وجہ سے احکام الٰہی پر عمل نہ کیا جائے تو نتیجہ کیا ہوگا؟ اور جو بھی کوئی کسی کو ایسے انجام تک پہنچا دے، وہ اس کا دوست ہو سکتا ہے؟ اس کی دشمنی میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے؟ فرمایا گیا ہے ''ساتھیوں میں'' یعنی سب ہی ساتھی نہیں اور ''اولاد میں'' یعنی ساری ہی اولاد نہیں بلکہ وہ جو کسی وجہ سے تمہارے احکام الٰہی پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹ بن جائیں

7- اس آزمائش میں کامیاب ہو جانے والوں کے لیے

16- فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

16- پس اللہ سے ڈرتے رہو
جتنی تم استطاعت رکھتے ہو[8]
اور سنو اور اطاعت کرو
اور خرچ کرو
یہ تمہاری اپنی جانوں کے لیے بہتر ہے
اور جو کوئی[9]
اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رہا
تو ایسے لوگ ہی ہیں
جو فلاح پانے والے ہیں[10]

17- اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

17- اور اگر تم اللہ کو قرض دو
قرض حسنہ
تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھا دے گا
اور تمہیں معاف کر دے گا
اور اللہ ہے
بڑا قدر شناس بڑا بردبار[11]

18- عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع ۲ ۱۶

18- جاننے والا غائب اور ظاہر کو
بڑا ہی غالب صاحبِ حکمت

8- اللہ سے ڈرنا اور طاقت کے مطابق؟ یہ ڈر ہے ساتھیوں اور اولاد کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا جہاں جذبات و تعلقات بھی رکاوٹ بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی رکاوٹوں اور انسان کی فطری کمزوریوں کے حوالے سے ''جتنی استطاعت رکھتے ہو'' کی اجازت عنایت فرما دی ہے

9- پہلے فرمایا اللہ کے احکام کو سنو، ان پر عمل کرو اور اللہ کے دیئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو پھر فرمایا کہ ''جو اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رہا'' یعنی اس نے اللہ کے احکام پر عمل کیا اور اپنے نفس کی خواہشات کے پیچھے چلنے سے بچ گیا۔ کس نے بچایا؟ اللہ نے اپنے نازل کیے نور کے ذریعے

10- کون ہیں فلاح پانے والے؟ جو اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور نفس کی چالوں سے بچے رہتے ہیں

11- وہ ہر کسی کے اچھے اعمال کی قدر کرتا ہے اور فوری پکڑ بھی نہیں کرتا

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 12 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ①

1- اے نبی[1]

جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینا چاہو

تو انہیں طلاق

ان کی عدت کے لیے دو[2]

اور عدت کے عرصہ کی گنتی کرو[3]

اور اللہ سے ڈرو

جو تمہارا پروردگار ہے

اور نہ نکالو انہیں ان کے گھروں سے

اور نہ وہ خود نکلیں[4]

مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی برائی کریں[5]

1- اللہ تعالیٰ مخاطب تو ہیں اپنے نبیؐ سے لیکن حکم ہے نبی پر ایمان رکھنے والے سارے کے لیے صیغہ جمع کے ذریعے ''جب تم لوگ''

2- یعنی اس وقت طلاق دو جب عدت کا آغاز ہو سکے اگر بیوی حیض کی حالت میں ہو تو طلاق نہ دی جائے وہ حیض سے پاک ہو اور اس اطہر کے عرصہ میں تم نے اس سے مباشرت نہ کی ہو کیونکہ اگر مباشرت کر لی ہے تو کیا معلوم اسے حمل ٹھہر گیا ہو، لہٰذا اگلے حیض کا انتظار کرو اور اس کے ختم ہونے پر طلاق دو اس میں ایک مصلحت بھی ہے جس کا ذکر آیت کے آخر میں فرمایا ہے

3- طلاق دینے کے بعد عدت کے دنوں کا شمار شروع کر دو

4- عدت کے دنوں میں

5- یعنی بدزبانی، بدکلامی، سرکشی وغیرہ کریں تو نکالا جا سکتا ہے لیکن اہل علم میں سے بعض اس کا مطلب یہ بھی لیتے ہیں کہ ''کھلی برائی'' کا تعلق عورت کے گھر چھوڑ کر جانے سے ہے یعنی اگر وہ گھر چھوڑ کر چلی جائیں تو وہ کھلی برائی کا ارتکاب کریں گی، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے

اور یہ اللہ کی حدود ہیں

اور جو کوئی تجاوز کرے

اللہ کی حدود سے

تو یقیناً اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا

تو کیا جانے

ہو سکتا ہے اللہ اس کے بعد

کوئی اور صورت پیدا کر دے [6]

2- فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۙ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾

2- پھر جب وہ اپنی عدت کے عرصہ کو پہنچ جائیں

تو انہیں بھلے طریقہ سے روک لو

یا ان کو بھلے طریقہ سے الگ کر دو [7]

اور گواہ بنا لو

اپنے میں سے دو صاحبِ عدل آدمی

6- یہ ہے وہ مصلحت۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ''تمام حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے ناپسند طلاق ہے'' یعنی طلاق دینے کی اجازت تو ہے مگر اللہ کو یہ پسند نہیں اسی لیے فرمایا ہے کہ طلاق عدت کے عرصہ کے لیے دو فوراً تین یا زائد طلاقیں نہ دو جیسا کہ روایات میں ہے کہ بعض لوگ غصہ کی حالت میں بیک زبان ایک ہزار تک طلاقیں دینے کا بھی کہہ دیا کرتے تھے طلاق کے بعد عدت کی مدت مطلقہ اپنے گھر میں گزارے ہو سکتا ہے دونوں طرف دل بدل جائیں کسی بھی وجہ سے اور اللہ اپنی قدرت سے ایسی صورتحال پیدا کر دے کہ فریقین رجوع کرنے کے لیے تیار ہو جائیں اور پھر سے میاں بیوی کی حیثیت میں زندگی شروع کر سکیں کیونکہ بیک وقت تین یا زائد طلاقیں دینے سے اور ہمیشہ کے لیے الگ ہو جانے کا فیصلہ کر لینے سے اس کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمانے کے ساتھ ہی اصلاح کے لیے مزید ہدایات بھی فرما دی ہیں جن کا مقصد سوچ بچار کا اور غیر جذباتی فیصلہ کرنے کا وقت دینا ہے

7- عدت کی مدت پوری ہو جائے تو اگر رجوع کرنا چاہو تو اچھے طریقے سے رجوع کر لو اور اگر نہ کر سکو تو اچھے طریقہ سے علیحدہ ہو جاؤ بیوی کا حق مہر وغیرہ جو بھی دینا ہو، اسے دے کر رخصت کر دو

اور اللہ کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو[8]

یہ ہے وہ
جس کی نصیحت کی جاتی ہے
ہر اس شخص کو جو ایمان رکھتا ہے
اللہ پر اور یوم آخرت پر
اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے
وہ اس کے لیے
نجات کی راہ بنا دیتا ہے[9]

3- وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳

3- اور وہ اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے
جہاں اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو[10]
اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے
تو وہ اس کے لیے کافی ہے
اللہ تو اپنا کام مکمل کر دیا کرتا ہے
اللہ نے ہر چیز کے لیے[11]
ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے

8- فریقین جو بھی فیصلہ کریں اس پر دو صاحب عدل افراد کو گواہ بنا لیں تا کہ بعد میں کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے تو وہ اس گواہی کی بنیاد پر اسے نپٹا سکیں

9- جس بھی کسی کے دل میں اللہ کا خوف ہو اور وہ ڈرتا رہے کہ اس معاملے میں اللہ کی مرضی اور حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے، اللہ اس کے لیے اس آزمائش سے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہے مگر شرط ہے اللہ کا خوف اور اللہ کے احکام کی پابندی

10- رزق کی تنگی کی وجہ سے مطلقہ کو گھر سے نکال کر اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو اللہ خود فراخی عطا کر دے گا

11- یہ مت سوچنا کہ رزق میں وسعت فوراً ہی آ جائے گی اللہ نے ہر کام کے لیے اصول اور طریقہ مقرر کیا ہوا ہے اس کے مطابق ہی تمہیں وسعت عطا کی جائے گی

4- وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴

4- اور وہ عورتیں
جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں
تمہاری عورتوں میں سے
اگر تمہیں کوئی شبہ ہو
تو ان کی عدت تین ماہ ہے[12]
اور ان کی بھی ایسے ہی ہے
جنہیں ابھی حیض نہیں آیا
اور وہ عورتیں جو حاملہ ہوں
عدت ان کی یہ ہے کہ
وہ اپنا بچہ جن لیں
اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے
تو وہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے

5- ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝۵

5- یہ اللہ کا حکم ہے
جو اس نے تمہاری طرف بھیجا ہے
اور جو کوئی اللہ سے ڈرے
وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے
اور وہ اس کے لیے اجر بڑھا دیتا ہے[13]

6- اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ

6- انہیں وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو[14]

12- سورۃ بقرہ میں عدت کی میعاد معین کر دی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس تعین کے حوالے سے اگر تمہیں کوئی سمجھ نہیں آتی کہ جن عورتوں کو بڑھاپے یا کسی بھی بیماری وغیرہ کی وجہ سے حیض نہیں آ رہا کہ ان کی عدت کی میعاد کیا ہے تو وہ ہے تین ماہ (قمری)

13- جو کوئی طلاق کے معاملے میں اللہ کے ان احکام پر عمل کرے گا

14- عدت کے دنوں میں انہیں ویسی ہی رہائشی سہولتیں دو جو اپنی مالی حالت کے مطابق تمہارے اپنے پاس ہیں اور انہیں کسی بھی طرح تکلیف نہ پہنچاؤ

وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ
اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ
حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ
وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ
فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝۶

اپنی استطاعت کے مطابق
اور تم نہ دکھ دو انہیں
ان کو تنگ کرنے کے لیے
اور اگر وہ حمل سے ہوں
تو ان پر خرچ کرو
یہاں تک کہ وہ اپنا بچہ جن لیں
پھر اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں
تو انہیں ان کا معاوضہ دو
اور آپس میں [15]
دستور کے مطابق مشورہ کرلو
اور اگر تم ایک دوسرے کو تنگ کرو [16]
تو اسے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی

7- لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ
رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝۷ ع ۱۷

7- صاحبِ وسعت
اپنی وسعت کے مطابق خرچ کریں [17]
اور جس کے رزق میں تنگی ہے
وہ اسی میں سے خرچ کرے
جو اللہ نے اسے دیا ہے

15- دودھ پلانے کا معاوضہ اردگرد کے رواج کے مطابق باہمی مشورہ سے طے کرو

16- معاوضہ طے ہوگیا لیکن بچے کے باپ اور دودھ پلانے والی ماں میں سے کوئی دوسرے کو بلیک میل کرتا ہے تو اس باہمی جھگڑے کا اثر بچے کی پرورش پر نہیں پڑنا چاہیے بلکہ اسے کسی اور دودھ پلانے والی کے حوالے کر دینا چاہیے

17- عدت کے عرصہ میں مطلقہ کو رہائش، خوراک وغیرہ کی فراہمی میں اور بچے کو دودھ پلانے کے معاوضہ کے تعین وغیرہ کے سب معاملات میں صاحب وسعت اپنی مالی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور تنگدست اپنی مالی حالت کے مطابق

اللہ نہیں تکلیف دیتا کسی کو[18]
مگر اتنی ہی
جو اس نے اس کو عطا کیا ہو
اللہ تنگ دستی کے بعد آسانی پیدا کر سکتا ہے

2

8- وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸

8- اور کتنی ہی بستیاں ہیں
جنہوں نے سرکشی کی تھی
اپنے رب کے حکم سے
اور اس کے رسولوں کے حکم سے
تو ہم نے ان سے حساب لے لیا تھا
کڑا حساب
اور ہم نے ان کو عذاب دیا تھا
ہولناک عذاب[1]

9- فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹

9- سو انہوں نے
اپنے کئے کا وبال چکھ لیا تھا
اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہی تھا

10- اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

10- اللہ نے ان کے لیے

ع ۱

18- یعنی اللہ کا حکم یہ نہیں کہ مالی استطاعت سے بڑھ کر ان معاملات پر خرچ کرو لیکن یہ بھی نہیں کہ تنگدستی کو بہانہ بنا لو اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کی نصیحت پر عمل کرو

1- مت بھولو کہ اپنے اور اپنے رسولوں کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں سے ہم دنیا میں ہی سخت حساب لے لیا کرتے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے بہت سی بستیوں والوں سے لے چکے ہیں

يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝۱۰ۙ

شدید عذاب تیار کیا ہوا ہے[2]

سو اللہ سے ڈرو[3]

اے اہل شعور

جو ایمان لائے ہو

اللہ نے تمہاری طرف

نصیحت بھیج دی ہے۔

11- رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝۱۱

11- ایک رسول جو تمہارے لیے اللہ کے[4]

واضح احکام تلاوت کرتا ہے

تاکہ وہ نکال لائے

ایمان لانے والوں کو

اور نیک عمل کرنے والوں کو

اندھیروں سے روشنی کی طرف

اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے[5]

2- ایسوں کے لیے آگے بھی سخت عذاب ہے

3- اللہ کے احکام پر عمل کرو اور ڈرتے رہو کہ ایسا نہ کرنے سے تمہارا بھی ان بستیوں والوں جیسا انجام ہو اس بارے میں تمہیں جو نصیحت بھیجی گئی ہے اس پر اہل شعور کی طرح عمل کرو

4- اللہ تعالیٰ نے اپنی نصیحت کیسے بھیجی ہے اہل ایمان کی طرف؟ قرآن میں۔ فرمایا ہمارا رسول ﷺ تمہیں وہ احکامِ نصیحت کھول کر بتاتا اور سناتا ہے، ان پر عمل کرو تاکہ تم قرآن کی روشنی میں آجاؤ اور فلاح کی راہ پہچان کر اس پر قائم ہو جاؤ

5- یہ اللہ کے احکام پر عمل کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے انعامات کا ذکر فرماتے ہیں آیت 8 اور 9 میں اللہ اور اس کے رسولوں کے احکام سے سرکشی کرنے والوں کے انجام کے بارے میں بتایا گیا تھا ان کے مقابلے میں یہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرنے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے

اور نیک کام کرے
وہ اسے باغات میں داخل کر دے گا
جن میں نہریں بہتی ہیں
وہ ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے
اللہ نے اس کے لیے
بہترین رزق رکھا ہے

12- اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع ۲ ۵ ۱۸

12- اللہ وہ ہے
جس نے پیدا کیے ہوئے ہیں
سات آسمان
اور زمین کی قسم سے ان کی طرح ہی[6]
ان کے درمیان
اس کا حکم مسلسل نازل ہوتا رہتا ہے
تا کہ تم جان لو
کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے
اور اللہ نے تو اپنے علم سے
ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے

6- یعنی جس طرح ساتوں آسمان الگ الگ نوعیت کے ہیں ویسے ہی اللہ کی بنائی زمینیں بھی ایک دوسری سے مختلف ہیں یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سات آسمان اور سات زمینیں بنائی ہیں زمینوں کی تعداد نہیں بلکہ جتنی بھی زمینیں بنائی ہیں ان کے ایک دوسری سے الگ نوعیت کی ہونے کی حقیقت بیان فرمائی ہے آسمانوں اور زمینوں کے درمیان اللہ کا حکم مسلسل کیوں نازل ہوتا رہتا ہے؟ ان میں پائی جانے والی مخلوقات کی ہر وقت کی ہر قسم کی ضروریات کی سپلائی اور تخلیقی عمل کے لیے لہٰذا ہماری نصیحت اور احکام پر عمل کرو۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 12 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ①

1- اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے
اس چیز کو
جو اللہ نے تیرے لیے حلال کی ہے[1]
تو اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتا ہے؟[2]
اور اللہ معاف کر دینے والا رحم کرنے والا ہے

2- قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ②

2- اللہ نے مقرر کر دیا ہوا ہے
تم لوگوں کے لیے
اپنی قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ[3]
اور اللہ ہے تمہارا کارساز
اور وہ ہے علیم و حکیم[4]

1- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ ہماری حلال کی ہوئی چیز تو نے اپنے لیے کیوں حرام قرار دے لی ہے؟ یعنی ہماری حلال کی ہوئی کسی چیز کو تو اپنے لیے حرام قرار نہیں دے سکتا کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا ہمارا کام ہے اور اس حکم پر عمل کرنا سب کی ذمہ داری ہے ہمارے حکم کے مطابق عمل کریں

2- کیا تو اپنی بیویوں کو خوش کرنے کے لیے ہماری حلال قرار دی چیز کو اپنے لیے حرام قرار دے رہا ہے؟ نہیں تو ایسا نہیں کر سکتا

3- لہٰذا ہمارے مقرر کیے ہوئے طریقہ پر عمل کریں اور اس چیز کو اپنے لیے حرام قرار دینے کی اپنی قسم کی پابندی سے نکلنے کا کفارہ ادا کر دیں اور اس چیز کو استعمال کریں (اللہ تعالیٰ نے قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ سورۃ مائدہ آیت 89 میں مقرر کر دیا ہوا ہے)

4- وہ کونسی چیز تھی جو استعمال نہ کرنے کی اللہ کے رسولؐ نے قسم اٹھائی تھی؟ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا اللہ کے رسولؐ نے بھی اس بارے میں اپنے صحابہ کو کچھ نہیں بتایا تھا، اگر اس کا بتانا ضروری ہوتا تو اللہ اور اس کا رسولؐ ضرور بتا دیتے اہل علم نے مختلف حوالوں سے اس بارے میں مختلف اندازے لگائے ہیں مگر ان کا بھی کسی ایک چیز پر اتفاق نہیں ہو سکا قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لیے اس کے احکام پر عمل لازم ہے ان احکام کے ''کیوں؟'' کا جاننا ہرگز ہرگز ضروری نہیں اس حکم کے حوالے سے اہل ایمان کے لیے اتنا جاننا لازم ہے کہ اللہ کی حلال قرار دی کسی چیز کو کوئی بھی اپنے یا دوسرے کے لیے حرام قرار نہیں دے سکتا

3- وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝٣

3- اور یاد کرو جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو
راز داری سے ایک بات بتائی تھی
سو جب اس بیوی نے
وہ راز ظاہر کر دیا
اور اللہ نے نبی کو اس کی اطلاع دے دی[5]
تو نبی نے اس میں سے کچھ اسے بتا دیا
اور کچھ روک لیا
سو جب نبی نے اسے اس کے بارے میں بتایا[6]
تو اس نے پوچھا "تجھے اس کی خبر کس نے دی؟"
نبی نے کہا "مجھے اس نے خبر دی
جو سب کچھ جانتا ہے اور بہت باخبر ہے"[7]

4- اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝٤

4- اگر تم دونوں اللہ کی طرف جھک جاؤ[8]
کہ تمہارے دل اس طرف مُڑ چکے ہیں[9]
اور اگر تم دونوں
اس کے خلاف ایک دوسری کا ساتھ دو گی[10]

5- اللہ کے نبیؐ نے اپنی ایک بیوی کو کوئی راز کی بات بتائی اس نے اللہ کے نبیؐ کا وہ راز دوسری کو بتا دیا تو اللہ نے اپنے نبیؐ کو اطلاع کر دی کہ وہ راز آگے بتا دیا گیا ہے

6- اللہ کے نبی نے اپنی اس بیوی کو بتا دیا کہ تم نے وہ راز آگے پہنچا دیا ہے مگر اللہ کی بتائی ساری بات اسے نہ بتائی

7- اس کے پوچھنے پر اللہ کے نبیؐ نے اسے بتا دیا کہ تمہارے راز بتا دینے کی اطلاع مجھے اللہ تعالیٰ نے دی ہے

8- تم دونوں جس نے اللہ کے رسولؐ کا راز بتایا ہے اور جس نے سنا ہے اللہ سے معافی مانگ لو تو اللہ تمہیں معاف فرما دے گا

9- تمہیں احساس ہو گیا ہے اور تمہارے دل توبہ کی طرف مائل ہو چکے ہیں

10- اگر تم اپنی اس کوتاہی کو تسلیم کرتے ہوئے خلوص نیت سے توبہ نہیں کرو گی اور ایک دوسری کی ہی حمایت کرو گی

تو اس کا کارساز تو اللہ ہے [11]
اور اس کے بعد
جبریل اور صالح مومن اور سب ملائکہ
اس کے ساتھی اور مددگار ہیں

5- عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝

5- ہوسکتا ہے کہ اُس کا رب [12]
اگر وہ تمہیں طلاق دیدے
تو تمہارے بدلے میں اس کو
تم سے بہتر بیویاں دیدے
مسلمان، خدا سے ڈرنے والیاں
فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں
عبادت گزار اور روزے رکھنے والیاں [13]
خواہ وہ شوہر دیدہ ہوں یا کنواریاں

6- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦

6- اے لوگو جو ایمان لائے ہو [14]
بچاؤ اپنے آپ کو
اور اپنے اہل وعیال کو
اس آگ سے
جس کا ایندھن ہیں

11- تو جان لو کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ کیوں نہیں؟ آگے اس کی وضاحت فرمادی گئی ہے

12- ہوسکتا ہے یعنی اُمید کی جاسکتی ہے

13- اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی کسی بیوی کو کیا راز امانت میں دیا تھا اور اس نے کس کو وہ راز بتا دیا تھا؟ چونکہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا، لہٰذا اس سے متعلق اندازے لگانا بھی مناسب نہیں اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ راز کی امانت کی حفاظت نہ کرنے کو پسند نہیں فرماتے

14- کیسے بچاؤ؟ اللہ کے احکام کی پابندی کے ذریعے دیکھ لو کہ اللہ تو اپنے رسولؐ کی بیویوں کی کوتاہی بھی نظر انداز نہیں کرتا

انسان اور پتھر

اس پر تند خو سخت گیر فرشتے مقرر ہیں

وہ اللہ کے حکم پر عمل سے

ہرگز نافرمانی نہیں کرتے

اور وہی کرتے ہیں

جس کا ان کو حکم دیا جائے [15]

7- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۱ ۷ ۱۹

7- "اے وہ لوگو جنہوں نے کفر کیا ہے [16]
تم آج کے دن کوئی عذر نہ پیش کرو
تمہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا
جو کچھ تم کیا کرتے تھے"

2

8- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى

8- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
اللہ سے توبہ کرو
خالص توبہ [1]
ہوسکتا ہے کہ تمہارا رب [2]

15- اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو ایسی سزا لازماً ملے گی اپنے کو اور اپنے اہل کو اس سے بچانے کی کوشش کرو

16- کافروں سے کہا جائے گا

1- ایسی توبہ جس میں اپنے کیے پر ندامت اور شرمندگی کے ساتھ یہ عہد بھی شامل ہو کہ میں آئندہ ایسا عمل ہرگز نہیں کروں گا اور اللہ کے حکم پر عمل میں کوتاہی نہیں کروں گا

2- اگر تم ایسی توبہ کرلو تو بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہارے راہ فلاح پر قائم ہو جانے کے لیے تمہاری کمزوریاں دور کر دے نتیجہ کیا ہوگا؟ آگے فرمایا گیا ہے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨

تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے
اور تمہیں باغات میں داخل کر دے
جن میں نہریں بہتی ہیں
اس روز اللہ ہرگز نہیں شرمندہ ہونے دے گا[3]
نبی کو اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو
ان کا نور دوڑتا ہو گا[4]
ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب
وہ کہیں گے "اے ہمارے رب
ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے
اور ہم سے درگزر کر
تو تو ہر چیز پر قادر ہے"[5]

9- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩

9- اے نبی جہاد کر[6]
کفار اور منافقین کے خلاف
اور ان پر سختی کر
اور ان کا ٹھکانہ ہے جہنم
اور وہ لوٹ کے جانے کے لیے بہت بُری جگہ ہے

10- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ

10- اللہ مثال بیان کرتا ہے
کافروں کے لیے[7]

3- یعنی انہیں اتنا کچھ عطا کر دے گا کہ کافروں اور مشرکوں کو ان کے حق پر ہونے کا اعتراف کرنا پڑے گا
4- اس نور کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ حدید کی آیات 12، 13 میں بیان فرمائی ہے جو گھپ اندھیرے میں اہل ایمان کو جنت کی طرف رہنمائی کر رہا ہو گا
5- جنت میں داخلہ تک اس نور کو ہمارے ساتھ رکھنا
6- ان کی چالوں کے خلاف پوری قوت سے جدوجہد کریں اور دین کے معاملات میں ان سے نرمی نہ کریں
7- جو دین حق کی مخالفت کر رہے ہیں

مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ⑩

نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی
وہ دونوں
ہمارے دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں
مگر ان دونوں نے ان کی خیانت کی[8]
نہیں فائدہ دیا تھا ان دونوں نے
اُن دو عورتوں کو کچھ بھی
اللہ کے مقابلہ میں[9]
اور کہہ دیا گیا "تم دونوں آگ میں داخل ہو جاؤ
ساتھ داخل ہونے والوں کے"

11- وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا

11- اور اللہ مثال بیان کرتا ہے[10]
ایمان لانے والوں کے لیے

وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ⑪

8- ان دونوں کے خاوند اللہ کے نبیؐ تھے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ذمہ داری سونپی تھی کہ وہ لوگوں کو راہ فلاح پر قائم ہو جانے کی دعوت دیں وہ دونوں اس ذمہ داری کو پورا کرتے رہے مگر ان کی بیویوں نے اللہ کی طرف سے سونپی اس ذمہ داری میں ان پر ایمان لا کر خلوص دل سے ان کا ساتھ دینے کی بجائے ان کے اور اللہ کے دین کے دشمنوں کا ساتھ دیا اور ان کی مدد کی اس طرح انہوں نے اس امانت میں خیانت کی جس کی حفاظت کرنا ان دونوں پر لازم تھا

9- نبیؐ کی بیوی ہونے کا ان دونوں میں سے کسی کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا تھا اور اللہ نے انہیں منکروں کے ساتھ آگ میں داخل کر دیا تھا کیونکہ وہ ذمہ داری کے اس معیار سے گر گئی تھیں جو نبی کی بیوی ہونے کے حوالے سے انہیں حاصل تھا اللہ تعالیٰ اپنے آخری رسولؐ کی بیویوں کو ان دونوں کی مثال سے ان کی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں فیصلہ ہر کسی کے اعمال کی بنیاد پر ہوتا ہے، خواہ وہ کوئی بھی ہو

10- اہل ایمان کو فرعون کی بیوی کی مثال سامنے رکھنا چاہیے متکبر مغرور اور اپنے کو اوتار بنانے اور منوانے والے فرعون کی بیوی ہوتے ہوئے بھی وہ اللہ پر ہی ایمان رکھتی تھی اور اسی سے مدد مانگتی ہوتی تھی فرعون کی بیوی ہوتے ہوئے بھی اس میں نہ غرور تھا نہ تکبر تھا وہ اللہ ہی کو نجات دہندہ سمجھتی تھی

فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾

فرعون کی بیوی کی
جب اس نے کہا "اے میرے رب
بنا دے میرے لیے
اپنے ہاں جنت میں ایک گھر
اور مجھے نجات دے دے
فرعون سے اور اس کے اعمال سے
اور مجھے اس ظالم قوم سے نجات دے دے"

12- وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع

12- اور مریم بنتِ عمران کی مثال[11]
وہ جس نے حفاظت کی تھی
اپنی شرمگاہ کی[12]
اور ہم نے اس میں
اپنی طرف سے روح پھونک دی تھی[13]
اور اس نے تصدیق کر دی تھی
اپنے رب کے کلمات کی[14]
اور اس کی کتابوں کی[15]
اور وہ اطاعت گزاروں میں سے تھی

ع ۲ ۱۲

11- عمران کے خاندان کی بیٹی

12- اس نے اپنی عصمت اور عفت کی سختی سے حفاظت کی تھی اور کوئی مرد اس سے جنسی تعلق قائم نہیں کر سکا تھا

13- کس میں روح پھونک دی تھی؟ اس بچے میں جو ہم نے اس کے رحم میں بنا دیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس بچے کو بھی ہم نے ویسے ہی اپنی طرف سے روح پھونک کر زندہ کر دیا تھا جس طرح ہم سب انسانوں کو اپنی طرف سے جسم میں روح پھونک کر زندگی عطا کر دیتے ہیں یعنی کسی بھی مرد سے جنسی تعلق کے بغیر ہم نے مریم کے رحم میں ایک بچے کا جسم بنایا پھر اپنی طرف سے روح پھونک کر اسے زندہ کر دیا

14- اللہ کی اس قدرتِ کمال پر اس نے اپنے ایمان کا اظہار کر دیا تھا کہ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے

15- مریم نے اللہ کی قدرت اور کمال پر ایمان کے اظہار کے ساتھ ساتھ اس وقت تک اللہ کی طرف سے بھیجی کتابوں پر بھی ایمان کا اظہار کر دیا ہوا تھا کیونکہ وہ اللہ کے احکام پر عمل کرنے والے خواتین و حضرات میں سے تھی یعنی مقام و مرتبہ کی عظمت صرف مردوں کے لیے ہی نہیں خواتین بھی اس عظمت تک پہنچ سکتی ہیں جیسے مریم بنت عمران پہنچ گئی تھی

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 30 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹

1- تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿۱﴾

2- الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾

3- الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِیْ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹

1- بہت ہی بابرکت ہے وہ[1]
جس کے ہاتھ میں حکمرانی ہے[2]
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

2- وہ جس نے پیدا کیا ہوا ہے
موت کو اور زندگی کو[3]
تاکہ وہ تمہیں آزمائے
کہ تم میں سے عمل میں کون بہتر ہے[4]
اور وہ ہے غالب
معاف کر دینے والا

3- وہ جس نے پیدا کیے سات آسمان[5]

1- ''بہت ہی بابرکت'' ترجمہ کیا گیا ہے ''تَبٰرَكَ'' کا لیکن اس سے پورا مفہوم ادا نہیں ہوتا سب برکتوں، بھلائیوں، عظمتوں دوام و اثبات اکرام وفیضان کا اللہ تعالیٰ کی ذات باصفات میں شامل ہونا ''تَبٰرَكَ'' کا مطلب کہا جا سکتا ہے مگر مکمل نہیں

2- یعنی اختیار جو بھی ہے اسی کے پاس ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور کرتا ہے

3- موت اور زندگی کو پیدا کیا ہوا ہے یعنی جس طرح زندگی اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک حقیقت ہے ویسے ہی موت بھی اس کی پیدا کی ہوئی ایک حقیقت ہے۔ زندگی ختم ہو جانے سے آدمی نابود نہیں ہو جاتا بلکہ ایک حقیقت سے دوسری حقیقی صورت احوال میں منتقل ہو جاتا ہے

4- پہلے پیدا کیا موت کی حالت کو پھر پیدا کیا زندگی کو جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت 28 میں فرمایا ہے کہ ''تم مردہ تھے، پھر اس نے تمہیں زندہ کیا وہ پھر تمہیں موت دے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا'' ایسا کیوں کیا؟ تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ اس کی عطا کردہ زندگی میں تم اس کے احکام پر عمل کرتے ہو یا نہیں کیونکہ موت کی حالت میں ایسا امتحان نہیں لیا گیا تھا، لہٰذا زندگی کے اعمال کا حساب لینے کے لیے وہ انسانوں کو دنیاوی زندگی کے بعد والی موت سے زندہ کرے گا

5- عربی محاورے میں سات کے معنی بہت سے ہیں یعنی اس نے بہت سے آسمان پیدا کیے ہوئے ہیں

خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ
هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳

ایک دوسرے کے اوپر
نہیں دیکھے گا تو
رحمٰن کی تخلیق میں
کوئی بھی تفاوت[6]
سو اپنی نظر کو پلٹ تو
کیا تو دیکھتا ہے کوئی خلاء؟

4- ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴

4- اپنی نگاہ کو پھر سے دوبارہ پلٹ
تیری نگاہ لوٹ آئے گی
تیری طرف ذلیل ہو کر
اور وہ تھکی ماندی ہوگی[7]

5- وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا
رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵

5- اور ہم نے زینت دی ہوئی ہے
آسمانِ دنیا کو
ستاروں سے[8]
اور ہم نے ان کو بنا دیا ہے
شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ[9]
اور ہم نے ان شیاطین کے لیے تیار کر رکھا ہے
بھڑکتی آگ کا عذاب[10]

6- یہ ہے اس بہت ہی بابرکت کا کمال قدرت کہ اس کے پیدا کیے ہوئے اتنے آسمانوں میں سے کسی ایک میں بھی دوسروں سے کوئی بنیادی فرق نہیں سب ایک جیسے ہیں ایک ہی طرح سے آپس میں مربوط ہیں کہیں کوئی تفاوت یعنی فرق نہیں

7- یعنی بار بار دیکھو پوری کوشش کرو کہ تفاوت کہیں مل جائے، تمہاری نظریں تھک ہار جائیں گی اس بہت ہی بابرکت کی حکمرانی اور کمال قدرت کا انکار کرنے والوں کی نگاہیں ذلیل و خوار ہو جائیں گی مگر کوئی بھی کہیں بھی کوئی تفاوت تلاش نہیں کر سکے گا

8- آسمانِ دنیا کو یعنی اس آسمان کو جو دنیا والوں کو اپنے اوپر دکھائی دیتا ہے

9- یہ ستارے آسمان کی طرف بڑھنے والے شیاطین کو رجم کرنے کا کام بھی کرتے ہیں

10- شیاطین کے لیے

6- وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶

6- اور ان لوگوں کے لیے
جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا
جہنم کا عذاب ہے
اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے

7- اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝۷

7- جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے
وہ اس کے دہاڑنے کی آواز سنیں گے
اور وہ جوش مار رہی ہوگی[11]

8- تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝۸

8- شدت غضب سے پھٹنے ہی والی
جب بھی کوئی جماعت اس میں ڈالی جائے گی
اس کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے
"کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا
نہیں آیا تھا؟"[12]

9- قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۹

9- وہ جواب دیں گے
"ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا
مگر ہم نے اس کو جھٹلا دیا تھا
اور ہم نے کہا تھا
اللہ نے کوئی بھی چیز نہیں اتاری
تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو"[13]

11- دوزخ کی آگ اتنی تیز اور شدید ہوگی کہ اس کے دہاڑنے کی آواز ان کا استقبال کرے گی

12- یہ سوال دوزخ کے کارندے دوزخ میں ڈالے جانے والوں سے پوچھیں گے

13- ہم راہ راست کی طرف بلانے والوں کو اور ان کے پیروکاروں کو گمراہ اور بھٹکتے ہوئے کہا کرتے تھے

10- وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑩

10- اور وہ کہیں گے
"کاش ہم سنتے اور عقل سے کام لیتے
تو ہم بھڑکتی آگ کے باسیوں کے ساتھ نہ ہوتے"[14]

11- فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑪

11- سو وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیں گے
تو لعنت ہے
اہل دوزخ کے لیے[15]

12- اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑫

12- جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں
اسے دیکھے بغیر
ان کے لیے تو ہے
مغفرت اور بہت بڑا اجر

13- وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑬

13- اور تم لوگ اپنی بات کو چھپاؤ
یا اسے ظاہر کرو
وہ تو سینوں کے بھید تک جانتا ہے

ع ۱۲ ۱

14- اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ⑭

14- کیا وہی نہ جانے
جس نے پیدا کیا ہوا ہے؟[16]
اور وہ ہے
باریک بیں اور باخبر

14- یعنی یہ ہماری اپنی ہی کم عقلی اور لاپرواہی کا نتیجہ ہے

15- اللہ کی رحمت سے دوری ہے یعنی وہ ہمیشہ اپنے کیے کی آگ میں جلیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر کبھی کرم نہیں فرمائیں گے

16- کیا یہ سوچا بھی جا سکتا ہے کہ پیدا کرنے والا اپنی مخلوق کے سینوں کے بھیدوں سے آگاہ نہ ہو جبکہ وہ تو باریک بیں اور بہت ہی باخبر ہے

2

15- هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾

15- وہی تو ہے
جس نے زمین کو تمہارے لیے
نرم اور آسان بنا دیا ہوا ہے[1]
کہ تم اس کے اطراف و جوانب میں
چلو پھرو
اور اس کا رزق کھاؤ[2]
اور اسی کے پاس ہے
قبروں سے اٹھ کر جانا

16- ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾

16- کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو
کہ وہ جو آسمان میں ہے[3]
تمہیں زمین میں دھنسا دے
جب یہ یکدم
تیز تیز حرکت کرنے لگے؟

17- اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾

17- یا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو
کہ وہ جو آسمان میں ہے
تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے؟[4]

1- تمہارے فائدے کے لیے زمین کو نظم و ضبط کا پابند بنایا ہوا ہے

2- اللہ کے دیئے رزق سے

3- یہ زمین اللہ نے تمہارے لیے مسخر کی ہوئی ہے رزق تم اسی کا دیا کھاتے ہو اسی کے پاس واپس جا کر تم نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے تو پھر اس کا کیا سبب ہے کہ تم اس کے اور اس کے رسولؐ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے؟ کیا تمہیں اس کا بالکل ہی کوئی خوف نہیں رہا؟ اس کا جو اس سارے نظام کا خالق اور مالک ہے اور وہ جب چاہے تمہیں اسی زمین میں دھنسا سکتا ہے؟

4- وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا کا عذاب بھی نازل کر سکتا ہے

18- وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾

سوتم جان جاؤ
کہ میرا ڈرانا کیسا ہوتا ہے[5]

18- اور جھٹلایا تھا
ان لوگوں نے
جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں
تو پھر کیسی تھی میری وہ پکڑ؟[6]

19- اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ۛ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۛ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾

19- کیا یہ لوگ پرندوں کو نہیں دیکھتے
اپنے اوپر پَر پھیلائے ہوئے
اور سمیٹے ہوئے؟
نہیں ہے کوئی جو انہیں تھامے ہوئے ہے
مگر رحمٰن ہی[7]
وہی ہے ہر چیز پر نگہبان

20- اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۛ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾

20- کیا ہے کوئی
جو لشکر بن کر
تمہاری مدد کر سکتا ہے

5- میرا ڈرانا یعنی میرا رسول جو تمہیں ڈرا رہا ہے، وہ میری طرف سے میرے حکم کے تحت ہی تمہیں خبردار کر رہا ہے اگر میں تمہیں زمین میں دھنسا دوں یا تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دوں تو تم جان جاؤ گے کہ میرے رسول پر ایمان نہ لانے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے

6- کیا تمہیں علم نہیں کہ تم سے پہلے والوں کو میں نے کس سختی سے پکڑا تھا؟ تم ان کے انجام سے عبرت کیوں نہیں حاصل کرتے؟

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا ان منکروں نے یہ بھی کبھی نہیں دیکھا کہ فضاؤں میں اڑنے والے پرندے اپنے پر پھیلا دیں یا سمیٹ لیں، وہ زمین پر گرتے نہیں۔ کیوں نہیں گرتے؟ کیونکہ رحمٰن نے انہیں فضاؤں کی بلندیوں میں اڑنے کی صلاحیت عطا کی ہوئی ہے (رحمٰن خالق و مالک کے ناموں میں سے ایک ہے جس کا مفہوم سورۃ فاتحہ کے حاشیہ ایک میں دیکھا جا سکتا ہے جس میں اللہ کی اپنی مخلوق پر بے پناہ شفقت، مہربانی اور کرم بھی شامل ہیں) فرمایا اور بتایا یہ جا رہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر کرم اور مہربانی ہے کہ پرندے اپنے پر سمیٹ بھی لیں تو زمین پر گر کر ہلاک نہیں ہو جاتے

21- اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ؕ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

سوائے رحمٰن کے؟[8]
کافر لوگ تو دھوکے ہی میں ہیں[9]
21- تو کون ہے وہ
جو تمہیں رزق دے سکتا ہے
اگر رحمٰن اپنا رزق روک لے؟[10]
نہیں بلکہ یہ لوگ
سرکشی پر اور حق سے فرار پر اڑے ہوئے ہیں[11]

22- اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾

22- کیا پھر جو شخص اپنے چہرے کے بل اوندھا چلا جا رہا ہو
وہ بہتر راہ پانے والا ہے
یا وہ جو سر اٹھائے ایک ہموار سڑک پر چل رہا ہو؟[12]

23- قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- کہہ دیں "وہی ہے
جس نے تمہیں پیدا کیا
اور بنائے تمہارے لیے
کان اور آنکھیں اور دل[13]

8- شفیق و مہربان اللہ ہی تمہیں مصائب سے محفوظ رکھتا ہے ایسے جیسے کوئی لشکر ہو، تمہاری حفاظت اور مدد کے لیے اور ہر وقت تمہاری نگہبانی کر رہا ہو

9- خود فریبی میں مبتلا ہیں

10- رزق سے مراد وہ سب ضروریات ہیں جو کسی کے زندہ رہنے اور زندگی گزارنے کے لیے لازم ہوتی ہیں

11- حق سے سرکشی اور فرار پر

12- ان دونوں میں سے باہوش کون ہے؟ ایک چہرے کے بل چلتا ہے جدھر منہ ہو جائے چلتا جا رہا ہے، دوسرا اپنے پاؤں پر چل رہا ہے باہوش ہے، راہ کی رکاوٹوں کو جان پہچان کر ایک معین منزل کی طرف چلا جا رہا ہے تو ان دونوں میں سے راہ راست پر کون ہے؟

13- ان آنکھیں بند کر کے آباؤ اجداد کے جاہلانہ عقائد کی راہوں پر چہرے کے بل اوندھے چلنے والوں کو بتا دو کہ وہ اللہ جس نے یہ قرآن نازل فرمایا ہے، وہ تو وہ ہے جس نے سب کو فہم شعور عطا کیے ہوئے ہیں

مگر تم تھوڑا ہی
شکر ادا کرتے ہو"[14]

24- قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

24- کہہ دیں "وہی ہے جس نے تمہیں
زمین میں پھیلایا ہوا ہے
اور اسی کے پاس
تم جمع کیے جاؤ گے"[15]

25- وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾

25- اور وہ پوچھتے ہیں
"کب پورا کیا جائے گا یہ وعدہ
اگر تم سچے ہو تو؟"[16]

26- قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾

26- کہہ دیں "اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے[17]
اور میں تو صرف
واضح طور پر ڈرانے والا ہی ہوں"

27- فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- پھر جب اسے قریب دیکھیں گے
تو کفر کرنے والوں کے چہرے بگڑ جائیں گے[18]

14- اگر تم اللہ کی عطا کردہ ان نعمتوں کو راہ راست کی پہچان اور اس پر قائم ہو جانے کے لیے استعمال نہیں کرتے، چہرے کے بل اوندھے ہی چلے جاتے ہو تو یہ تو ان نعمتوں سے انکار اور ان کی عطا کے لیے رحمٰن کی ناشکری ہے

15- اسی رحمٰن نے اپنی شفقت اور مہربانی سے تمہیں زمین کی وسعتوں میں پھیلایا ہوا ہے اور جہاں بھی کوئی ہے، اسے رزق دے رہا ہے ان منکروں سے کہہ دیں کہ تم سب کو اس کے حضور پیش کیا جائے گا اور عمل میں کون بہتر ہے، اس کا حساب لیا جائے گا

16- یعنی قرآن کا انکار کرنے والے پوچھتے ہیں کہ اگر واقعی اس کے منکروں پر عذاب آنا ہے تو وہ ہم پر آ کیوں نہیں رہا؟

17- اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے فرماتے ہیں کہ انہیں بتا دو کہ اللہ کے سوا کسی کو اس کے بارے میں کوئی علم نہیں، اللہ نے تمہیں کب پکڑنا ہے، یہ وہی جانتا ہے میرے ذمہ اس کا کلام اور پیغام واضح طور پر تم تک پہنچا دینا ہی ہے اور میں یہ ذمہ داری پوری کر رہا ہوں

18- اس عذاب کی شدت اور نوعیت کو دیکھ کر ہی ان کے چہرے بگڑ جائیں گے حساب اور اعمال کی سزا اور دوزخ کی آگ کا دہاڑنا تو اس کے بعد ہوگا

اور کہا جائے گا

28- قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

28- کہیں "کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ
خواہ اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے
یا وہ ہم پر اپنا کرم کر دے
کون ہے جو کافروں کو
دردناک عذاب سے بچا سکتا ہے؟"[19]

29- قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾

29- کہہ دیں "وہ ہے رحمٰن
ہم اسی پر ایمان لائے ہیں
اور ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں
سو تم جلد جان جاؤ گے
کہ کون صریح گمراہی میں ہے"[20]

30- قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲

30- پوچھیں "کیا تم نے کبھی سوچا ہے
اگر تمہارا پانی
زمین میں بہت نیچے چلا جائے
تو کون ہے جو تمہارے پاس
بہتا ہوا پانی لا سکتا ہے؟"[21]

19- اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے فرماتے ہیں کہ ان منکروں اور مشرکوں سے پوچھو کہ میرے ساتھ اور میرے ساتھیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ جو بھی سلوک کریں، یہ تو بتاؤ کہ تمہیں اس کی پکڑ سے کون بچائے گا؟ یعنی کوئی نہیں بچا سکے گا

20- تمہیں اپنے گمراہ ہونے اور ہمارے راہ حق پر ہونے کا علم ہو جائے گا

21- اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر اپنے کرم، انعامات اور مہربانیوں کا ذکر فرمایا ہے اور یہ بھی کہ اس کی شفقت اور کرم سے ہی انہیں رزق مل رہا ہے رزق اور وسائل رزق میں پانی کی اہمیت ہر کوئی جانتا ہے اللہ تعالیٰ مشرکوں اور منکروں سے فرماتے ہیں کہ تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر ہم زمین پر سے چشموں، دریاؤں، ندی نالوں، سمندروں کا پانی زمین کے اندر بہت گہرائی میں لے جائیں اور وہ سب خشک ہو جائیں تو کوئی ہے جو تمہیں ان میں روادواں پانی مہیا کر سکے؟ کوئی نہیں تو پھر کدھر بھٹکتے پھرتے ہو؟

سُوْرَةُ الْقَلَمِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 52 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾	1- نٓ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں [1]
2- مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾	2- نہیں ہے تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ [2]
3- وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾	3- اور تیرے لیے تو کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے [3]
4- وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾	4- اور تو تو اخلاق کے عظیم مرتبے پر ہے [4]
5- فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾	5- سو تو جلد دیکھ لے گا

1- اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کی قسم کھائی ہے ایک قلم کی اور دوسری اس چیز کی جو قلم سے لکھنے والے لکھتے ہیں قرآن کریم جب نازل ہو رہا تھا تو اللہ کی طرف سے وحی کے ذریعے جو آیات آتی تھیں، وہ ساتھ ساتھ لکھی جا رہی تھیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے قرآن کریم کی۔ کیوں؟ اگلی آیت میں بتایا ہے

2- یہ ہے مقصد قسم کھانے کا اللہ تعالیٰ مخاطب تو ہیں اپنے رسولؐ سے جس پر قرآن نازل ہو رہا تھا اور بتا رہے ہیں ان منکروں اور مشرکوں کو جو قرآن کی فصاحت و بلاغت اور موضوعات کی بلندی کی وجہ سے کہتے تھے کہ ایسا کلام کسی عام انسان کا تو ہوتا نہیں وہ اللہ کے رسولؐ کو اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا بھی ماننے کو تیار نہیں تھے، اس لیے وہ قرآن کو دیوانے کا کلام قرار دے کر اپنے ایمان نہ لانے کا جواز پیش کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو قرآن نازل کیا جا رہا ہے اور ساتھ ساتھ لکھا جا رہا ہے، وہ تو ہم اپنے رسولؐ پر اپنے فضل سے نازل کر رہے ہیں یہ ہمارا فضل و کرم ہے کہ ہم اپنے رسولؐ کی طرف ایسا عظیم کلام بھیج رہے ہیں یہ کسی دیوانے کا کلام نہیں، ہمارا نازل کیا ہوا قرآن ہے

3- یعنی ہم نے اپنے کرم سے اپنے رسولؐ کو جو ذمہ داری سونپی ہے، اس کے انعامات و اکرام کبھی ختم ہونے والے نہیں تمہارا دیوانہ کہنے سے ان میں کمی نہیں آ سکتی

4- ہمارے نبی کا رویہ اخلاق کی اعلیٰ روایات کے مطابق ہے جس کا سبب ان کا ذاتی کردار اور وہ قرآن ہے جو ہم ان پر نازل کر رہے ہیں

	اور وہ بھی دیکھ لیں گے
6- بِاَیِّیْكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝۶	6- کہ تم میں سے جنون میں کون مبتلا ہے[5]
7- اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝۷	7- تیرا رب تو اچھی طرح جانتا ہے کہ کون بھٹکا ہوا ہے اس کی راہ سے اور وہ جانتا ہے راہِ ہدایت والوں کو
8- فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝۸	8- سو تو جھٹلانے والوں کی بات سے[6] ہرگز اتفاق نہ کرنا
9- وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ۝۹	9- وہ تو چاہتے ہیں کہ تو نرمی اختیار کر لے تو وہ بھی نرم پڑ جائیں
10- وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ۝۱۰	10- اور ہرگز نہ بات ماننا[7] کسی قسمیں اٹھانے والے ذلیل کی
11- هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ۝۱۱	11- وہ عیب جو چغلیاں کھاتے پھرنے والا
12- مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۝۱۲	12- بھلائی سے روکنے والا حد سے نکلا ہوا گنہگار ہے

5- انہیں معلوم ہو جائے گا کہ فہم و شعور سے عاری دیوانہ کون ہے اور حق اور سچ پر کون ہے؟

6- مشرکوں اور منکروں کی دعوت توحید کے معاملے میں نرمی اختیار کرنے کی تجویز نہ ماننا۔ وہ کہتے تھے کہ آپ ﷺ ہمارے معبودوں کو برا نہ کہیں، ہم آپ کے خدا کے خلاف کچھ نہیں کہیں گے، قریش مکہ کی ایسی کوششوں کی تفصیل کافی طویل ہے اس معاملے میں ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود بن عبدالمطلب اور امیہ بن خلف تو اللہ کے رسولؐ کے پاس شراکت دین کا ایک فارمولہ بھی لے کر گئے تھے

7- یہ ان مشرکوں اور منکروں کا ذکر ہے جو دین کے معاملے پر سودے بازی کرنا چاہتے تھے

13- عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾

13- وہ اجڈ ہے
اور اس کے علاوہ
بد اصل ہے

14- اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾

14- یہ اس لیے کہ وہ
بہت مال اور اولاد رکھتا ہے

15- اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾

15- جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں
کہتا ہے "پہلے والوں کی کہانیاں ہیں"

16- سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

16- عنقریب ہم
اس کی سونڈ پر داغیں گے[8]

17- اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

17- ہم نے تو انہیں آزمائش میں ڈالا ہوا ہے
ویسے ہی جیسے ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا[9]
جب انہوں نے قسم کھائی تھی
کہ وہ ضرور صبح سویرے
اس کے پھل اُتاریں گے

18- وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

18- اور انہوں نے کوئی استثناء نہیں کیا تھا[10]

19- فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾

19- سو اس پر پھر گیا تھا
پھر جانے والا
تیرے رب کی طرف سے[11]
اور وہ سوئے پڑے تھے

8- ہم اسے ذلت اور رسوائی کا نشان بنا دیں گے

9- ان کے پاس جو مال و دولت ہے، جو افرادی قوت ہے، وہ ان کے امتحان اور آزمائش کا ذریعہ ہیں ویسے ہی جیسے ہم نے باغ والوں کو بڑے پھل دینے والا باغ دے کر آزمایا تھا اور جب وہ راہ راست پر نہیں آئے تھے تو ہم نے انہیں سزا دی تھی ان کا بھی ویسا ہی انجام ہو سکتا ہے

10- انہیں اپنی قوت پر اتنا گھمنڈ تھا کہ وہ اللہ کو بھول ہی گئے تھے

20- فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾

20- سو وہ باغ کٹی ہوئی کھیتی کی مانند ہو گیا تھا

21- فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

21- اور صبح ہوتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا

22- اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

22- ”اپنی کھیتی کی طرف سویرے سویرے نکلو[12]
اگر تم پھل اتارنا چاہتے ہو تو“

23- فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- پس وہ چل پڑے
اور وہ ایک دوسرے سے
آہستہ آہستہ کہتے جا رہے تھے

24- اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾

24- ”آج ہرگز نہ آنے پائے
تمہارے پاس باغ میں
کوئی بھی مسکین“

25- وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

25- اور وہ صبح سویرے
پختہ عزم کے ساتھ وہاں پہنچ گئے[13]

26- فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾

26- مگر جب انہوں نے باغ کو دیکھا
تو کہا ”ہم تو راستہ بھول گئے ہیں

27- بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- نہیں بلکہ ہم تو محروم رہ گئے ہیں“

28- قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

28- ان میں جو سب سے بہتر تھا
اس نے کہا ”کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ
تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟“[14]

29- قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

29- انہوں نے کہا ”پاک ہے رب ہمارا
بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے“

11- اللہ کے حکم سے کوئی بلا آئی جو باغ کو چاٹ گئی
12- باغ کی طرف
13- کسی مسکین کو کچھ نہ دینے اور سارا پھل اتار کر گھر لے آنے کے پختہ عزم کے ساتھ
14- اللہ کے کرم کے لیے اس کا شکر کرو فخر اور غرور میں اس کو بھول ہی نہ جاؤ

30- فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

30- پھر وہ ایک دوسرے کی طرف پلٹے
ملامت کرتے ہوئے[15]

31- قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

31- انہوں نے کہا "ہائے افسوس ہم پر
ہم ہی تو سرکش ہو گئے تھے

32- عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

32- ہوسکتا ہے ہمارا رب اس کے بدلے میں
ہمیں اس سے بہتر عطا کر دے
ہم تو اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں"[16]

33- كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

33- ایسا ہوتا ہے عذاب
اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے
کاش یہ لوگ جانتے ہوتے

2

34- اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾

34- متقیوں کے لیے تو
ان کے رب کے ہاں
باغاتِ نعمت ہیں

35- اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ؕ ﴿۳۵﴾

35- تو کیا پھر ہم
فرمانبرداری کرنے والوں کے ساتھ
ویسا ہی سلوک کریں گے جیسا مجرموں سے؟[1]

36- مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج

36- تمہیں کیا ہو گیا ہے

15- اس بربادی اور خدا کو بھول جانے کا ذمہ دار ایک دوسرے کو ٹھہرانے لگے

16- تباہی کے بعد اللہ کی طرف واپس آ گئے

1- مشرک و منکر کہا کرتے تھے کہ اگر قیامت ہوگی بھی تو وہاں کی زندگی میں بھی ہم مسلمانوں کے مقابلے میں خوش و خرم ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے مجرموں کو بھی ویسے ہی باغات نعمت عطا کر دیں گے جس کی ہم متقیوں کو خوشخبری دے رہے ہیں اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ہم اپنے فرمانبرداروں اور مجرموں میں کوئی فرق ہی نہیں کرتے

تم کس بنیاد پر فیصلے کرتے ہو؟[2]

37- اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾

37- کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے
جس میں تم یہ پڑھتے ہو؟[3]

38- اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾

38- کہ تمہارے لیے وہاں پر
ضرور وہی کچھ ہے
جو تم پسند کرو

39- اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾

39- یا تمہارے لیے[4]
ہمارے ذمے کوئی پختہ عہد ہیں
قیامت کے دن تک کے لیے
کہ تمہیں لازماً وہی کچھ ملے گا
جس کا تم خود فیصلہ کرلو؟

40- سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾

40- ان سے پوچھیں "کون ہے تم میں سے
اس کا ضامن؟"[5]

2- اللہ تعالیٰ ان مشرکوں سے فرماتے ہیں کہ اپنے ایسے دعوؤں پر غور کرو اور اپنے بارے میں غور کرو تو تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ تمہارے دعوؤں کی حقیقت کیا ہے

3- کیا تمہارے پاس ہماری بھیجی ہوئی کوئی کتاب ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے اور تم وہاں سے پڑھ کر ایسے فیصلے سنا رہے ہو کہ وہاں تمہیں جو چاہو گے وہی ملے گا

4- اگر ایسا بھی نہیں تو کیا ہم نے تم سے قیامت تک قائم رہنے والا کوئی پختہ عہد کیا ہوا ہے اور تمہیں خود فیصلہ کرنے کا حق دیا ہوا ہے کہ تمہیں کیا چاہیے اور تمہارے اس فیصلے پر عمل ہو کر رہے گا

5- معاہدوں پر عمل کرانے کے لیے کوئی ضامن بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مشرکوں سے فرماتے ہیں کہ بتاؤ تو تم میں سے وہ کون ہے جو ہمارے اور تمہارے درمیان ایسے معاہدے میں ضامن ہے جس کی ضمانت کی بنیاد پر تم ایسے دعوے کر رہے ہو

41- اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾

41- یا ان کے لیے ضامن
ان کے ٹھہرائے کوئی شریک ہیں؟[6]
تو پھر وہ لے آئیں
اپنے ٹھہرائے شریکوں کو
اگر وہ سچے ہیں تو

42- يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾

42- جس روز پنڈلی کھولی جائے گی[7]
اور لوگوں کو سجدہ کرنے کے لیے بلایا جائے گا[8]
تو ان میں سجدہ کرنے کی طاقت ہی نہیں ہوگی

43- خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی
ذلت نے ان کو ڈھانپا ہوگا
اور انہیں سجدہ کے لیے بلایا جاتا تھا
اور وہ صحیح سالم ہوتے تھے[9]

44- فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ

44- سو اس کلام کو جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں[10]

6- کیا وہ ضامن ہیں جنہیں انہوں نے ہمارے ساتھ شریک ٹھہرایا ہوا ہے؟ اگر یہ سچے ہیں تو اپنے ٹھہرائے شریکوں سے ہی کہیں کہ وہ سب لوگوں کو بتا دیں کہ ہاں معاہدہ ہے اور ہم اس میں ضامن ہیں

7- ''جس روز پنڈلی کھولی جائے گی'' کے محاورے کا مطلب ہے ''جب سخت وقت آن پڑے گا''، یعنی جب قیامت کی شدت اور دہشت منکروں اور مشرکوں کے سامنے ہوگی۔ اہل علم اس مقام پر اس محاورے کا یہ بھی مطلب بتاتے ہیں کہ جب لوگوں کے اعمال، سوچ بچار اور منصوبوں کا سب حال ان کے سامنے آ جائے گا، وہ اپنے اعمال کو دیکھ رہے ہوں گے اور اپنے انجام کو بھی

8- عملی ٹیسٹ کے لیے بلایا جائے گا کہ اللہ کو سجدہ کرنے والا کون ہوتا تھا اور انکاری کون ہوتا تھا؟ مشرک اور منکر بھی سجدہ کرنا چاہیں گے مگر کر نہیں سکیں گے ان کے گناہوں کا بوجھ اور قیامت کی شدت اور سختی اس ٹیسٹ میں انہیں اہل ایمان سے الگ کر دے گی

9- جب وہ دنیا میں ٹھیک ٹھاک ہوتے تھے اس وقت تو وہ اللہ کو سجدہ نہیں کیا کرتے تھے تب کی ڈھیل کی وہ مہلت تو گزر چکی ہوگی

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو بھی کوئی ہمارے کلام کو جھٹلاتا ہے، اس سے نپٹنا ہم پر ہے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو ہم انہیں ایسے سزا کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

ہم انہیں اس طرح بتدریج کھینچ لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی

45- وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾

45- اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں مگر میری تدبیر تو بڑی زبردست ہوتی ہے[11]

46- اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ۙ

46- کیا تو ان سے کوئی معاوضہ مانگتا ہے اور وہ اس تاوان کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں[12]

47- اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾

47- یا ان کے پاس علمِ غیب ہے اور وہ اسے لکھ رہے ہیں؟[13]

48- فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ ؕ

48- سو اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کر[14] اور مچھلی والے کی مانند نہ ہو جا[15] جب اس نے پکارا تھا جبکہ وہ دکھ سے بھرا ہوا تھا[16]

11- ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم انہیں پکڑنے پر قادر نہیں جب ہم نے فیصلہ کر لیا تو یہ ہماری پکڑ سے ہرگز نہیں بچیں گے

12- جس پکڑ کی طرف یہ جا رہے ہیں، اس کے ذمہ دار یہ خود ہوں گے ایسا تو ہے نہیں کہ اے نبی ﷺ تو ان سے راہ ہدایت کی طرف بلانے کا کوئی معاوضہ مانگتا ہے اور اس کا مالی بوجھ ان کے لیے ناقابل برداشت ہے جس کی وجہ سے یہ ایمان نہیں لا رہے

13- کیا یہ جو کچھ قرآن کے بارے میں کہتے ہیں، یہ انہیں اس غیب کے ذریعہ معلوم ہوا ہے جو ان کے پاس آتا ہے اور یہ اسے لکھ لیتے ہیں؟

14- اپنے رب کے فیصلہ تک

15- مچھلی والا کون؟ حضرت یونس جنہوں نے جھٹلانے والی قوم کے بارے میں اللہ کے فیصلے کا انتظار نہیں کیا تھا اور اللہ کے حکم کے بغیر انہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے اور دریا میں پھینک دیئے گئے تھے اور ایک مچھلی نے انہیں نگل لیا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے آخری رسولؐ سے یہ فرمانے کا کہ "مچھلی والے کی مانند نہ ہو جا" یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اللہ کے آخری رسولؐ اللہ کے حکم کے بغیر قریش مکہ کو ان کے حال پر چھوڑ کر کہیں چلے جانا چاہتے تھے مطلب یہ ہے کہ ہمارا نبی بھی ہمارے حکم کے بغیر کوئی فیصلہ کر لے تو وہ اس کے لیے بڑا خطرناک ہوتا ہے جیسا کہ مچھلی والے کا ایسا فیصلہ اس کے حق میں خطرناک ثابت ہوا تھا جس کا حال آگے بیان فرمایا ہے

49- لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

49- اگر نہ پہنچ جاتی اس تک
اس کے رب کی رحمت
تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا گیا ہوتا
اور وہ مذموم ہوتا[17]

50- فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

50- سو چن لیا تھا اس کو
اس کے رب نے
اور اس نے اسے
صالحین میں سے بنا دیا تھا[18]

51- وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾

51- اور کافر تجھے ایسے گھور رہے ہوتے ہیں
جب وہ یہ کلام سنتے ہیں[19]
جیسے وہ ضرور تیرے قدم اُکھاڑ دیں گے
اور کہتے ہیں "یہ تو دیوانہ ہے"

52- وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ ع

52- حالانکہ یہ تو
ایک نصیحت ہے
سب جہانوں والوں کے کے لیے[20]

16- یعنی جب مچھلی کے پیٹ کے اندر سے اس نے ہمیں مدد کے لیے پکارا تو وہ غم سے بھر چکا تھا، بہت ہی دکھ اور تکلیف میں تھا

17- اس کی پکار پر اگر ہم نے اس پر رحمت نہ کی ہوتی تو وہ مچھلی انہیں ساحل پر کسی چٹیل میدان میں پھینک دیتی اور وہ بدحال ہو جاتے۔ کیسے بدحال؟ تصور کی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے

18- ہماری رحمت اور فیصلے کے تحت ہی وہ اس کے بعد ہمارے صالحین میں سے ہو گیا تھا

19- اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے فرماتے ہیں کہ جب تو ان مشرکوں کو قرآن سنا رہا ہوتا ہے تو ان کا غصہ ان کی نظروں میں بھرا ہوتا ہے وہ تیز تیز نظروں سے ایسے تجھے دیکھ رہے ہوتے ہیں جیسے وہ تیرے قدم ہی اکھاڑ دیں گے اور پھر ایک دوسرے سے کہتے ہیں "یہ تو دیوانہ ہے" ان مشرکوں کی اس حالت اور دشمنی کے حوالے سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے کہ صبر کریں اور ان سے نپٹنا ہم پر چھوڑ دیں

20- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن تو جسے سن کر ان مشرکوں کی حالت غیر ہو جاتی ہے سب جہاں کے سب انسانوں کے لیے ہے ان مشرکوں کے لیے ہی تو نہیں کہ ان کے نہ ماننے سے وہ مقصد حاصل نہیں ہوگا جس کے لیے ہم یہ نازل کر رہے ہیں ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں صبر و استقامت سے اپنا مشن جاری رکھیں، ان سے ہم نپٹ لیں گے

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 52 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾

2- مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾

3- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾

4- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾

5- فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾

6- وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾

1- اٹل حقیقت[1]

2- کیا ہے وہ اٹل حقیقت؟

3- اور کیا جانتا ہے تو کہ
وہ اٹل حقیقت ہے کیا؟[2]

4- جھٹلایا تھا ثمود اور عاد نے[3]
اس الٹ پلٹ کر دینے والی کو

5- سو ہلاک کر دیئے گئے تھے ثمود
خوفناک کڑک سے

6- اور رہے عاد
تو انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا
شدید ٹھنڈی طوفانی ہوا سے

1- اٹل حقیقت ترجمہ کیا گیا ہے "اَلْحَآقَّةُ" کا یعنی ایسی حقیقت جس کے بارے میں شبہ کی گنجائش ہی نہیں وہ واقعہ جسے پیش آ کر رہنا ہے، مراد ہے قیامت

2- اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا تمہیں اس اٹل حقیقت کے بارے میں شعور ہے؟ تم جانتے ہو کہ اس حقیقت کے واقعہ ہو جانے پر کیا ہوگا؟ نہیں تم نہیں جانتے اسی لیے تم اسے جھٹلا رہے ہو

3- تم سے پہلے عاد اور ثمود نے بھی اسے جھٹلایا تھا وہ بھی تمہاری طرح یہی کہتے ہوتے تھے کہ قیامت نہیں آئے گی کوئی حساب نہیں لیا جائے گا اور جو دل چاہتا تھا، کرتے رہتے تھے اور ان کے گناہوں کے سبب انہیں آفت نے آلیا تھا اگر وہ قیامت اور روز حساب پر یقین رکھتے ہوتے، خدا سے ڈرتے تو ان کا ایسا انجام نہ ہوتا مطلب یہ کہ ان کی راہ پر نہ چلو، مارے جاؤ گے

7- سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷

7- اسے ان پر مسلط رکھا گیا تھا
سات راتیں اور آٹھ دن
مسلسل اسی طرح سے
سو تو دیکھتا ان لوگوں کو
اس میں گرے پڑے ہوئے
جیسے کہ وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں[4]

8- فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝۸

8- تو کیا تو دیکھتا ہے
ان میں سے کسی کو باقی؟[5]

9- وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹

9- اور فرعون نے
اور اس سے پہلے والوں نے
اور الٹ دی جانے والی بستیوں نے
ایسا ہی گناہ کیا تھا

10- فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰

10- سو انہوں نے اپنے رب کے رسول کی
نافرمانی کی
تو اس نے انہیں پکڑ لیا تھا
بڑی سختی سے[6]

11- اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝۱۱ۙ

11- جب پانی حد سے بڑھنے لگا
تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کر دیا تھا[7]

4- ان منکر اور مغرور لوگوں کا اس آندھی نے ایسا حال کر دیا تھا کہ وہ کھجور کے کھوکھلے تنوں کی مانند اِدھر اُدھر بکھرے پڑے تھے

5- ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں چھوڑا گیا تھا

6- اللہ اور اس کے رسولوں کے احکام نہ ماننے اور روز قیامت پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہی فرعون کو اس سے پہلے والوں کو اور ان بستیوں والوں کو جو الٹ دی گئی تھیں اللہ نے بڑی سختی سے پکڑ لیا تھا اگر وہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آتے، اپنی خطاؤں سے باز آ جاتے اور قیامت کے حساب سے ڈرتے تو ان کا بھی وہ حال نہ ہوتا

7- تمہیں یعنی تمہارے ان اجداد کو جو اللہ اور اس کے نبی نوح پر ایمان لا کر قیامت سے ڈرنے والے بن چکے تھے

12- لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ⑫

12- تاکہ ہم بنادیں اسے
تمہارے لیے ایک نصیحت[8]
اور یادرکھیں اس کو
یادرکھنے والے کان[9]

13- فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ⑬

13- سوجب صور میں پھونک ماری جائے گی[10]
ایک ہی پھونک

14- وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ⑭

14- اوراٹھالیے جائیں گے
زمین اور پہاڑ
اوروہ ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے
ریزہ ریزہ کرنے کی ایک ہی چوٹ سے

15- فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ⑮

15- تواس روز
واقع ہوجائے گی
اٹل حقیقت

16- وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ⑯

16- اورآسمان پھٹ جائے گا
سواس روز وہ ناتواں کمزور ہوجائے گا[11]

17- وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ⑰

17- اورفرشتے ہوں گے
اس کے کناروں کی طرف

8- پانی طوفان بنادیا گیا، ایمان نہ لانے والوں کا نام ونشان مٹادیا گیا اور ایمان لانے والوں کو بچالیا گیا تاکہ بعد میں آنے والے سبق حاصل کریں کہ نجات اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی پابندی میں ہی ہے

9- کسی آفت کا حال سن کر عبرت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھنے والے اس سے عبرت حاصل کریں اور برباد کردیئے جانے والوں جیسے عمل کرنے والے توبہ کرلیں

10- اٹل حقیقت کا انکار کرنے والوں کے انجام کی طرف توجہ دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ اس حقیقت کے واقعہ ہوجانے پر کا حال بیان فرماتے ہیں

11- ہماری کائنات پر شامیانے کی مانند تنا ہوا ہمارا بنایا اور جمایا ہوا آسمان بھی کمزور ہوجائے گا

اور اس روز

18- يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾

تیرے رب کا عرش
اُٹھائیں گے اپنے اوپر
آٹھ[12]

18- اس روز تم پیش کیے جاؤں گے
ہرگز نہیں چھپا رہے گا
تمہارا کوئی بھی عمل
جو تم چھپاتے ہو[13]

19- فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾

19- تو جس کو دیا جائے گا
اس کا اعمال نامہ
اس کے دائیں ہاتھ میں
وہ کہے گا "لو پڑھو میرا اعمال نامہ

20- اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾

20- مجھے تو یقین تھا
کہ میں ضرور اپنے حساب سے ملوں گا"[14]

21- فَهُوَ فِیْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾

21- سو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا[15]

22- فِیْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

22- بلند و بالا باغات میں

12- فرشتے کناروں کی طرف کیا کر رہے ہوں گے؟ خالق و مالک کا عرش کون اٹھائے ہوئے ہوں گے؟ وہ عرش کیسا ہوگا؟ یہ سب کچھ متشابہات میں سے ہے جس کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے ہمارے لیے اتنا ہی جاننا ضروری ہے کہ کائنات کے خالق و مالک کی حاکمیت قائم و دائم ہوگی اور اس کے لیے ایسی اصطلاحات اس لیے استعمال کی گئی ہیں کہ انسان اپنے ماحول کے حوالے سے ان سے واقف تھے

13- انسانوں کو خالق و مالک کے حضور حساب کے لیے پیش کیا جائے گا تو ان کے سب اعمال انہیں دکھا دیئے جائیں گے

14- وہ خوشی سے سب کو بتائے گا کہ دنیا میں میرا اس روز پر اور حساب لیے جانے پر ایمان ہوتا تھا اور میں ڈرتا ہوتا تھا کہ پکڑا نہ جاؤں جس کا یہ نتیجہ ہے

15- وہ یعنی وہ سب جو روز حساب پر ایمان رکھتے تھے اور اللہ سے ڈرتے ہوتے تھے، ان کی حساب کے بعد کی زندگی بڑے مزے کی زندگی ہوگی

23- قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾

23- جن کے پھل نزدیک ہوں گے

24- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾

24- کھاؤ اور پیو مزے سے
اس کے بدلے میں
جو تم کر چکے ہو
گزر گئے دنوں میں [16]

25- وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ ۚ

25- اور جس کسی کو دیا جائے گا
اس کا اعمال نامہ
اس کے بائیں ہاتھ میں [17]
تو وہ کہے گا "کاش مجھے
نہ دیا گیا ہوتا
میرا اعمال نامہ

26- وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ ۚ

26- اور میں نہ جانتا کہ
میرا حساب کیا ہے

27- يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ ۚ

27- کاش میری وہ موت
ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دینے والی ہوتی [18]

28- مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ ۚ

28- کچھ بھی فائدہ نہیں دیا مجھے میرے مال نے

29- هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ ۚ

29- فنا ہو گئی ہے
میرے لیے میری سلطنت" [19]

16- یہ اس کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں گزارے دنوں میں کرتے رہے ہو

17- وہ جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا ہوتا تھا اور دنیا میں جو دل چاہتا تھا، کرتا رہا تھا

18- اس موت نے میرا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا ہوتا تو آج مجھے یہ اعمال نامہ اور اپنا حساب نہ دیکھنا پڑتا میں اس ذلت اور عذاب سے بچ گیا ہوتا

19- جس اختیار اور قوت کی وجہ سے میں دنیا میں اس حساب کو ماننے سے انکار کرتا ہوتا تھا اس میں سے آج میرے پاس کچھ بھی نہیں، میں لاچار و بے بس ہوں مطلب یہ کہ ایسی کوئی چیز بھی اس روز کام نہیں آئے گی

30- خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾

30- ”پکڑو اسے [20]
اور اسے طوق پہنا دو

31- ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾

31- پھر جھونک دو اسے بھڑکتی آگ میں

32- ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾

32- پھر اس کو زنجیر میں جکڑ دو
جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے [21]

33- اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾

33- یہ تو صاحبِ عظمت اللہ پر ایمان ہی نہیں رکھتا تھا

34- وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۳۴﴾

34- اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی
ترغیب دیتا تھا [22]

35- فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾

35- سو نہیں ہے آج اس کے لیے
کوئی یارِ غم خوار

36- وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾

36- اور ہرگز نہیں ہے اس کے لیے کوئی کھانا
مگر زخموں کی دھون ہی

ع ۱ ۵ ۲۷

37- لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾

37- نہیں کھاتا جسے کوئی
مگر گناہگار ہی“

2

38- فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾

38- پس نہیں [1]
میں قسم کھاتا ہوں [2]

20- یہاں سے آیت 37 تک روزِ قیامت کا انکار کرنے والوں کے لیے سزا کی کچھ تفصیل ہے

21- عربی محاورے میں ”ستر ہاتھ“ کا مفہوم ہے بے حد و حساب یعنی جس کی لمبائی کا اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں

22- اسے مسکین سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی تھی

1- یعنی جو کچھ تم قرآن کے بارے میں کہتے ہو ایسا نہیں ہے

2- میں جو ان سب چیزوں کا خالق ہوں جو تم کائنات میں اپنے اردگرد اور اپنے جسموں میں دیکھتے ہو اور ان سب چیزوں کا بھی جن کو دیکھنے اور سمجھنے سے تم قاصر ہو، اس حقیقت کا اعلان کرتا ہوں کہ یہ قرآن میں نے بھیجا ہے۔ کس کے ذریعے بھیجا ہے؟ ایک ایسے رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کے ذریعے جو بہت بلند مرتبہ ہے، لہٰذا جس قرآن کی طرف تمہیں دعوت دی جاتی ہے، وہ ہماری طرف سے وحی کیا ہوا ہے

ان چیزوں کی جو بھی تم دیکھتے ہو

39- وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

39- اور ان چیزوں کی
جو تم نہیں دیکھتے ہو

40- اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾

40- یہ تو ایک عالی مرتبت
پیغام پہنچانے والے کا
پہنچایا ہوا کلام ہے

41- وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

41- اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے[3]
تم لوگ یہ کم ہی مانتے ہو

42- وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

42- اور نہیں ہے یہ
کسی کاہن کا کلام
تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو[4]

43- تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾

43- یہ بھیجا جاتا ہے
رب العالمین کی طرف سے

44- وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾

44- اور اگر وہ کوئی اپنی بنائی بات
ہم سے منسوب کر دیتا[5]

45- لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾

45- تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے[6]

3- یہ اس بات کا جواب ہے جو منکر قرآن کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ کسی شاعر کا کلام ہے اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے اس کلام کو سن کر بھی تم اس کے ہماری طرف سے ہونے پر یقین نہیں لاتے جو تمہاری اپنی بے علمی اور جہالت کا ثبوت ہے کہ تم میں وحی کو جاننے اور پہچاننے کی خواہش ہے نہ صلاحیت

4- منکر اور مشرک قرآن کریم کو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ماننے کی بجائے یہ بھی کہتے ہوتے تھے کہ یہ تو کسی کاہن کا بنایا کلام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، نہیں ایسا بھی نہیں اگر تم غور و فکر سے کام لو تو تمہیں یقین کرنا پڑے گا کہ یہ ہم نازل کرتے ہیں

5- کون منسوب کرتا ہے اپنی بنائی ہوئی کوئی بات اللہ سے؟ وہ عالی مرتبہ پیغام پہنچانے والا جو اللہ کے نبیؐ تک وحی پہنچاتا ہے

6- اس کی توانائیوں کا خاتمہ کر کے اسے ناکارہ بنا دیتے ہیں

46- ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾

46- اور ہم اس کی شہ رگ کاٹ دیتے

47- فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾

47- اور تم میں سے کوئی بھی
ہمیں اس سے روک نہ سکتا[7]

48- وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

48- اور یہ تو ایک نصیحت ہے
پرہیزگاروں کے لیے[8]

49- وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

49- اور ہم جانتے ہیں کہ
تم میں سے تو کچھ جھٹلاتے ہیں

50- وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

50- اور یہ تو
کافروں کے لیے حسرت کا موجب ہے[9]

51- وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾

51- اور یہ تو بالکل یقینی حق ہے[10]

52- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ۲ ۱۵ ۶

52- پس تسبیح کر
اپنے عظمت والے رب کے نام کی

7- اسے بھی ہم سے کوئی بچانے والا نہیں، لہٰذا وہ ہماری طرف سے بھیجی وحی میں اپنی طرف سے کوئی بات شامل نہیں کرسکتا، اس لیے ہمارا نبی جس قرآن کی طرف دعوت دیتا ہے، وہ سب ہمارا ہی کلام ہے

8- قرآن کے ذریعے ہم نے انسانوں کو جو کچھ بتایا ہے، وہ ان کی اپنی فلاح کے لیے ہے انہیں بتا دیا ہے گیا کہ کیسے اعمال کا کیا انجام اور نتیجہ ہوگا؟ اور اللہ سے ڈرتے رہنے والوں کے لیے کیسے انعامات ہیں

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ کچھ لوگ اس قرآن کے ہماری طرف سے ہونے کو جھٹلاتے ہیں ایسوں کو ہم نے سزا تو دینا ہی ہے، جب انہیں سزا دی جائے گی تو وہ پچھتائیں گے کہ وہ بھی ایمان کیوں نہ لے آئے متقیوں کے لیے انعامات واکرام دیکھیں گے اور اپنے انجام کو سامنے پائیں گے تو ان کا پچھتاوا کیسا ہوگا؟ ویسا جس کا آیات 25 سے 29 تک میں ذکر فرمایا ہے

10- ایسا حق جو اپنے حق ہونے کی خود گواہی دیتا ہے جس کے حق ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں

سُوْرَةُ المَعَارِج

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 44 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾

1- ایک مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے[1]
وہ ضرور واقع ہو کر رہے گا

2- لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾

2- کافروں کے لیے
نہیں ہے کوئی بھی اسے روک دینے والا

3- مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ﴿۳﴾

3- اللہ کی طرف سے[2]
جو بلندیوں کے زینوں کا مالک ہے[3]

4- تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾

4- فرشتے اور روح
اس کی جانب چڑھتے ہیں
اس روز
جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے[4]

5- فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝﴿۵﴾

5- پس صبر کر
صبر جمیل[5]

1- کیا مانگا؟ عذاب قیامت۔ کس نے مانگا؟ کسی ایسے شخص نے جو قرآن اور قیامت پر ایمان نہ رکھنے والے کفار میں سے تھا جو کہا کرتے تھے کہ ہم تو نہیں مانتے اگر تو سچا ہے تو لے آ ہم پر وہ عذاب جس سے تو ڈراتا ہے

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کافروں کے لیے اللہ کی طرف سے وہ عذاب تو ضرور آنا ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا

3- یعنی وہ عذاب اللہ کی طرف سے آنا ہے جو سب عظمتوں اور بلندیوں کا مالک ہے اور سب عظمتوں کے اس مالک کی طرف سے جب کفار کے لیے وہ عذاب آئے گا تو گمراہی کی پستیوں میں بھٹکنے والوں میں سے کوئی نہ اسے روک سکے گا، نہ اس سے بچ سکے گا

4- یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بلندی کا اظہار ہے یعنی وہ اتنا بلند ہے کہ فرشتے اور جبریل تک بھی اس کے حضور حاضری کے لیے ایک پورا دن لیتے ہیں اور وہ دن دنیا والوں کے حساب سے پچاس ہزار سال کے برابر ہے اس دن کی طوالت کا ذکر بطور کنایہ کیا گیا ہے اصل اظہار ہے اللہ کی عظمت و بلندی کا جس کی طرف سے کافروں کے لیے عذاب ضرور آنا ہے

5- ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ آپ ہمت اور حوصلے کے ساتھ اپنا مشن جاری رکھیں مشرکوں اور منکروں سے نپٹنا ہم پر چھوڑ دیں

6- اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ﴿۶﴾

6- یہ لوگ تو اس روز کو دور سمجھتے ہیں

7- وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۙ﴿۷﴾

7- اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں[6]

8- يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ﴿۸﴾

8- اس روز آسمان
پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو جائے گا

9- وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿۹﴾

9- اور پہاڑ ہو جائیں گے
جیسے دھنکی ہوئی رنگدار اُون

10- وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۚ﴿۱۰﴾

10- اور نہیں پوچھے گا
کوئی جگری دوست
اپنے کسی جگری دوست کو

11- يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۙ﴿۱۱﴾

11- وہ ایک دوسرے کی نظروں کے سامنے
لائے گئے ہوں گے[7]
مجرم چاہے گا کہ کاش وہ فدیہ میں دے سکتا[8]
اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے
اپنے بیٹے

12- وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۙ﴿۱۲﴾

12- اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی

13- وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿۱۳﴾

13- اور اپنا وہ خاندان
جو اسے پناہ دیتا ہوتا تھا

14- وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿۱۴﴾

14- اور جو بھی کچھ زمین میں ہے
سارے کا سارا
تاکہ وہ اس کو نجات دلا دے

6- کفر کرنے والوں کا خیال ہے کہ اس عذاب کے واقع ہو جانے کا امکان بہت کم ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ اس کو لازماً واقع ہونا ہے

7- وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے مگر شدت عذاب کے سبب سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی

8- یہ اس عذاب کی شدت میں اللہ کے مجرموں کی حالت کا بیان ہے کہ وہ اس سے نجات کے لیے اپنے عزیز ترین رشتہ دار اور دنیا کا سارے کا سارا مال بھی فدیہ میں دینے کو بے چین ہوں گے

15- كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾

15- ہرگز نہیں [9]
وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی

16- نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚ﴿۱۶﴾

16- سر تک کی کھال ادھیڑ دینے والی

17- تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾

17- وہ پکار رہی ہوگی
ہر اس شخص کو
جو حق سے پیٹھ پھیر لیتا ہے
اور منہ موڑ لیتا ہے

18- وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

18- اور جمع کرتا ہے اور چھپا چھپا کر رکھتا ہے [10]

19- اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ﴿۱۹﴾

19- انسان تو فطرتاً تھڑدِلا ہے

20- اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ﴿۲۰﴾

20- جب اسے مصیبت پہنچے
تو گھبرا اُٹھنے والا

21- وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ﴿۲۱﴾

21- اور جب اسے بھلائی مل جائے
تو بخل کرنے والا [11]

22- اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۲۲﴾

22- مگر نماز پڑھنے والے [12]

23- الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۖ﴿۲۳﴾

23- وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر قائم رہتے ہیں

24- وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۖ﴿۲۴﴾

24- اور جن کے مالوں میں
حق مقرر ہے

25- لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۖ﴿۲۵﴾

25- سائل اور محروم کا

26- وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۖ﴿۲۶﴾

26- اور جو تصدیق کرنے والے ہیں
روز جزا کی [13]

9- ایسا ہرگز نہیں ہوگا، انہیں وہ عذاب بھگتنا ہی ہوگا
10- مال کا متوالا بنا رہتا ہے
11- جب اللہ کی طرف سے خوشحالی مل جائے تو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا
12- یہ لوگ کم حوصلہ اور بے صبرے نہیں ہوتے ایسے ہوتے ہیں جن کا آگے ذکر کیا گیا ہے
13- روز حساب پر ایمان رکھنے والا

27- وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- اور وہ لوگ اپنے رب کے عذاب سے
ڈرتے ہیں

28- اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

28- ان کے رب کا عذاب ایسی چیز تو نہیں
کہ کوئی اپنے آپ کو اس سے محفوظ سمجھ لے

29- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾

29- اور جو اپنی شرمگاہوں کی
حفاظت کرتے ہیں

30- اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾

30- مگر اپنی بیویوں سے
یا جن کے مالک ہوں
ان کے دائیں ہاتھ
تب ان پر کوئی
ملامت نہیں

31- فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾

31- پھر جو کوئی اس کے علاوہ ڈھونڈے
تو ایسے لوگ ہی ہیں
جو حد سے گزر جانے والے ہیں

32- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾

32- اور جو
اپنی امانتوں کی
اور اپنے عہد کی
حفاظت کرتے ہیں[14]

33- وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

33- اور جو
اپنی شہادتوں پر
قائم رہتے ہیں[15]

14- اللہ اور اس کے بندوں کی امانتوں کی حفات کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے بندوں سے کیے عہد و پیمان پر قائم رہتے ہیں

15- نہ کوئی شہادت چھپاتے ہیں اور نہ ہی اس میں کوئی کمی بیشی کرتے ہیں

ع ۱ ۲۵ ۷

34- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾

34- اور جو
اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں

35- اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- یہ ہیں وہ لوگ
جو باغات میں عزت سے رہیں گے

2

36- فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾

36- اور ان کافروں کو کیا ہوا ہے
کہ وہ تیری طرف
تیز تیز دوڑے آرہے ہیں

37- عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾

37- دائیں سے اور بائیں سے
گروہ در گروہ [1]

38- اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾

38- کیا ان میں سے ہر کوئی
باغ نعمت میں داخلے کی طمع رکھتا ہے؟ [2]

39- كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

39- نہیں! نہیں!
ہم نے تو ان کو
جس چیز سے پیدا کیا ہوا ہے
اسے وہ جانتے ہیں [3]

1- یہ کفار مکہ کی اس وقت کی حالت کا بیان ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں کی حالت تو یہ ہے کہ وہ گروہ در گروہ اسلام اور قرآن کے بارے میں بحث کرنے آتے ہیں ان میں ہر گروہ اپنے کو ہی درست سمجھتا ہے لیکن چونکہ ان کے پاس کوئی مستحکم دینی اور اخلاقی بنیاد تو ہے نہیں اس لیے دین حق کی مخالفت میں وہ کوئی دلیل نہیں لا سکتے اس کے باوجود وہ ایمان نہیں لاتے اور ان میں سے ہر کوئی اس کی مخالفت پر ڈٹا ہوا ہے اور اپنے کو درست سمجھتا ہے

2- کیا ان کا یہ رویہ باغِ نعمت میں داخلہ کے لیے ہے اور وہ سب باغ جنت میں داخلہ کے لیے ہی حق کی مخالفت کر رہے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان کی اس خواہش کی بنیاد کیا ہے؟ حق کی مخالفت؟

3- ان سب کو معلوم ہے کہ وہ قطرۂ منی سے پیدا کیے گئے ہیں، جو ان کی بڑھائی اور فخر و غرور کی نفی کرتا ہے کیا اس آگہی کے باوجود ان میں سے ہر کوئی اپنی دنیاوی حیثیت کی بنیاد پر باغِ نعمت کا خواہش مند ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ باغِ نعمت میں جائے گا؟ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اس کے لیے بلندیوں کے زینوں کے مالک کے احکام کی پابندی لازم ہے

40- فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

40- سو میں قسم کھاتا ہوں
مشرقوں اور مغربوں کے رب کی[4]
کہ ہم تو قادر ہیں

41- عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾

41- اس پر کہ ہم لے آئیں
ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ
اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں[5]

42- فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾

42- پس چھوڑ دے انہیں
بیہودہ باتوں میں
اور اپنا کھیل کھیلنے کو
یہاں تک کہ وہ ملاقات کریں
اپنے اس دن سے
جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے[6]

43- يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- جس روز وہ قبروں سے
دوڑتے ہوئے نکلیں گے
گویا کہ وہ کسی نشان کی طرف
دوڑے جا رہے ہوں[7]

44- خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۹ ۸

44- ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی
ذلت نے انہیں ڈھانپا ہوا ہوگا
ایسا ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

4- اس رب کی حاکمیت کی جو سورج کے طلوع و غروب کے انداز بدلتا رہتا ہے

5- اگر ہم چاہیں تو انہیں نابود کر کے ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں ہم اس پر قادر ہیں اور اگر ہم فیصلہ کر لیں تو کوئی ہمارے اس فیصلے پر عمل کو روک نہیں سکتا

6- روز حساب ضرور اس عذاب سے ملیں گے جو کافروں کے لیے واقع ہونا ہے اس روز انہیں اس سب کچھ کی سزا ضرور مل جائے گی

7- میدان حساب کی طرف ایسے دوڑ پڑیں گے جیسے مقابلے کی دوڑ والے اس کے آخری نشان کی طرف دوڑ رہے ہوتے ہیں

سُوْرَۃُ نُوح

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 28 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①

1- ہم نے نوح کو
اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ
اپنی قوم کو خبردار کر دے
اس سے پہلے کہ
آن پکڑے انہیں دردناک عذاب[1]

2- قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ②ۙ

2- اس نے کہا "اے میری قوم کے لوگو
یقیناً میں تمہارے لئے خبردار کرنے والا ہوں۔
صاف صاف کھول کر

3- اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③ۙ

3- کہ تم اللہ کی عبادت کرو
اور اس سے ڈرو
اور میری اطاعت کرو

4- يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④

4- وہ تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا
اور تمہیں مہلت دیدے گا
ایک وقت معین تک
بلاشبہ جب اللہ کا مقرر کردہ وقت آجائے[2]

ع ۱

1- وہ گمراہ قوم تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت نوح کو اس پیغام کے ساتھ بھیجا تھا کہ اگر تم راہ راست پر نہ آئے تو دردناک عذاب تمہیں آن پکڑے گا

2- عذاب کے لیے مقرر کیا ہوا وقت۔ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر عذاب کے لیے جو اصول مقرر کیے ہیں، ان کے مطابق تمہارے لیے عذاب کا وقت آ گیا تو اسے ٹالا نہیں جا سکے گا

تو اس کو موخر نہیں جا سکتا
کاش تم یہ جانتے ہوتے"[3]

5- قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ۙ

5- اس نے کہا "اے میرے رب
میں نے تو
اپنی قوم کو رات دن دعوت دی ہے

6- فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝۶

6- نہیں بڑھایا ان میں
میری دعوت نے کسی چیز کو
مگر فرار کو ہی[4]

7- وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷ۚ

7- اور میں نے جب بھی انہیں دعوت دی
تا کہ تو ان کو معاف کر دے
تو انہوں نے اپنی انگلیاں
اپنے کانوں میں ٹھونس لیں
اور انہوں نے اپنے اوپر
اپنے کپڑے لپیٹ لیے
اور وہ اڑے رہے[5]
اور انہوں نے تکبر کیا
بہت بڑا تکبر

8- ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ۙ

8- پھر میں نے ان کو
بلند آواز سے دعوت دی

3- اے کاش تمہیں اس بات کا علم اور احساس ہوتا اور تم اللہ سے ڈرتے ہوتے اور گمراہی کی اس حالت میں نہ ہوتے جس میں اس وقت ہو
4- دعوت کا تو ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا بلکہ یہ تو حق سے دور بھاگتے جا رہے ہیں
5- کفر کی روش پر

9- ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾

9- پھر میں نے ان سے اعلانیہ کہا
اور ان سے خفیہ کہا
بالکل خفیہ[6]

10- فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾

10- میں نے ان سے کہا تھا
تم اپنے رب سے معافی مانگ لو
بلاشبہ وہ بڑا بخش دینے والا ہے

11- یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾

11- وہ بھیج دے گا آسمان سے
تمہارے لیے
موسلا دھار بارش

12- وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

12- اور وہ تمہاری مدد کرے گا
مال سے اور بیٹوں سے
اور وہ پیدا کر دے گا
تمہارے لیے باغات
اور جاری کر دے گا
تمہارے لیے نہریں

13- مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾

13- تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ
تم اللہ کی عظمت سے ڈرتے نہیں[7]

6- اعلانیہ دعوت کے علاوہ انہیں چپکے چپکے چھپ چھپ کر بھی راہ راست پر لانے کی کوشش کی اور انہیں بتایا کہ اللہ تمہیں تمہارے ماضی کے گناہ معاف کر دے گا اور آسمان سے باران رحمت برسا کر تمہیں خوشحال قوم بنا دے گا تمہارے مالوں اور افرادی قوت میں اضافہ کر دے گا مگر انہوں نے میری کوئی بات نہیں مانی

7- میں نے انہیں اللہ کی عظمت و کبریائی سے آگاہ کیا اور اس سے ڈرتے رہنے کو کہا مگر وہ پھر بھی ایمان لانے پر تیار نہ ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ تمہیں ہو کیا گیا ہے، ذرا سوچو تو

14- وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

14- حالانکہ اس نے تمہیں
کئی مرحلوں سے گزار کر بنایا ہوا ہے

15- اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾

15- کیا تم دیکھتے نہیں کہ
اللہ نے کس انداز میں
اوپر نیچے سات آسمان بنائے ہیں

16- وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

16- اور اس نے چاند کو ان کے درمیان
نور بنا دیا
اور سورج کو چراغ بنا دیا ہے؟

17- وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾

17- اور اللہ نے تمہیں زمین سے اُگایا[8]
اگانے کے عجب طریقہ سے

18- ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

18- پھر وہ تمہیں
اس میں واپس لے جائے گا
اور یکا یک تمہیں اس میں سے نکالے گا

19- وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾

19- اور اللہ نے تمہارے لیے
زمین کو فرش بنا دیا

20- لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع ۱۰ ۹

20- تاکہ تم اس میں
کشادہ راہوں پر چلو"

2

21- قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ ج

21- نوح نے کہا "اے میرے رب
انہوں نے تو میری نافرمانی کی ہے
اور وہ ان کے ہی پیچھے چلے جا رہے ہیں[1]

8- جس طرح اللہ نباتات کو بیج سے اگا کر بلند و برتر کر دیتا ہے، ویسے ہی اس نے تمہیں مٹی سے بنا اور اُگا کر اس مقام تک پہنچایا ہوا ہے

1- وہ اپنے ان سرداروں کو چھوڑ ہی نہیں رہے جن کے مال اور اولاد میں اضافہ انہیں مزید گمراہ کر دیتا ہے

جن کے مال اور ان کی اولاد میں اضافہ
ان کے خسارے کو ہی بڑھا رہا ہے

22- وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾

22- اور وہ مکر کر رہے ہیں
بہت بڑا مکر"[2]

23- وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا
وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾

23- اور کہتے ہیں "تم اپنے معبودوں کو
ہرگز نہ چھوڑنا
اور ہرگز نہ چھوڑنا ود کو اور نہ سواع کو
اور نہ ہی یغوث کو اور یعوق کو
اور نسر کو"

24- وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

24- اور انہوں نے
بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے
اور تو ہرگز نہ زیادہ کر[3]
ان ظالموں میں
مگر گمراہی کو ہی"

25- مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ
يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

25- وہ غرق کر دیئے گئے تھے
ان خطاؤں کی وجہ سے
جو انہوں نے کی تھیں
اور انہیں آگ میں جھونک دیا گیا تھا
تو نہیں پایا تھا انہوں نے اپنے لیے
اللہ کے سوا کوئی بھی مدد کرنے والا

2- یعنی انہوں نے مکر اور فریب کی چال چلی ہے۔ وہ چال کیا ہے؟ جس کا اگلی آیت میں حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے کہتے ہیں اپنے بتوں پر ڈٹے رہو

3- اے اللہ اب ان گمراہوں کی گمراہی میں اضافہ کر دے تا کہ وہ عذاب کے مرحلے تک پہنچ جائیں

26- وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

26- اور نوح نے کہا تھا "اے میرے رب
نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی بھی
زمین میں بستا ہوا

27- اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

27- اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا
تو وہ گمراہ کر دیں گے
تیرے بندوں کو
اور نہیں جنیں گے وہ
مگر بدکار اور کافر ہی[4]

28- رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع ۱۸

28- اے میرے رب معاف کر دے
مجھے اور میرے والدین کو
اور ہر اس شخص کو
جو داخل ہو میرے گھر میں
مومن بن کر
اور مومن مردوں کو
اور مومن عورتوں کو
اور ہرگز نہ بڑھا ظالموں کے لیے کوئی چیز
مگر تباہی اور ہلاکت ہی"

4- ان کے ہاں پیدا ہونے والے بھی بدکار اور کافر ہی ہوں گے

سُوْرَةُ الْجِنِّ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 28 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾

1- کہہ دیں [1] "مجھے وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا تھا" پھر انہوں نے کہا "ہم نے تو [2] بڑا ہی عجب قرآن سنا ہے [3]

2- یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾

2- وہ رہنمائی کرتا ہے راہ راست کی طرف [4] سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم کبھی نہیں ٹھہرائیں گے

1- کہہ دیں یعنی اے نبیؐ انسانوں کو بتا دیں کہ جنوں کی ایک جماعت قرآن سن کر اس پر ایمان لے آئی ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے مجھے بتائی ہے۔ جنوں کے اس گروہ نے قرآن کب سنا تھا اور کتنا سنا تھا؟ اس بارے میں اللہ نے اور اللہ کے رسولؐ نے کچھ نہیں بتایا، لہٰذا ان روایات کو بیان کرنا لازم نہیں جو مختلف راویوں کے حوالے سے بیان کی گئی ہیں

2- کس نے کہا؟ جنوں کے اس گروہ نے کہا۔ کس سے کہا؟ واپس جا کر اپنی قوم والوں سے کہا آیت 15 تک وہی کچھ ہے جو جنوں نے اپنی قوم والوں سے کہا تھا

3- قرآن کے معنی ہیں "وہ چیز جو پڑھی جائے" اور "عجب" کے عربی زبان میں معنی ہیں "بہت ہی حیران کن چیز" قرآن سن کر اس کے انداز اور مضامین سے متاثر ہو کر جنوں نے قرآن کے بارے میں اپنی قوم والوں کو جو کچھ بتایا تھا اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کے ذریعے انسانوں کو بتاتے ہیں

4- ہم نے جو قرآن سنا ہے وہ راہ راست دکھاتا ہے

اپنے رب کے ساتھ

کسی کو بھی شریک"

3- وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝۳

3- اور یہ کہ "ہمارے رب کی شان تو

بہت ہی بلند ہے

اس نے نہ کسی کو کبھی بیوی بنایا ہے

اور نہ ہی بیٹا"[5]

4- وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴

4- اور یہ کہ

"ہمارے احمق لوگ

اللہ کے بارے میں

خلاف حق باتیں کہتے رہے ہیں"[6]

5- وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵

5- اور یہ کہ

"ہم گمان رکھتے تھے کہ

انسان اور جن

اللہ کے بارے میں

ہرگز جھوٹ نہیں کہہ سکتے"[7]

6- وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ

6- اور یہ کہ

5- ہمارا رب اتنا بلند ہے کہ اسے تو کسی بیوی اور بیٹے کی نہ محتاجی ہے اور نہ ضرورت وہ ایسی کمزوریوں اور خواہشات وضروریات سے بہت بلند اور پاک ہے

6- ہم اپنے احمقوں سے اللہ کے بارے میں جو باتیں سنا کرتے تھے، قرآن سن کر معلوم ہوا ہے کہ وہ تو حق اور سچ کے خلاف ہیں

7- ہمارا خیال ہوتا تھا کہ انسانوں اور جنوں میں سے کوئی بھی اللہ کے بارے میں کوئی جھوٹی بات نہیں کہہ سکتا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ہمارا یہ گمان بھی درست نہیں

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶

"انسانوں میں سے کچھ لوگ
جنوں میں سے بعض کی
پناہ ڈھونڈتے ہوتے تھے
سو انہوں نے
جنوں کی سرکشی میں اضافہ کر دیا تھا"[8]

7- وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷

7- اور یہ کہ
"انسانوں نے بھی گمان کر لیا تھا
جیسے کہ تم نے گمان کر لیا ہوا تھا کہ
اللہ ہرگز نہیں بھیجے گا
کسی کو بھی رسول بنا کر"[9]

8- وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۝۸

8- اور یہ کہ
"ہم نے آسمان کو چھوا
تو اسے بھرا ہوا پایا
سخت نگرانوں سے
اور آگ کے شعلوں سے"

9- وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹

9- اور یہ کہ
"ہم اس کے پیچھے کی جگہوں میں

8- انسانوں میں سے کچھ نے جنوں میں سے کچھ کے بارے میں جو نظریات بنا رکھے تھے، ان کی وجہ سے تو وہ جن اور بھی سرکش اور گمراہ ہو گئے تھے حالانکہ ایسے انسان اور جن غلطی پر ہیں اور یہ حقیقت ہمیں قرآن سن کر معلوم ہوئی ہے کہ کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا

9- ایمان لانے والے جن اپنی قوم والوں سے کہتے ہیں کہ تمہارا اور تم سے پناہ ڈھونڈنے والے انسانوں کا یہ گمان بھی جھوٹا ثابت ہو گیا ہے

بیٹھ جایا کرتے تھے
سننے کے لیے
مگر اب جو کوئی کان لگائے
وہ پاتا ہے اپنے لیے
گھات لگائے ہوئے شعلہ"[10]

10- وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾

10- اور یہ کہ
"ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا اہل زمین کے ساتھ
کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے
یا ان کے رب نے
انہیں راہ راست دکھانے کا ارادہ کر لیا ہے"[11]

11- وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآىِٕقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾

11- اور یہ کہ
"ہم میں سے کچھ صالح ہیں
اور ہم میں سے کچھ اس کے علاوہ ہیں
ہم تو مختلف طریقوں پر ہیں"[12]

12- وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾

12- اور یہ کہ
"ہم نے سمجھ لیا کہ

10- جن اُس فرق کو بھی بیان کرتے ہیں جو نزول قرآن کے حوالے سے انہوں نے محسوس کیا تھا، وہ کہتے ہیں کہ پہلے تو ہم چھپ چھپا کر اوپر چلے جاتے تھے اور کان لگا کر بیٹھ جایا کرتے تھے لیکن اب وہاں سخت پہرا لگا دیا گیا ہے اور پہریدار ایسی کوشش کرنے والے کو مار بھگاتے ہیں اور آگ کے شعلے اس کے منتظر ہوتے ہیں یعنی اب جنوں کے لیے آسمان سے کوئی بات سننا بالکل ناممکن بنا دیا گیا ہے

11- ایسا سخت پہرا کیوں لگایا گیا ہے؟ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتا تھا اور ہم نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو سزا دینے کا پروگرام بنا لیا ہے یا ان کو راہ راست دکھانے کے پروگرام کے تحت ایسا کیا گیا ہے لیکن قرآن سننے کے بعد سے ہمیں یقین آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ اپنی مخلوق کو راہ راست دکھانے کے لیے کیا ہے اور اس کے لیے اپنا ایک رسول بھیج دیا ہے اور اس پر عجب قرآن نازل کیا ہے

12- ہم جنوں میں سب ایک جیسے ہی نہیں، کچھ اچھے ہیں کچھ برے ہیں ہم بھی مذہبی حوالے سے مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں کوئی کسی طریقے پر چل رہا ہے کوئی کسی اور طریقے پر چلا جا رہا ہے

ہم اللہ کو زمین میں

ہرگز عاجز نہیں کر سکتے

اور ہم ہرگز نہیں بچ سکتے

اس سے بھاگ کر،،[13]

13- وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾

13- اور یہ کہ

،،جب ہم نے ہدایت سنی

تو ہم اس پر ایمان لے آئے

پس جو کوئی

اپنے رب پر ایمان لے آئے

تو نہیں ہے اسے کوئی ڈر

کسی نقصان کا

اور نہ ظلم و زیادتی کا،،[14]

14- وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

14- اور یہ کہ

،،ہم میں سے کچھ مسلم ہیں

اور کچھ ہم میں سے بے انصاف ہیں[15]

سو جو اسلام لے آئے

تو انہوں نے نجات کی راہ پالی

13- جن اپنی قوم والوں سے کہتے ہیں کہ جس بہت ہی بلند شان والے رب پر ہم ایمان لائے ہیں، اگر وہ کسی کو سزا دینا چاہے تو کوئی اس سے بچ نہیں سکتا

14- یعنی جو بھی ایمان لے آئے اور اللہ کی بتائی راہ راست پر چلے روز حساب اسے کوئی خوف نہیں اس کی حق تلفی ہوگی نہ اس کے ساتھ بے انصافی ہوگی

15- بے انصاف یعنی اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں بے انصافی کرنے والے

15- وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

15- اور وہ جو
بے انصاف ہیں[16]
تو وہ دوزخ کا ایندھن ہیں"

16- وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

16- اور اگر لوگ ثابت قدم رہتے
راہ راست پر
تو ہم ضرور ان کو
وافر پانی پلاتے[17]

17- لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

17- تاکہ ہم انہیں اس میں آزمائیں[18]
اور جو کوئی
اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیر لے گا[19]
وہ اس کو
سخت عذاب میں داخل کر دے گا

18- وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

18- اور عبادت گاہیں تو صرف اللہ ہی کے لیے ہیں
سو ہرگز نہ پکارو ان میں
اللہ کے ساتھ کسی اور کو

16- آیت 15 سے جنوں کی بات مکمل ہوگئی ہے اور جن بے انصافوں کا جنوں نے ذکر کیا ہے، ایسے جن ہوں یا انسان وہ سب دوزخ کا ایندھن ہیں یہاں بے انصاف کا حوالہ خاص طور پر ان کے لیے ہے جو قرآن کو اللہ کی طرف سے نازل کیا نہیں مانتے

17- اگر لوگ راہ راست کو نہ چھوڑتے تو ہم انہیں بہت نعمتوں سے نوازتے پانی انسانی زندگی میں کتنا اہم ہے، سب جانتے ہیں زندگی تک کی نعمت پانی سے وابستہ ہے جو بھی کوئی نعمت اور سہولت ہے اس میں پانی کا اہم حصہ ہے اللہ تعالیٰ نے پانی کو نعمتوں کی کثرت کے لیے کنایہ کے طور پر بیان فرمایا ہے

18- نعمتیں دے کر آزمائیں کہ وہ ان کی وجہ سے مغرور اور متکبر ہو جاتے ہیں یا ان کے لیے ہمارا شکر ادا کرتے ہیں

19- جو کوئی قرآن پر ایمان لا کر احکام الٰہی پر عمل کرنے سے انکار کر دے

ع ۱۹ ۱۱

19- وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾

19- اور یہ کہ
جب اللہ کا بندہ
اس کو پکارنے کے لیے کھڑا ہوا[20]
تو قریب تھا کہ وہ
ایک کے بعد دوسرا
اس سے لپٹ جائیں[21]

2

20- قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

20- کہہ دیں ”میں تو اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں
اور میں اس کے ساتھ
ہرگز کسی کو بھی شریک نہیں کرتا“[1]

21- قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

21- کہہ دیں ”میں تو تمہارے لیے
کسی نقصان کا اختیار نہیں رکھتا
اور نہ ہی کسی بھلائی کا“[2]

22- قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

22- کہہ دیں ”بلاشبہ مجھے کوئی بھی
اللہ کی گرفت سے نہیں بچا سکتا
اور میں ہرگز نہیں پا سکتا
اس کے سوا کوئی جائے پناہ

20- جب اللہ کا رسولؐ عبادت کے لیے کھڑا ہوا
21- اللہ کے رسولؐ نے قرآن کی تلاوت شروع کی تو جنوں کی اس جماعت میں شامل جن ہجوم کر کے آپؐ سے قریب تر ہونے کی کوشش کرنے لگے تھے کیوں؟ عجب قرآن سننے کے لیے
1- اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے فرماتے ہیں کہ سب کو بتا دو کہ میں اللہ ہی کی بندگی کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراتا
2- یہ بھی بتا دو کہ نفع اور نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے، میرے اختیار میں نہیں

23- اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

23- مگر یہ کہ میں پہنچا دوں[3]
اللہ کے احکام
اور اس کے پیغامات
اور جو کوئی حکم عدولی کرے[4]
اللہ کی اور اس کے رسول کی
تو یقیناً اس کے لیے ہے
جہنم کی آگ
ایسے لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے
ابد تک"

24- حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

24- حتّٰی کہ
جب وہ اسے دیکھیں گے
جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے[5]
تو وہ جان لیں گے کہ
کون ہے کمزور تر
مددگار کے معاملے میں[6]
اور کم تر ہے
تعداد میں[7]

3- میرے لیے اللہ کی گرفت سے بچنے کے لیے لازم ہے کہ میں اس کا کلام اور اس کے احکام لوگوں تک پہنچا دوں

4- جو بھی کوئی قرآن پر ایمان لا کر اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری نہیں کرے گا وہ جہنم میں جائے گا یہ بھی بتا دوں

5- روز حساب اس عذاب کو دیکھیں گے جس سے انہیں خبردار کیا جا رہا ہے

6- اس روز انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس قسم کے لوگ بے یارو مددگار ہیں اور جن سے اُمیدیں لگائی جاتی ہیں اور مدد مانگی جاتی ہے ان باطل معبودوں کی بے بسی ان کے سامنے آ جائے گی

7- اپنی افرادی قوت کی اہمیت کا بھی انہیں پتہ چل جائے گا مشرک اور منکر اپنے ساتھیوں کی جس تعداد پر فخر کر رہے ہیں، اس روز انہیں اس تعداد کی کمتری کا بھی پتہ چل جائے گا جب ان میں سے کوئی بھی ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکے گا

25- قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

25- کہہ دیں "میں نہیں جانتا کہ
آیا وہ قریب ہے
جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے
یا میرا رب اس کے لیے لمبی مدت مقرر کرتا ہے[8]

26- عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

26- غیب کا جاننے والا وہی ہے
اور وہ اپنے غیب پر کسی کو دسترس نہیں دیتا

27- اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

27- مگر جس رسول کو وہ چاہے[9]
تو پھر وہ مقرر کر دیتا ہے
اس کے آگے اور اس کے پیچھے
محافظ[10]

28- لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۹ ۱۲

28- تاکہ وہ جان لے کہ
انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے ہیں
اور اس نے احاطہ کیا ہوا ہے
ان تمام چیزوں کا
جو ان کے پاس ہیں
اور اس نے ایک ایک چیز کو گن رکھا ہے"[11]

8- اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں اور منکروں کو بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ جس یوم حساب کا تم سے وعدہ کر رہے ہیں، وہ کب آئے گا قریب ہے یا دور، اس کا علم اللہ ہی کو ہے

9- یعنی علم غیب کا مالک اللہ ہے اس کے علاوہ کسی کے پاس علم غیب میں سے کچھ بھی نہیں ہاں اللہ اپنے جس رسولؐ کو غائب کی کوئی بات بتانا چاہیں تو وحی کے ذریعے بتا دیتے ہیں غیب ہی وحی ہوتی ہے اور اس لئے وہ غیب وحی کے ذریعے بتایا جاتا ہے تاکہ رسول لوگوں کو حق بتا کر دعوت حق دے

10- ان رسولوں کے محافظ جن کی طرف وحی کی جاتی ہے ان کی جان آن اور احوال کے محافظ کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے سونپی عظیم ذمہ داری ادا کر رہے ہوتے ہیں

11- اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتے ہیں انہوں نے ہر چیز گنی ہوئی ہے کوئی نہ تو کسی چیز کو تبدیل کر سکتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی کمی بیشی کر سکتا ہے ہر چیز پر اللہ کا مکمل کنٹرول ہے اس طرح اس کا پیغام اصل صورت میں ہی اس کے رسولؐ تک اور لوگوں تک پہنچتا ہے جو کچھ بتایا جائے اس کا ہر لفظ اللہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 20 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾	1- اے کپڑے میں لپٹے ہوئے[1]
2- قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾	2- رات کے وقت قیام کر مگر تھوڑا[2]
3- نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾	3- اس کا نصف[3] یا اس سے کچھ کم کر لے
4- اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾	4- یا اس سے کچھ زیادہ کر لے اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کر[4]
5- اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾	5- ہم تو تجھ پر بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں[5]
6- اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾	6- بلاشبہ رات کے وقت بیدار ہو کر اُٹھنا[6]

1- اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں ''اے کپڑے میں لپٹے ہوئے'' یعنی اے وہ جس نے اپنے اوپر کپڑا لپیٹا ہوا ہے۔ کیوں کپڑا لپیٹا ہوا ہے؟ اگلی آیت سے ظاہر ہے کہ آپؐ کپڑا اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے مگر سو نہیں رہے تھے، جاگ رہے تھے

2- کس لیے قیام کر؟ نماز کے لیے۔ ساتھ ہی فرمایا ''مگر تھوڑا'' یعنی قیام بھی کر اور آرام بھی کر آگے اس قیام کے وقت کے تعین کی اجازت کا حوالہ ہے

3- رات کا نصف

4- یعنی سکون کے ساتھ

5- اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ قرآن کا پڑھنا، اس کے احکام پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس قرآن کے ذریعے راہ راست کی طرف دعوت دینا کافی بھاری ذمہ داری ہے جو ہم آپؐ کو سونپ رہے ہیں

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رات کو اٹھ کر نماز میں قیام کرنے کا حکم اس لیے دیا جا رہا ہے کہ اس سے (1) خواہشات نفسانی پر قابو پانے میں بہت زیادہ مدد ملتی ہے جسم و جاں اور قلب و دماغ کو نیند اور بستر سے الگ ہو کر اللہ کے حضور کھڑے ہونے اور کھڑے رہنے پر آمادہ کرنے سے خواہشات دب جاتی ہیں (2) قرآن میں سے جو کچھ پڑھا جائے اسے سمجھنا آسان ہوتا ہے کہ یکسوئی ہوتی ہے

بہت زیادہ موثر ہے
نفس کو دبانے کے لیے
اور بات کو بہت واضح کر دینے والا ہے

7- اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷

7- تیرے لیے دن کے وقت تو[7]
بہت مصروفیات ہوتی ہیں

8- وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸

8- اور اپنے رب کے نام کا ذکر کر
اور یکسو ہو کر
اس کی طرف متوجہ ہو جا

9- رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝۹

9- وہ تو مشرق اور مغرب کا رب ہے
نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر وہی
سو اس کو اپنا کارساز پکڑ لے[8]

10- وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰

10- اور صبر کر اس پر
جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں
اور ان سے الگ ہو جا
الگ ہونے کے اچھے طریقہ سے[9]

11- وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۝۱۱

11- اور مجھ پر چھوڑ دے
جھٹلانے والے خوشحال لوگوں کو[10]

7- دن کی مصروفیات کے سبب رات جیسی وہ یکسوئی میسر نہیں آ سکتی جس میں قرآن سمجھنا آسان ہو جاتا ہے
8- اسی پر بھروسہ کر اس کے علاوہ کسی اور کو کارساز سنوارنے اور بگاڑنے والا نہ ماننا
9- دشمنِ حق جو کچھ کہہ رہے ہیں، اسے عزم و حوصلہ سے برداشت کر
10- ان خوشحال جھٹلانے والوں سے نپٹنا مجھ پر چھوڑ دے، ان کافروں سے نپٹنا جو یہ بھی بھول گئے ہیں کہ ان کے پاس جو کچھ ہے، وہ تو انہیں ہم نے دیا ہوا ہے

اور انہیں تھوڑی سی مہلت دیدے

12- اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾

12- ہمارے پاس تو[11]
بھاری بیڑیاں ہیں
اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے

13- وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾

13- اور گلے میں پھنس جانے والا
کھانا ہے
اور دردناک عذاب ہے

14- يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾

14- اس روز کانپنے لگیں گے
زمین اور پہاڑ[12]
اور پہاڑ ہو جائیں گے
ریت کے بھُربھُرے ٹیلوں کی مانند[13]

15- اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

15- ہم نے تم لوگوں کی طرف
ایک رسول بھیجا ہے
تم پر گواہی دینے والا[14]
جیسے ہم نے
فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا[15]

11- یہ ہیں وہ سزائیں جو ہمارے پاس ان کی منتظر ہیں

12- روز قیامت

13- ریت کے ایک ٹیلے تو وہ ہیں جو صحراؤں میں ایک ہی مقام پر رہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان پہاڑوں کو جب ہم ریت کی مانند ریزہ ریزہ کر دیں گے تو ان کی پتھریلی ریت کے وہ ٹیلے تو ایک جگہ قائم بھی نہیں رہ سکیں گے بلکہ ریت کے اُن بھربھرے ٹیلوں کی مانند بہت ہلکے ہوں گے جو ہواؤں کے ساتھ اڑے اڑے پھرتے ہیں

14- اللہ تعالیٰ اپنے دین اور رسولؐ کے دشمنوں سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس روز ہمارا رسول تمہارے بارے میں گواہ ہوگا۔

15- اس سے پہلے فرعون کی طرف بھی ہم نے ایک رسول بھیجا تھا

16- فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ⑯

16- اور فرعون نے
اس رسول کی نافرمانی کی تھی
سو ہم نے اسے پکڑ لیا تھا
بڑی سختی سے

17- فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ⑰

17- تو پھر تم کیسے بچو گے
اگر تم نے کفر کیا[16]
اس روز جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا[17]

18- اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ⑱

18- جس سے آسمان پھٹ جائے گا
اللہ کا وعدہ تو
پورا ہو کر ہی رہنا ہے[18]

19- اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ⑲ ع ۱۹ ۱۳

19- یہ تو ایک نصیحت ہے
سو جس کا جی چاہے
وہ اپنے رب کی طرف
جانے والی راہ پکڑ لے[19]

2

20- اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ

20- تیرا رب تو جانتا ہے
کہ تو قیام کرتا ہے

16- اگر تم باز نہ آئے اور ایمان نہ لائے تو سوچو تو روز حساب تم ہمارے عذاب سے کیسے بچ سکو گے؟

17- یہ اس روز کی سختی کا بیان ہے قدیم عربی محاورے میں خوفناک واقعات سے بھرے ہوئے دن کو بیان کرنے کے لیے کہا جاتا تھا "ایسا دن جس میں بچوں کے بال سفید ہو جائیں" ورنہ بچے تو اس روز اس عذاب سے محفوظ ہوں گے۔ اس محاورے کے حوالے سے یہ اس روز کی سختی کا بیان ہے

18- وہ دن تو آ کر ہی رہنا ہے

19- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن میں فلاح کی راہ بتا دی ہے سو جو کوئی اس روز کے عذاب سے بچنا چاہے، اس کے لیے اس میں رہنمائی موجود ہے وہ ایمان لے آئے اور اللہ کی متعین کردہ فلاح کی راہ پر قائم ہو جائے

مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ
تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ
وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۧ
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا
وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

ع ۲ ۱۲

دو تہائی کے قریب
رات کی
اور اس کا نصف
اور اس کا ایک تہائی
اور تیرے ساتھیوں کی ایک جماعت بھی
اور اللہ ہی معین کرتا ہے
رات اور دن کے اوقات[1]
اور وہ جانتا ہے کہ
تم ان اوقات کو ہرگز نہیں گن سکتے[2]
سو اس نے تم پر مہربانی کی ہے
سو تم پڑھو
جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو
وہ جانتا ہے کہ[3]
تم میں سے مریض ہوں گے
اور بعض زمین میں سفر کرتے ہیں

1- راتیں اور دن اللہ کے مقرر کیے ہوئے اصول کے تحت بڑے چھوٹے ہوتے رہتے ہیں

2- آیت 2 سے 4 تک میں فرمایا تھا کہ (1) رات کو قیام تھوڑا کر (2) اس کا نصف یا اس سے تھوڑا یا زیادہ اب فرمایا ہے کہ اے نبی ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ اور آپ کے ساتھی رات کے دو تہائی تک بھی قیام کرتے ہیں اس کا نصف حصہ بھی اور ایک تہائی بھی اللہ جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی وقت کا ٹھیک ٹھیک حساب نہیں رکھ سکتے کہ رات کتنی گزر گئی ہے اور کتنی باقی ہے، سو اللہ نے اس صورت احوال اور بیداری کے اثرات کو دیکھتے ہوئے تم پر کرم کیا ہے، لہٰذا تم پر رات کا کتنا حصہ نماز میں گزارنا ہے، اس کی کوئی پابندی نہیں آپ آسانی سے جتنا قرآن پڑھ سکیں، پڑھ لیا کریں یعنی رات کا جتنا حصہ قیام کر سکیں کریں

3- اللہ جانتا ہے کہ کچھ لوگ مریض بھی ہوں گے، کچھ کو رزق حلال کمانے کے لیے تجارتی اور کھیتی باڑی کی دیکھ بھال کے لیے سفر بھی کرنا پڑتے ہیں آگے چل کر تمہیں اللہ کی راہ میں لڑائیوں میں بھی حصہ لینا ہوگا اگر تم اسی طرح دو تہائی نصف اور ایک تہائی رات نماز میں قیام کرتے رہے تو اس سے تمہاری صحت، کاروبار اور اللہ کی راہ میں جنگوں میں کارکردگی بھی متاثر ہوگی، لہٰذا اتنا پڑھ لیا کرو جتنا آسانی سے پڑھ سکو

اللہ کے فضل کی تلاش کے لیے

اور بعض اللہ کی راہ میں

جنگ کرتے ہیں

سو تم پڑھو

جتنا آسانی سے پڑھ سکو

اس میں سے

اور قائم کرو نماز[4]

اور ادا کرو زکوٰۃ

اور اللہ کو قرض دو

قرض حسنہ

اور تم اپنی جانوں کے لئے

جو بھی بھلائی آگے بھیجو گے

اسے تم اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے

وہی زیادہ بہتر ہے

اور اجر میں عظیم ہے

اور اللہ سے مغفرت مانگا کرو

اللہ تو ہے

بخشش دینے والا مہربان

4- لیکن پانچ وقت کی نماز قائم رکھو زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اپنی کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو روز حساب اچھا صلہ پانے کے لیے کہ تم جو کچھ آگے بھیجو گے پا سکو گے

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 56 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾	1- اے کپڑا اوڑھ کر لیٹنے والے[1]
2- قُمْ فَاَنْذِرْ ۖ﴿۲﴾	2- اٹھ اور خبردار کر[2]
3- وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۖ﴿۳﴾	3- اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کر
4- وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۖ﴿۴﴾	4- اور اپنا لباس پاک رکھ[3]
5- وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۖ﴿۵﴾	5- اور گندگی سے دور رہ[4]

1- غارِ حرا میں جبریلؑ کی آمد، اللہ کی طرف سے رسالت کی خوشخبری اور پہلی وحی کے ذہنی، قلبی اور جسمانی اثرات کے زیر اثر اللہ کے رسولؐ غار سے سیدہ خدیجہؓ کے خیمے میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا تھا ''مجھے کپڑا اوڑھا دو'' اس کے بعد چند ہفتے وحی نہ آئی اس دوران اللہ کے رسولؐ جبریلؑ کی آمد خوشخبری اور اللہ کی طرف سے سونپے گئے مشن کے بارے میں سوچتے رہے اور اس بارے میں بھی کہ اللہ نے پھر کوئی پیغام کیوں نہیں بھیجا؟ ایک روز آسمان کی طرف سے آواز آئی آپؐ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو خلاء میں معلق ایک کرسی پر جبریلؑ دکھائی دیئے آپؐ کے قلب و ذہن اور جسم اسی پہلے والی حالت کی طرف لوٹ گئے آپؐ جلدی سے گھر واپس آ گئے اور سیدہ خدیجہؓ سے فرمایا ''مجھے کپڑا اوڑھا دو! مجھے کپڑا اوڑھا دو!'' آپؐ لیٹ گئے سیدہ خدیجہؓ نے آپؐ کے اوپر چادر ڈال دی اور وحی کا رکا ہوا سلسلہ شروع ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی پہلی سات آیات میں آپؐ کو سونپے گئے مشن کے بارے میں اور اس کی تکمیل کے لیے مزید احکامات ارسال کر دیئے (ہم نے الامینؐ کی جلد اول میں ''انتخاب'' کے عنوان کے تحت باب میں پہلی وحی سے اس وحی تک کے حالات و معاملات کا تفصیل سے جائزہ لینے کی کوشش کی ہے)

2- بنی آدم کو منکروں اور مشرکوں کے لیے اللہ کے عذاب سے ڈرا کر انہیں راہ راست پر لانے کے مشن کا آغاز کر

3- عربی محاورے کے مطابق لباس کی پاکیزگی میں دل و جان اور اخلاق و عمل کی پاکیزگی بھی شامل ہے

4- رجز سے عام طور پر بت پرستی اور شرک کی گندگی مراد لی جاتی ہے مگر اس میں توحید کے خلاف فکر و نظر اور عمل و اخلاق کی گندگی بھی شامل ہے یعنی رب کی بڑائی کے خلاف جو بھی گندگی ہو، وہ سب ہی اس میں شامل ہے اللہ تعالیٰ مخاطب ہیں اپنے نبیؐ سے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ وہ نبوت سے پہلے بھی ہمیشہ ایسی گندگی سے دور رہے ہیں جس کا ذکر کیا جا رہا ہے اور اس ناپاکی سے بھی جس کا آیت 4 میں ذکر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبیؐ کو ایسی دوری کا حکم دینے کا مطلب کیا ہے؟ یہ کہ جس بھی کسی میں ایسی ناپاکی اور گندگی ہو، اس سے دور رہنا اسے اللہ سے ڈرنے والا نہ سمجھ لینا

6- وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶	6- اور احسان کسی فائدے کے لیے نہ کر [5]
7- وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷	7- اور اپنے رب کے لیے صبر کر [6]
8- فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝۸	8- اور جب صور میں پھونکا جائے گا
9- فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝۹	9- تو وہ دن بڑا ہی دشوار دن ہوگا
10- عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝۱۰	10- کافروں کے لیے [7] کوئی بھی آسانی نہیں ہوگی
11- ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝۱۱	11- چھوڑ دو مجھے [8] اور اسے جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا تھا [9]
12- وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۝۱۲	12- اور میں نے اس کو دیا ہے بہت سا مال

5- بنی آدم کو عذاب سے بچا کر فلاح کی راہ پر ڈالنے کا جو مشن تمہیں سونپا جا رہا ہے، اسے اللہ کے لیے انجام دے بلاشبہ عذاب سے بچانا اور فلاح کی راہ دکھانا بنی آدم پر احسان ہے مگر اس احسان میں کسی ذاتی فائدے کے حصول کی خواہش کی ملاوٹ نہیں ہونا چاہیے

6- اس مشن میں جو دشواریاں اور مشکلات پیش آنے والی ہیں، انہیں صبر و استقلال سے برداشت کرنا

7- آپ کے ذمے لگائے مشن کو نہ ماننے والوں کے لیے روز حساب بہت دشوار ہوگا ان کے ساتھ اس روز کوئی بھی نرمی نہیں برتی جائے گی

8- آیت 7 کے بعد کی آیات اس وقت نازل ہوئی تھیں جب چادر اوڑھنے والا اللہ کی بڑائی کا مشن شروع کر چکا تھا اور اس مشن کے اللہ کی طرف سے ہونے کا انکار کرنے والے اللہ کے رسولؐ کے خلاف سرگرم ہو چکے تھے ان کی اللہ کے دین اور رسولؐ سے دشمنی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ ان سے نپٹنا مجھ پر چھوڑ دے

9- جو اللہ کی بڑائی کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہو رہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اسے پیدا کیا تھا تو وہ اکیلا ہی تھا، پھر میں نے اسے مال دیا افرادی قوت دی، اسے زندگی گزارنے کے وسیع وسائل دیئے صلاحیتیں عطا کیں اور وہ ہے کہ ہمارے دین اور رسول ﷺ کی مخالفت کر رہا ہے اس سے میں خود نپٹ لوں گا

13- وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾

13- اور حاضر رہنے والے بیٹے

14- وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾

14- اور میں نے اسے کشادگی دی
بہت ہی کشادگی

15- ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾

15- پھر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ
میں اسے اور زیادہ دوں[10]

16- كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾

16- نہیں! نہیں![11]
وہ تو ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے

17- سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾

17- عنقریب میں اسے
کٹھن چڑھائی چڑھواؤں گا[12]

18- اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿۱۸﴾

18- اس نے سوچا
اور بات بنانے کی کوشش کی[13]

19- فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾

19- سو وہ مارا جائے[14]
اس نے کیسی بات بنانے کی کوشش کی تھی

20- ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾

20- ہاں وہ مارا جائے
اس نے کیسی بات بنانے کی
کوشش کی تھی

21- ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾

21- پھر اس نے دیکھا[15]

10- وہ پھر بھی مطمئن نہیں پھر بھی اس سب کچھ کے لیے ہمارا شکر گزار نہیں ہو رہا

11- نہیں! نہیں! یعنی میں ہرگز اس کی طمع پوری نہیں کروں گا

12- سخت ترین مصائب کے حوالے کر دوں گا

13- اس نے دین حق کی مخالفت میں سوچ بچار کی اور اس کے لیے کوئی دلیل ڈھونڈنے کی کوشش کی

14- کوشش کی مگر کوئی دلیل نہ بن پائی۔ نتیجہ؟ اپنے ہی ہاتھوں آپ مارا گیا رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا اپنی اصلیت بھول گیا دین حق کے خلاف پراپیگنڈہ لائن ڈھونڈنے لگا اور مارا گیا

15- اس رسوائی پر ادھر ادھر دیکھا کوئی نئی بات بنانے کی کوش کی کہ بات بن جائے

22- ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾

22- پھر اس نے تیوری چڑھالی
اور منہ بنالیا[16]

23- ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾

23- پھر اس نے پیٹھ پھیر لی
اور تکبر کیا[17]

24- فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾

24- اور کہا "نہیں ہے یہ کچھ
مگر پہلے سے چلا آ رہا جادو ہی

25- اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾

25- نہیں ہے یہ
مگر انسانی کلام ہی"

26- سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

26- میں عنقریب اس کو
سَقَر میں جھونک دوں گا[18]

27- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

27- اور تو کیا جانے کہ سَقَر کیا ہے؟

28- لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾

28- وہ نہ باقی رہنے دیتی ہے
اور نہ وہ چھوڑتی ہے[19]

29- لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾

29- آدمی کی کھال جھلس دینے والی

30- عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

30- اس پر انیس نگران ہیں[20]

16- دین حق کے خلاف بنائی اپنی باتوں کے بے وزن ہو جانے کی ذلت پر منہ بنا کر تیوری چڑھالی

17- حق سے منہ پھیر لیا اور اپنے غرور اور تکبر کی طرف لوٹ گیا اس ناکامی کے باوجود حق کو تسلیم نہ کیا

18- سَقَرَ دوزخ کے ناموں یا درجوں میں سے ایک ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دین حق کے ایسے دشمنوں کو میں لازماً دوزخ میں ڈالوں گا

19- یعنی جو کوئی اس میں ڈال دیا جائے، اس کی حالت مُردوں سے بھی بدتر ہوگی اتنی بدتر کہ وہ خواہش کرے گا کہ اسے موت آجائے اور وہ اس عذاب سے نجات پالے مگر اس کی یہ خواہش بھی کبھی پوری نہیں ہوگی وہ ہمیشہ ایسا عذاب بھگتتا رہے گا کہ سَقَرَ نہ چھوڑتی ہے نہ باقی رہنے دیتی ہے

31- وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا
جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ
لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ
كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ
يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا
هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝۳۱

ع ۱ ۳۱ ۱۵

31- اور ہم نے نہیں بنائے
آگ کے نگران
مگر فرشتے ہی
اور ہم نے نہیں بنائی
ان کی گنتی
مگر کافروں کے لیے آزمائش [21]
تاکہ اہل کتاب کو یقین آجائے [22]
اور زیادہ ہو جائے [23]
ایمان لانے والوں کا ایمان
اور اس لیے کہ نہ شک میں رہیں [24]
اہل کتاب اور مومن
اور اس لیے کہ وہ لوگ
جن کے دلوں میں مرض ہے [25]
اور کفر کرنے والے

21- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے دوزخ نگرانوں کی جو تعداد بتائی ہے، یہ کافروں کے لیے ایک آزمائش ہوگی کہ ہم جو کچھ کہیں وہ اس پر یقین کرتے ہیں یا نہیں؟ وہ ہماری بات پر یقین کرتے ہیں یا اس تعداد کو اپنے کفر کا بہانہ بنا لیتے اور کہتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے بڑے دوزخ کے صرف انیس ہی نگران ہوں اور اسے حق کے خلاف دلیل بنا کر پیش کرنا شروع کر دیں گے

22- اس لیے کہ انہیں قرآن کی صداقت کے بارے میں کوئی شبہ نہ رہے کیونکہ اہل کتاب جانتے ہیں کہ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے وہ تو ایک نگران سے بھی یا کسی نگران کے بغیر بھی دوزخ کا نظم چلا سکتا ہے، لہٰذا جس کتاب میں اتنے بڑے دوزخ کے صرف انیس نگرانوں کا حوالہ ہے، وہ اللہ کی طرف سے ہی ہو سکتی اگر وہ محمدؐ نے خود بنائی ہوتی جیسا کہ مشرک اور منکر کہتے ہیں تو وہ تو ہرگز ہرگز اتنے وسیع و عریض دوزخ کے نگرانوں کی تعداد اتنی کم نہ رکھتے بلکہ نگرانوں کی تعداد بہت زیادہ بتاتے اور اس لیے بھی کہ اہل کتاب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ ایسی باتوں کا مفہوم وسیع ہوتا ہے جسے لغوی معنوں تک ہی محدود نہیں کیا جا سکتا

23- تاکہ اللہ تعالیٰ کی قوت کاملہ پر ان کا ایمان مزید پختہ ہو جائے

24- قرآن کے اللہ کی طرف سے ہونے کے بارے میں

25- وہ جن کے دلوں میں قرآن کے اللہ کی طرف سے ہونے کے بارے میں شبہ کا مرض ہے

کہیں "اس مثال سے اللہ کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟"[26]
اس طرح اللہ جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے
اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے
اور نہیں جانتا کوئی بھی[27]
تیرے رب کے لشکروں کو
خود اس کے سوا
اور نہیں ہے یہ
مگر بنی آدم کے لیے نصیحت[28]

2

32- كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾
32- نہیں! نہیں![1]
قسم ہے چاند کی

33- وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾
33- اور رات کی
جب وہ پیٹھ پھیر لے[2]

34- وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾
34- اور صبح کی
جب وہ روشن ہو جائے

35- إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾
35- بلاشبہ وہ واقعی

26- یہ ہے وہ فتنہ جس کا اللہ تعالیٰ نے نگرانوں کی تعداد کے حوالے سے ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ ہم نے اس تعداد کو اصل میں کافروں کے لیے ایک فتنہ یا آزمائش بنایا ہے یعنی وہ قرآن میں اس تعداد کی بنیاد پر اہل ایمان سے پوچھتے پھریں گے کہ یہ تعداد تو تمہارے اللہ نے بتائی ہے، کیا ایسا ممکن ہے جیسا کہ بتایا گیا ہے؟ اور جس کتاب میں اتنے بڑے دوزخ کے صرف انیس نگران بتائے جائیں وہ اللہ کی طرف سے ہو سکتی ہے جس سے ہمیں ڈرایا جا رہا ہے؟

27- تیرے رب کے پاس یہی انیس نگران ہی تو نہیں اس کے لشکروں کی تعداد کے بارے میں تو اس کے علاوہ کسی اور کو کوئی علم ہی نہیں یہ اعتراض کرنے والے ان لشکروں کو کیوں بھول رہے ہیں کیا اللہ اس لشکر کو نگرانی پر نہیں لگا سکتا؟

28- یہ نصیحت کہ وہ ہوش میں آجائیں

1- یعنی دوزخ ہرگز ایسی چیز نہیں جس سے منکر اور مشرک انکار کر سکیں

2- جب رات جا رہی ہو اور دن چڑھنے کے آثار ظاہر ہو جائیں

36- نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

37- لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

38- كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ﴿۳۸﴾

39- اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ﴿۳۹﴾

40- فِیْ جَنّٰتٍ ؕ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾

41- عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾

42- مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾

43- قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾

بڑی چیزوں میں سے ایک ہے[3]

36- انسانوں کے لئے ڈرانے والی[4]

37- ہر اس شخص کو
جو تم میں سے
آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے[5]

38- ہر کوئی اپنی کمائی کے عوض رہن ہے[6]

39- مگر دائیں ہاتھ والے[7]

40- وہ باغات میں سے
پوچھتے ہوں گے

41- مجرموں سے[8]

42- ”تمہیں کونسی چیز دوزخ میں لے گئی ہے؟“

43- وہ کہیں گے
”نہیں ہوتے تھے ہم
نمازیوں میں سے[9]

3- وہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ مذاق میں اڑا دی جائے

4- بنی آدم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اس سے ڈرے گا نہیں سب کو اس سے ڈرنا ہوگا

5- تم سب کو اس سے خبردار رہنا ہوگا خواہ کوئی حق کی طرف آگے بڑھنے والا ہو یا اس سے انکار کر دینے والا ہو۔ کیوں؟ سب کو کیوں؟ اگلی آیت دیکھیں

6- ہر کسی کو اس کے اعمال کا لازماً بدلہ ملے گا ایسا نہیں کہ صرف ایمان لے آئے اور احکام الٰہی کی پابندی نہ کرے تو بھی اس دوزخ سے بچ جائے گا

7- بچے گا کون؟ دائیں ہاتھ والے یعنی ایمان لا کر احکام الٰہی کی پابندی کرنے والے، وہ باغات میں ہوں گے

8- اہل جنت مجرموں سے پوچھیں گے کیسے؟ سورہ الاعراف اور سورہ الصافات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اہل جنت دوزخ والوں کو دیکھ بھی سکیں گے اور ان سے بات بھی کر سکیں گے

9- جب یہ آیات نازل ہوئی تھیں، اس وقت پانچ وقت کی نماز فرض تو نہیں ہوئی تھی لیکن اللہ کا رسولؐ اور اہل ایمان اس وقت بھی نماز پڑھا کرتے تھے۔ نماز ہے کیا؟ اللہ کی حاکمیت کو قبول کر کے اس کی بندگی کرنا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نے اللہ کی حاکمیت قبول نہیں کی تھی سو اس کی بندگی نہیں کرتے ہوتے تھے

44- وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾

44- اور ہم مسکینوں کو
کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے

45- وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾

45- اور ہم باتیں بنایا کرتے تھے
باتیں بنانے والوں سے مل کر[10]

46- وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾

46- اور ہم روزِ جزا کو جھٹلایا کرتے تھے[11]

47- حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾

47- یہاں تک کہ ہمیں موت نے آن لیا"

48- فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾

48- سو نہیں فائدہ دے گی انہیں سفارش
کسی بھی سفارش کرنے والے کی

49- فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾

49- تو انہیں کیا ہو گیا ہے
کہ وہ نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں[12]

50- كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾

50- جیسے کہ وہ[13]
بدکے ہوئے گدھے ہیں

51- فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾

51- جو شیر سے ڈر کر بھاگ رہے ہوں

52- بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾

52- بلکہ ان میں سے ہر کوئی چاہتا ہے کہ
اس کے نام کھلے خط بھیجے جائیں[14]

10- یعنی دین حق کے بارے میں باتیں بنایا کرتے تھے ویسی باتیں جن کا آیات 18، 19 اور 20 میں ذکر فرمایا گیا ہے

11- ہم روز جزا کو جھٹلا کر دوزخ سے ڈرتے نہیں ہوتے تھے

12- ان کے ساتھ کیا خرابی ہے کہ وہ قرآن سے منہ پھیر لیتے ہیں؟

13- یہ ان کے نصیحت سے منہ پھیر لینے کی حالت کا بیان ہے یعنی وہ قرآن سے ایسے دور بھاگ رہے ہیں جیسے شیر کی بو سونگھ کر جنگلی گدھا بدحواس ہو جاتا ہے اور بھاگنا شروع کر دیتا ہے یہ جانے بغیر کہ بھاگ کدھر کو رہا ہے

14- ہر کوئی کہتا ہے کہ اللہ براہ راست ہم سے رابطہ کیوں نہیں کرتا؟ وہی بات جو بے علم متکبروں کے بارے میں سورہ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے کہ وہ کہتے ہیں "اللہ تعالیٰ خود ہم سے کیوں بات نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں بھیجتا" (آیت-118)

53- كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝۵۳

53- نہیں! نہیں!
بلکہ وہ آخرت کا خوف ہی نہیں رکھتے[15]

54- كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝۵۴ۚ

54- ہرگز نہیں[16]
یہ تو ایک نصیحت ہے

55- فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ ۝۵۵ۭ

55- سو جو چاہے
اس سے نصیحت حاصل کرلے[17]

56- وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝۵۶ۧ

56- اور نہیں نصیحت حاصل کرتے وہ لوگ
مگر یہ کہ اللہ ہی چاہتا ہو[18]
وہی اس کا حق رکھتا ہے کہ
اس سے ڈرا جائے[19]
اور معاف کر دینے کا اختیار
صرف اسی کے پاس ہے[20]

15- آیت 49 میں جو سوال کیا گیا تھا کہ ”وہ منہ کیوں پھیر لیتے ہیں، انہیں کیا ہوا؟“ یہ اس کی وضاحت ہے کہ وہ یوم حساب پر ایمان ہی نہیں رکھتے اس لیے اس دن کا اور اس کے حساب کا ذکر سنتے ہی وہ بدحواس گدھے بن جاتے ہیں

16- یعنی ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے، ہم صرف اپنے رسولوں کی طرف بھٹکے ہوؤں کو راہ راست دکھانے کے لیے صحیفے بھیجا کرتے ہیں اب ہم نے قرآن نازل کر دیا ہے

17- قرآن سے

18- وہ قرآن سے اسی صورت میں نصیحت حاصل کر سکتے ہیں جب وہ اللہ کے متعین کردہ ضابطہ عمل کو دل سے قبول کر کے اس پر چلنے کا عزم کر لیں جو کوئی ایسا نہیں کرتا، وہ کوئی سبق حاصل نہیں کر سکتا یہ اللہ کا متعین کردہ اصول ہے

19- یہ اللہ ہی کا حق ہے کہ بندے ہر وقت اس سے ڈرتے رہیں جو کوئی اللہ کا یہ حق کسی اور کو دیتا ہے، اسے اللہ نصیحت حاصل کرنے کی توفیق نہیں دیا کرتا جو کوئی اللہ کے علاوہ کسی اور سے ڈرتا ہے، اس کا تو اللہ پر ایمان ہی کامل نہیں

20- معاف کر دینے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے اور معافی اسی کو ملے گی جو اللہ، قرآن اور اللہ کے رسولؐ پر ایمان لا کر ایمان سے پہلے کے گناہوں کی معافی مانگے ایمان نہیں تو معافی بھی نہیں

سُوْرَةُ الْقِیٰمَةِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 40 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ﴿۱﴾

1- نہیں[1] میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی

2- وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ﴿۲﴾

2- اور نہیں[2] میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی[3]

3- اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ﴿۳﴾

3- کیا انسان یہ گمان کر رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کر سکتے؟[4]

4- بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾

4- کیوں نہیں؟ ہم تو اس پر بھی قادر ہیں کہ

1- یعنی مرے ہوؤں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے کا معاملہ ایسے نہیں جیسے کفار کہتے ہیں

2- قیامت کے دن کی قسم کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ ایک بار پھر فرماتے ہیں کہ نہیں ایسے نہیں جیسے کفار کہتے ہیں

3- ملامت کرنے والا نفس ترجمہ کیا گیا ہے ''نفسِ لوامہ'' کا جس سے موجودہ حوالے سے مراد ہے ''زندہ ضمیر'' جو انسان کو اس کے برے کام، بری حرکت اور بری نیت پر ملامت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قسم کھانے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انسان کی فلاح میں اس کے اپنے نفس کی کتنی اہمیت ہے

4- یہ ہے کفار کا وہ موقف جس کی تردید سے سورت کا آغاز فرمایا گیا ہے کہ ''نہیں!'' اور پھر دوسری آیت کے شروع میں پھر سے فرمایا کہ ''اور نہیں'' کفار کہتے تھے کہ ''جب ہم ہڈیاں اور چورا چورا ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر سے پیدا کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 49) یعنی کفار یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایسا کر ہی نہیں سکتے ان کا یہ گمان تو ہماری قدرت کاملہ سے انکار ہے

اس کی انگلیوں کی پور پور
اصل حالت میں لے آئیں 5

5- بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ

5- بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ
وہ بداعمالیاں ہی کرتا رہے
اپنے آگے کے وقت میں بھی [6]

6- یَسْـَٔلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۙ

6- وہ پوچھتا ہے
"کب ہے یوم قیامت؟" [7]

7- فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ

7- اور جب نظر پتھرا جائے گی [8]

8- وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ

8- اور چاند تاریک ہو جائے گا

9- وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ

9- اور سورج اور چاند
ملا دیئے جائیں گے [9]

10- یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۚ

10- اس روز انسان کہے گا
"ہے کوئی بھاگنے کی جگہ؟"

11- كَلَّا لَا وَزَرَ ۙ

11- نہیں!

5- ہم تو ان کی انگلیوں کی ایک ایک پور پھر سے اسی حالت میں لا سکتے ہیں جس میں موت سے پہلے ہوتی تھی

6- اس سے انکار کرنے والا جو بھی کوئی انسان ہو وہ اٹھائے جانے اور حساب کے لیے اللہ کے سامنے پیش کیے جانے سے اس لیے انکار کرتا ہے تاکہ جو بداعمالیاں وہ کرتا رہا ہے اپنی بقیہ زندگی میں بھی وہی کرتا رہے کیونکہ اگر وہ ایمان لے آئے تو پھر تو اسے وہ سب بداعمالیاں چھوڑ کر اللہ کے احکام پر عمل کرنا پڑے گا

7- جب اسے اس روز سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ طنز کرتا ہے کہ پھر آ کیوں نہیں رہا وہ دن؟

8- آگے اس روز کا بیان ہے

9- بے نوری میں ایک دوسرے سے ملا دیئے جائیں گے

12- اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىٕذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾

کوئی جائے پناہ نہیں

12- اس روز تیرے رب کے پاس

پہنچ کر ہی ٹھہرنا ہوگا[10]

13- یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾

13- اس روز انسان کو

بتا دیا جائے گا

اس سب کچھ کے بارے میں

جو اس نے آگے بھیجا تھا[11]

اور جو کچھ اس نے پیچھے چھوڑا تھا[12]

14- بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾

14- نہیں بلکہ انسان اپنے خلاف

آپ ہی موقع کا گواہ ہوگا[13]

15- وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾

15- خواہ وہ کتنے ہی

بہانے پیش کرے[14]

16- لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾

16- اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے

اپنی زبان کو اس کے ساتھ ساتھ حرکت نہ دے[15]

10-اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہی پہنچنا ہوگا

11-آگے بھیجا یعنی روز حساب کام آنے والی کمائی جو اس نے آگے بھیجی ہوگی

12-اس روز کو بھول کر دنیا میں جو بداعمالیاں کرتا رہا ہوگا اس کی ان بداعمالیوں کے دوسروں پر کیا کیا اور کیسے کیسے اثرات مرتب ہوئے؟ کیونکہ ان کا ذمہ دار بھی تو وہی ہوگا

13-ہر انسان کو خود اچھی طرح سے یاد آجائے گا کہ وہ کیا کرتا رہا ہے وہ خود اپنی اصلیت کا نمونہ بنا ناگھڑا ہوگا

14-اس کی بہانہ بازی بھی اس کی اصلیت کو چھپا نہیں سکے گی

15-اللہ تعالیٰ مخاطب تو ہیں اپنے نبیؐ سے اور بتا رہے ہیں کافروں کو کہ ہمارا نبیؐ قرآن کے حوالے سے قیامت کے بارے میں جو کچھ بھی ◄◄

17- اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾

17- اسے جمع کر دینا
اور اسے پڑھنا
تو ہمارے ذمے ہے

18- فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾

18- سو جب ہم اسے پڑھ لیں
تو اس کو پڑھنے کی پیروی کر

19- ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾

19- پھر اس کو کھول کر بیان کر دینا تو
ہمارے ذمے ہے

20- كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾

20- نہیں نہیں
بلکہ تم لوگ
جلدی سے مل جانے والی چیز کو
محبوب رکھتے ہو

21- وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾

21- اور آخرت کو چھوڑے دیتے ہو[16]

◄◄ تمہیں بتاتا ہے وہ سب ہم نے ہی اس کے سینے میں محفوظ کیا ہوا ہے وہ قرآن کی جو بھی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا جو بھی مطلب واضح کرتا ہے وہ پڑھنا اور واضح کرنا ویسے ہی ہے جیسے ہم نے اسے پڑھ کر سنایا ہوا ہے اور ان آیات کا جو مطلب بتایا ہوا ہے۔ ہم نے اپنے نبیؐ سے کہا ہوا ہے کہ (1) جب وحی نازل کی جا رہی ہو تو وہ اس کے ساتھ ساتھ زبان کو حرکت نہ دے کہ وہ سب جلد یاد ہو جائے (2) ہم نے اپنے نبیؐ کو بتایا ہوا ہے کہ اس وحی کو اس کے سینے میں محفوظ کر دینا اور ویسے ہی پڑھنا آسان بنا دینا ہماری ذمہ داری ہے (3) ہم نے کہا ہوا ہے کہ ہماری طرف سے بھیجی وحی جب تمہارے لیے پڑھی جا رہی ہو تو دل میں اس کو پڑھتے جائیں (4) اس وحی کے ذریعے بھیجی گئی آیات کا مفہوم اور مطالب ہم نے ہی اپنے نبیؐ کو بتائے ہوئے ہیں، لہٰذا قیامت کے بارے میں ہمارا نبیؐ ان آیات میں جو کچھ بھی پڑھ کر سناتا اور بتاتا ہے وہ بالکل وہی ہے جو ہماری طرف سے ہے کہ وہ تو وحی کے نزول کے وقت زبان تک نہیں ہلاتا ہوتا ان آیات کے حوالے سے قرآن کریم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بنیادی باتیں بتا کر واضح کر دیا گیا ہے کہ ہمارا نبیؐ قرآن کے حوالے سے جو کچھ بھی بتاتا اور سمجھاتا ہے وہ ہماری طرف سے ہے اور بالکل سچ اور حق ہے

16- تمہارے آخرت سے انکار کا اصل سبب یہ ہے کہ تم نے اس دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ رکھا ہے اگر تمہیں آخرت کی فکر ہوتی تو تم قرآن پر ایمان لا کر آخرت کی بھی تیاری کرتے

22- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾

22- اس روز
کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے [17]

23- اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾

23- اپنے رب کی طرف
دیکھ رہے ہوں گے [18]

24- وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾

24- اور کچھ چہرے اس روز
اداس ہوں گے

25- تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾

25- اس خیال سے کہ
ان پر کمر توڑ دینے والی
مصیبت آنے والی ہے

26- كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾

26- نہیں! نہیں! [19]
جب جان حلق تک پہنچ جائے گی

27- وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾

27- اور کہا جائے گا
"ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟" [20]

28- وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾

28- اور آدمی جان جائے گا کہ
یہ وقتِ جدائی ہے [21]

17- روزِ حساب کو

18- اپنے رب کے کرم اور انعامات کو دیکھتے ہوئے

19- "نہیں نہیں" وہی بات جس سے سورت کا آغاز فرمایا گیا ہے کہ پھر سے زندہ کرنے اور دنیاوی اعمال کا حساب لینے کے بارے میں جو کچھ تم کہتے ہو وہ ایسا ہرگز نہیں

20- جب کسی مشرک کی جان حلق میں پھنسی ہوتی ہے تو اس کے اردگرد والے اس کے عزیز و اقارب اسے اس عذاب سے نجات دلانے کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے وہ اس عذاب جان کنی کے وقت ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تم کسی تعویذ کنڈے اور جھاڑ پھونک والے کو جانتے ہو تا کہ اسے بلائیں اور اس کا کچھ کریں

21- وہ جس کی جان حلق میں پھنسی ہوگی

ع ۱۱ ۱۲

29- وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾

29- اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی [22]

30- اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾

30- تیرے رب کی طرف روانگی اس دن ہوگی

2

31- فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾

31- سو اس نے نہ حق کی تصدیق کی [1] اور نہ نماز پڑھی [2]

32- وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾

32- بلکہ اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی [3]

33- ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾

33- پھر وہ چلا گیا اپنے اہل خانہ کی طرف [4] اتراتا ہوا

34- اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

34- افسوس ہے تجھ پر پس افسوس

35- ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾

35- پھر افسوس ہے تجھ پر

22- جب جان نکل جائے گی تو اردگرد والے زیادہ سے زیادہ یہی کر سکیں گے کہ اس کی ٹانگیں سیدھی کر دیں ایسا کر کے وہ اس کو دفنانے کی تیاریوں میں لگ جاتے ہیں اور اس طرح دنیا کو محبوب رکھنے اور آخرت کو بھول جانے والے کی اپنے رب کی طرف روانگی ہو جاتی ہے نہ وہ مال و متاع اس کے کام آئے گا جو وہ بناتا رہا تھا، اور نہ کوئی جھاڑ پھونک والا اسے اس روانگی سے بچا سکے گا

1- یعنی ایمان نہ لایا

2- نماز کیا ہے؟ اللہ ہی کے خالق و مالک ہونے پر ایمان کامل کا عملی اظہار اسی سے رہنمائی اور مدد کی درخواست اور مغفرت کی دعا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن سننے کے باوجود اس نے ایسا نہ کیا

3- سنا، سن کر جھٹلایا اور حق سے منہ پھیر لیا

4- اپنے کفر پر اترتا ہوا اپنے اہل کی طرف لوٹ گیا مگر وہ اہل اس کی جان حلق میں پھنس جانے کو بھی دیکھتے ہی رہے اور اس کی کچھ بھی مدد نہ کر سکے

36- اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی ﴿۳۶﴾

پس افسوس[5]

36- کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ
اسے شتر بے مہار ہی
رہنے دیا جائے گا؟[6]

37- اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ﴿۳۷﴾

37- کیا نہیں تھا وہ[7]
منی کا ایک قطرہ
جو ٹپکایا جاتا ہے

38- ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ﴿۳۸﴾

38- پھر وہ بن گیا تھا
جما ہوا خون
پھر اللہ نے اس کو بنا دیا تھا
ٹھیک طرح سے

39- فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی ﴿۳۹﴾

39- پھر اس نے بنا دیا
اس سے جوڑا
نر اور مادہ

40- اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ﴿۴۰﴾

40- کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ
مرے ہوؤں کو پھر سے زندہ کر دے؟[8]

ع ۱ ۱۸

5- جو بھی کوئی ایسا ہے اس کی حالت قابلِ افسوس ہے۔

6- کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے اعمال کے بارے میں اسے مکمل آزادی ہے کہ وہ جو چاہے کرے اس سے نہ پوچھا جا سکتا ہے نہ کبھی پوچھا جائے گا؟ اپنے اسی گمان کے تحت وہ حق اور روز حساب کا انکار کر رہا ہے؟

7- اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی اصلیت یاد دلاتے ہیں کہ ذرا سوچ تو سہی کہ تو ہے کیا؟ اور جن صلاحیتوں پر تو اتراتا اور اکڑتا ہے، وہ تجھے کس نے دی ہوئی ہیں

8- اگر ہم تجھے منی کے ایک قطرے سے ٹھیک ٹھاک انسان اور ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کا مالک بنا سکتے ہیں تو ہم تجھے دوبارہ زندہ بھی کر سکتے ہیں ہم اس پر قادر ہیں اور تجھے پھر سے زندہ کر کے تیرے اعمال کا ضرور حساب لیں گے اگر تو ایمان نہیں لاتا تو اپنے کو ہی ہلاکت میں ڈال رہا ہے

سُوْرَةُ الدَّهْرِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 31 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ①

1- کیا انسان پر لامتناہی وقت کا وہ مرحلہ نہیں گزر چکا جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا؟[1]

2- اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ②

2- ہم نے تو انسان کو پیدا کیا تھا ایک مخلوط نطفہ سے[2] تاکہ ہم اسے آزمائیں[3] سو ہم نے اس کو بنا دیا تھا سننے والا دیکھنے والا[4]

3- اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③

3- ہم نے تو اسے راہ راست دکھا دی ہے[5] چاہے وہ شکر کرنے والا بنے یا ناشکرا بن جائے[6]

1- یعنی آیا ہوا ہے۔ وقت کے اس لامتناہی سلسلہ میں جس کے آغاز و انتہا کے بارے میں اللہ کے علاوہ کسی کو کچھ بھی معلوم نہیں ایک ایسا مرحلہ بھی تھا جب انسان ہوتا ہی نہیں تھا آگے اس انسان کو جو کوئی چیز بھی نہیں ہوتا تھا قابل ذکر چیز بنا دینے کا حال بیان فرمایا گیا ہے

2- مرد کے نطفہ اور عورت کے نطفہ کے مل جانے سے ایک ہی مخلوط نطفہ بنا کر ہم نے اس سے انسان کو پیدا کیا

3- دنیاوی زندگی میں آزمائیں

4- فہم و شعور عطا کر دیئے اچھائی برائی میں تمیز کرنے کی صلاحیت عطا کر دی

5- کیسے راہ دکھا دی؟ کتاب ہدایت کے ذریعے جس میں اسے بتا دیا گیا ہے کہ خالق مالک کی قربت کیسے حاصل ہوتی ہے اور حق سے دوری کی راہ کونسی ہے

6- یہ ہے وہ آزمائش کہ وہ اپنے خالق و مالک کی عطا کردہ نعمتوں کے لیے اس کا شکر ادا کرتا ہے یا ناشکرا بن جاتا ہے شکر تو وہی کر سکتا ہے جو ایمان لا کر کتاب ہدایت کی دکھائی راہ پر قائم ہو جائے

4- اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا۠ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ۝۴

4- ہم نے تو تیار رکھے ہوئے ہیں[7]
کفر کرنے والوں کے لیے
زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ

5- اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵ۚ

5- نیک لوگ تو ایسے جام پئیں گے[8]
جن میں کافور کی آمیزش ہوگی

6- عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ۝۶

6- وہ ایک چشمہ ہے
جس سے اللہ کے بندے پئیں گے[9]
وہ لوگ نکال لیں گے
اس سے شاخیں
جدھر کو چاہیں
بہت آسانی سے[10]

7- یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ۝۷

7- وہ لوگ جو نذر پوری کرتے ہیں[11]
اور اس دن سے ڈرتے ہیں
جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی

8- وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸

8- اور جو کھانا کھلاتے ہیں
اللہ کی محبت میں
مسکین کو

7- ناشکر گزاروں کے لیے جو ایمان لا کر شکر گزار بن جانے کی بجائے حق کا انکار کر کے ناشکری کی راہ پر قائم رہتے ہیں

8- نیک کون؟ شکر گزار راہ ہدایت پر قائم ہو جانے والے

9- وہ بندے جو اللہ کی بتائی راہ پر چلتے ہوئے وہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے

10- وہ جہاں بھی ہوں گے اس چشمہ سے وہ مشروب ان تک خود بخود پہنچتا رہے گا، جدھر کو چاہیں گے اس کا رخ موڑ لیں گے

11- اللہ کی اطاعت کی نذر مانیں تو اسے پوری کرتے ہیں اللہ سے کوئی بھلائی کا کام کرنے کا عہد کر لیں تو اس پر قائم رہتے ہیں اور کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے اس روز یعنی یوم حساب پکڑ ہو جائے

اور یتیم کو

اور اسیر کو[12]

9- اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝۹

9- ”ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے ہیں ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ[13]

10- اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰

10- ہم تو خوف رکھتے ہیں اپنے رب سے اس دن کا جو بہت سخت انتہائی طویل ہوگا“

11- فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝۱۱

11- سو اللہ انہیں اس دن کی شر سے بچا لے گا[14] اور انہیں عطا کر دے گا تازگی اور سُرور

12- وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝۱۲

12- اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطاء کر دے گا

12- حالات و واقعات کا قیدی، وہ مسلم ہو یا غیر مسلم ہو، جنگی قیدی ہو یا کسی اور جرم میں قید کیا گیا ہو، زمانہ قدیم میں قیدیوں کو کھانا نہیں دیا جاتا تھا اور جن قیدیوں کو کوئی کھانا نہیں بھیجتا تھا انہیں بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پہنا کر گلیوں اور بازاروں میں مانگ کر کھانے کے لیے پھرایا جاتا تھا۔ وہ اللہ سے محبت میں ایسے قیدیوں کو بھی کھانا کھلاتے ہیں (اسلامی ریاست کے قیام کے بعد قیدیوں کے پیٹ بھرنے کے لیے مانگنے کا یہ طریقہ حکماً ختم کر دیا گیا تھا)

13- ہم تم پر کوئی احسان نہیں کر رہے کہ اس کا بدلہ یا کوئی شکریہ چاہتے ہوں بلکہ ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں، اپنے اللہ کی خوشنودی کے لیے کر رہے ہیں

14- ایسوں کو اللہ روز حساب کی سختیوں سے بچا لے گا

13- مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا
شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾

13- وہ وہاں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے
وہ ہرگز نہیں دیکھیں گے وہاں پر
سخت دھوپ اور سخت سردی

14- وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا
تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾

14- اور ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اس کے سائے
اور اس کے پھلوں کے گچھے
ان کے قریب ہوں گے
بہت قریب [15]

15- وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ
كَانَتْ قَوَارِيْرَا ﴿۱۵﴾

15- اور ان کے درمیان گھمائے جائیں گے [16]
چاندی کے برتن
اور ایسے آبخورے
جیسے کہ وہ شیشے کے ہوں

16- قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾

16- شیشے جیسے چمکدار
چاندی سے بنے ہوئے
ٹھیک ٹھیک اندازے سے بھرے ہوئے [17]

17- وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾

17- اور انہیں وہاں پلائے جائیں گے
ایسے جام جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی [18]

15- ہر قسم کے پھل ان کے اتنے نزدیک ہوں گے کہ وہ جو بھی پھل پسند کریں گے، ہاتھ بڑھا کر اتار لیں گے

16- خدام ان کو پیش کرتے پھر رہے ہوں گے

17- جس کو جتنی خواہش اور ضرورت ہوگی، اس کو پیش کیے جانے والے برتن میں اتنا ہی مشروب ہوگا

18- زنجبیل یعنی سونٹھ کی

18- عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾

18- وہاں کے ایک چشمہ سے
جسے سلسبیل کہا جاتا ہے[19]

19- وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾

19- اور ان کے درمیان وہ کم سن
گھومتے پھریں گے
جو ہمیشہ ایسے ہی رہنے والے ہیں
تو انہیں دیکھے
تو تو انہیں خیال کرے
بکھرے ہوئے سچے موتی

20- وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾

20- اور تو جب بھی وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا
تو وہاں پر
نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا[20]

21- عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾

21- ان کے لباس ہوں گے سبز باریک ریشم کے
اور موٹے ریشم کے
اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے
اور ان کا رب انہیں پلائے گا
پاکیزہ مشروب

22- اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۱۹

22- ”یہ تو تمہاری جزا ہے[21]
اور تمہاری کوشش
قابل قدر رہی ہے“

19- سلسبیل سے مراد ایسا خوش ذائقہ پانی ہے جس کے پینے سے حلق بھی سکون محسوس کرے، اسی لیے اس چشمہ کو ہی سلسبیل کہا جائے گا جس میں ایسا مشروب بھرا ہوگا

20- جدھر بھی نظر جائے گی، ایسی نعمتیں نظر آئیں گی جو بڑے بڑے بادشاہوں کو ہی میسر آسکتی ہیں

21- ان اہل جنت کو بتایا جائے گا کہ تمہیں جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے، وہ تمہاری اس کوشش کا صلہ ہے جو تم دنیا میں جنت کے حصول کے لیے کرتے رہے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس کوشش کی قدر کی ہے

2

23- اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾

23- ہم نے ہی تجھ پر
یہ قرآن نازل کیا ہے

24- فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾

وقفہ وقفہ سے

24- سو اپنے رب کے
فیصلے تک صبر کر [1]
اور نہ توجہ دے
ان میں سے کسی
گنہگار یا منکرِ حق کی بات پر

25- وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾

25- اور اپنے رب کے نام کا ذکر کر
صبح و شام

26- وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾

26- اور رات کے کچھ اوقات میں
اس کے حضور سجدہ کر
اور اس کی تسبیح کر
طویل رات کے دوران

27- اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾

27- یہ لوگ تو جلد ملنے والی چیز کو پسند کرتے ہیں
اور اپنے آگے والے بھاری دن کو
نظر انداز کئے ہوئے ہیں [2]

1- اس فیصلے تک جس کے تحت اللہ صبر کرنے والوں کو وہ انعامات عطاء فرمائے گا جن کا آیت 12 سے 22 تک میں ذکر فرمایا گیا ہے اللہ تعالیٰ مخاطب تو ہیں اپنے رسولؐ سے مگر تلقین فرما رہے ہیں سب اہل ایمان کو کہ مشرکوں اور منکروں کی تدبیروں اور چالوں کا صبر و استقلال سے مقابلہ کرو اور فیصلہ کے روز تمہیں اس کی جزا اور انہیں سزا مل کر رہے گی

2- یہ مشرک اور منکر اس فیصلے کے دن کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں جو ان کے لیے بہت بھاری ہوگا

28- نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

28- ہم نے ہی انہیں پیدا کیا ہوا ہے
اور ان کے جوڑ مضبوط کیے ہوئے ہیں
اور ہم جب چاہیں
ان کی جگہ ان جیسے اور لا سکتے ہیں [3]

29- اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

29- یہ تو ایک نصیحت ہے [4]
سو جو چاہے
اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ پکڑ لے

30- وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾

30- اور تم لوگ یہ ہرگز نہیں چاہ سکتے
مگر یہ کہ اللہ ایسا چاہتا ہو [5]
اللہ تو ہے
سب کچھ جاننے والا
صاحبِ حکمت

31- يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع ۲

31- وہ جس کسی کو چاہے
اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے
اور ظالموں کے لیے
اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

3- ان جیسے ہی جسم و جان رکھنے والے اور لوگ لا سکتے ہیں جو اپنی جسمانی اور دماغی صلاحیتیں ان سے بہتر طریقے سے استعمال کریں گے

4- قرآن کے ذریعے جو کچھ بتایا جا رہا ہے، یہ ایک نصیحت ہے

5- اللہ اپنی رحمت میں داخل کسے کرتا ہے؟ اسی کو جو اس کی رحمت میں داخلے کی راہ اختیار کر لے جو ایسا نہ کرے اسے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے۔ ایسوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟ دردناک عذاب

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 50 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾	1- قسم ہے ان کی جو پے در پے بھیجی جاتی ہیں [1]
2- فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾	2- پھر وہ تند و تیز رفتار سے چلتی ہیں
3- وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾	3- اور خوب پھیلا دیتی ہیں [2]
4- فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾	4- اور الگ الگ کر دیتی ہیں [3]
5- فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾	5- پھر وہ یاد تازہ کر دیتی ہیں [4]
6- عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾	6- عذر کے ذریعے یا ڈرا کر [5]

1- اللہ تعالیٰ اپنے بنائے انسانوں کو اپنی قدرت کاملہ اور حاکمیت سے آگاہ فرمانے کے لیے کائنات کی ان چیزوں کی قسم اٹھاتے ہیں جن کی انسانوں کی روزمرہ کی دنیاوی زندگی میں بہت اہمیت ہے اور سب انسان اس اہمیت کو جانتے ہیں جہالت اور غفلت میں بھٹکتے انسانوں سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کے بارے میں غور و فکر کرو اور سوچو کہ جس اللہ نے یہ چیزیں بنائی ہوئی ہیں، وہ کتنی عظمت کا مالک ہے اور وہ اپنی قدرت سے کیا نہیں کر سکتا؟ انسانوں کی زندگی میں ہواؤں کی کتنی اہمیت ہے؟ اس کا تو بیان ممکن ہی نہیں پھر وہ ہوائیں جو ایک دوسری کے بعد بھیجی جاتی ہیں کبھی ہلکی اور خوشگوار کبھی گرم اور جلا دینے والی، کبھی بادلوں کو اُٹھا لانے والی اور کبھی طوفان بن جانے والی ہوائیں اللہ تعالیٰ مشرکوں اور منکروں کو ان ہواؤں کے بارے میں سوچنے اور غور و فکر کرنے کا حکم دینے کے ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ جس دن کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور واقع ہوگا یعنی روز قیامت اور حساب۔ سوچو تو کہ جو اللہ ان ہواؤں کو بھیجتا ہے کیا وہ اس وعدے کو پورا نہیں کر سکتا؟

2- بادلوں کو اُٹھا کر لانے اور دور دور تک لے جانے والی ہواؤں کی قسم

3- ان بادلوں کو فضاؤں میں بکھیر دینے والی ہواؤں کی قسم

4- لوگوں کے دلوں میں اللہ کی یاد پیدا کر دینے والی ہواؤں کی قسم۔ ہوائیں دلوں میں اللہ کی یاد کیسے پیدا کر دیتی ہیں؟ بادل اٹھا کر نہ لائیں خشک سالی آ گئی، قحط پڑ گیا اللہ کو بھول جانے والے بھی اسے یاد کرنے لگے گرم جلا دینے والی یا تند و تیز اڑا دینے والی ہوا کا طوفان آ گیا دلوں میں انہیں بھیجنے والے کا خوف زندہ ہو گیا۔ ہوا بند ہو گئی، سمندروں میں سفر کرنے والے صحراؤں اور وادیوں کے باسی ہوا کے لیے دعائیں مانگنے لگے۔ بادل لانے والی ہواؤں میں بجلیاں کڑکنے سے خوف اور ان بادلوں سے بارش کی اُمید پیدا ہو گئی

5- لوگوں کے دلوں میں ہواؤں نے اللہ کی یاد تو زندہ کر دی مگر کیوں؟ عذر کے لیے اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کو یاد کر کے اللہ کے حضور ان کے لیے عذر پیش کیے جانے لگے اور اسے بھول جانے والوں کے دلوں میں اس کا خوف پیدا ہو گیا طوفان کی سختی اور تباہی نے دلوں میں اللہ کا خوف بیدار کر دیا

7- اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷

7- تم سے جس کا وعدہ کیا جاتا ہے
وہ تو واقع ہو کر رہے گا[6]

8- فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸

8- سو جب ستارے مٹا دیئے جائیں گے[7]

9- وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹

9- اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا

10- وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰

10- اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے

11- وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱

11- اور جب رسولوں کی
حاضری کا وقت آجائے گا[8]

12- لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲

12- یہ سب کس دن کے لیے
مؤخر کیے گئے ہیں؟[9]

13- لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳

13- فیصلہ کے اس دن کے لیے

14- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۝۱۴

14- اور تو کیا خیال کرتا ہے
کہ فیصلے کا وہ دن کیسا ہے؟[10]

15- وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۵

15- اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے[11]

16- اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ۝۱۶

16- کیا ہم نے پہلے والوں کو
ہلاک نہیں کر دیا تھا؟

6- روز حساب ضرور آئے گا

7- جب وہ روز آئے گا تو

8- اس روز اللہ کے سارے رسول اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے۔ کیوں پیش ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے جن قوموں کی طرف انہیں بھیجا تھا اُن کے منکروں کے خلاف گواہی دینے کے لیے ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کو بتانے کے لیے کہ میں نے تو آپ کی طرف سے سونپا مشن پورا کیا مگر یہ منکر جھٹلاتے رہے تھے اللہ تو سب کچھ جانتا ہے مگر فیصلہ کے لیے رسولوں کی گواہی بھی ہوگی

9- یہ سب کچھ ہم اب کیوں نہیں کر رہے؟ اس لیے کہ یہ سب کچھ اس فیصلہ کرنے کے دن کیا جانا ہے اسی لیے ہم اب کسی کو سزا دینے کے لیے اس پر سے نہ ستارے مٹاتے ہیں نہ آسمان پھاڑتے ہیں

10- وہ دن کیسا ہوگا تمہیں نہ اس کا کوئی اندازہ ہے نہ ہو سکتا ہے

11- ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس روز کو جھٹلایا اور اس کے لیے تیاری نہ کی ان کی تباہی ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوگی

17- ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ⑰

17- پھر ہم انہی کے پیچھے بھیج دیں گے
بعد والوں کو[12]

18- كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ⑱

18- ہم مجرموں کے ساتھ
ایسے ہی کیا کرتے ہیں

19- وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ⑲

19- اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے

20- اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ⑳

20- کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے
پیدا نہیں کیا ہوا؟

21- فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ㉑

21- اور ہم نے اس کو
ایک محفوظ جگہ میں رکھا[13]

22- اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ㉒

22- ایک مقررہ وقت تک

23- فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ㉓

23- اور ہم نے ایک اندازہ مقرر کر دیا تھا
تو دیکھو ہم کیا ہی اعلیٰ اندازہ
مقرر کرنے والے ہیں[14]

24- وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ㉔

24- ہلاکت ہے اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے

25- اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ㉕

25- کیا ہم نے زمین کو
سمیٹ لینے والی نہیں بنایا ہوا؟[15]

12- پہلی قوموں میں سے جو ایمان نہیں لائی تھیں، ان کے جرائم کی وجہ سے ہم نے انہیں اس دنیا میں بھی سزا دی تھی اور وہ اس روز کی ہلاکت کے سفر پر روانہ کر دی گئی تھیں بعد والوں میں سے جو کوئی ایسا کرے گا اس کے ساتھ بھی ہم ایسا ہی سلوک کریں گے اسے بھی بربادی کی اسی راہ پر بھیج دیں گے

13- رحم مادر میں

14- اگر ہم ایک نطفہ سے تمہیں پیدا کر کے قوت و صلاحیتیں دے سکتے ہیں تو اسی سے اندازہ کر لو کہ ہماری قدرت کاملہ کیسی ہے اور ہم جو چاہیں کر لیتے ہیں مردوں کو زندہ کرنا بھی ہمارے لیے ویسا ہی آسان ہوگا

15- اپنے اوپر اور اندر جگہ دے دینے والی، سما لینے والی

26- اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾

26- زندوں کو اور مُردوں کو

27- وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

27- اور ہم نے بنائے اس میں
بلند و بالا مضبوط پہاڑ
اور ہم نے پلایا تمہیں
میٹھا پانی[16]

28- وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾

28- ہلاکت ہے اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے

29- اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ ج

29- ”اب چلو اس چیز کی طرف
جسے تم جھٹلاتے ہوتے تھے[17]

30- اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾

30- تم اس سائے کی طرف چلو
جو تین شاخوں والا ہے[18]

31- لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾

31- نہ ٹھنڈک پہنچانے والا
اور نہ شعلوں سے بچانے والا

32- اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ ج

32- وہ آگ تو محل جیسی
بڑی بڑی چنگاریاں برسائے گی[19]

33- كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾

33- گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں“[20]

34- وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾

34- ہلاکت ہے اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے

16- پہاڑی چشموں اور ندی نالوں سے

17- کہا جائے گا اب دوزخ کی طرف

18- اس مقام کی طرف جہاں سے ایسا دھواں اٹھ رہا ہے جو اتنا گہرا ہے کہ اس کے نیچے سایہ بن جاتا ہے اور وہ اتنی بلندی تک جا رہا ہے کہ اوپر جا کر تین شاخوں میں بٹ جاتا ہے اشارہ ہے دوزخ کی آگ کی طرف جہاں سے ایسا دھواں اٹھ رہا ہوگا

19- اس آگ کی چنگاریاں بہت بڑی بڑی ہوں گی، اتنی بڑی جیسے محل ہوں

20- اور ان کے درمیان آپس میں کوئی فاصلہ بھی نہیں ہوگا ایسے ایک دوسری سے ملی ہوں گی جیسے زرد رنگ کے اونٹوں کی قطاریں ہوں اور وہ تیزی سے بھاگے جا رہے ہوں

35- هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- یہ ہے وہ دن
جب وہ ہرگز نہیں بول سکیں گے [21]

36- وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

36- اور نہ انہیں اجازت دی جائے گی
کہ وہ کوئی عذر پیش کریں [22]

37- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾

37- ہلاکت ہے اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے

38- هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

38- یہ ہے فیصلہ کا دن
ہم نے جمع کر دیا ہے
تمہیں اور تم سے پہلے والوں کو [23]

39- فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾

39- تو اگر تمہارے پاس
میرے خلاف کوئی چال ہے
تو وہ چل لو [24]

40- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۱ ۲۱

40- ہلاکت ہے اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے

2

41- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾

41- بلاشبہ متقی ہوں گے [1]
سایوں میں اور چشموں میں

42- وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾

42- اور پھل ہوں گے
جو بھی وہ چاہیں

21- گم صم ہو جائیں گے اپنے جرائم اور خوف کی وجہ سے

22- فیصلے کے وقت ان کے اعمال نامے ان کے سامنے ہوں گے اللہ کے رسول ان کے خلاف گواہی دیں گے وہ خود اپنے گناہوں کے مجسم ثبوت ہوں گے فیصلہ حقائق کی بنیاد پر ہوگا، بہانے بازی نہیں چلے گی

23- یہ سب کے بارے میں فیصلے کا دن ہے اور سب ہی جمع ہیں

24- اب اگر تم کوئی چال چل کر اس فیصلے سے بچ سکتے ہو تو چل کر دیکھ لو

1- یہ اللہ سے ڈرنے اور ڈرتے رہنے والوں کے لیے اس روز کے فیصلہ کے حوالے سے انعامات کا ذکر ہے

43- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- کھاؤ اور پیو مزے سے
ان اعمال کے بدلے میں
جو تم کرتے ہوتے تھے

44- اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

44- ہم تو نیکی کرنے والوں کو
ایسے ہی جزا دیا کرتے ہیں

45- وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

45- ہلاکت ہے اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے

46- كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

46- کھالو اور اٹھالو تھوڑا سا فائدہ
ہو تو تم لوگ مجرم[2]

47- وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

47- ہلاکت ہے اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے

48- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

48- اور جب ان سے کہا جاتا ہے
"تم جھک جاؤ"[3]
تو وہ ہرگز نہیں جھکتے

49- وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

49- ہلاکت ہے اس روز
جھٹلانے والوں کے لیے

50- فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲ ۱۰ ۲۲

50- تو پھر اس کے بعد وہ کس پیغام پر
ایمان لائیں گے؟[4]

2- دنیا کی زندگی میں جو بھی تم کوئی مزے اڑا سکتے ہو، وہ اس جرم کے حوالے سے ملنے والے عذاب کے مقابلے میں بہت تھوڑے ہیں تم نے انکار کر کے جس جرم کا ارتکاب کیا ہے، اس کی سزا تجھے ملنا ہی ہے

3- اللہ کی عظمت و کبریائی کے سامنے سر تسلیم خم کر دو

4- قرآن میں انہیں سب کچھ کھول کر بتا دیا گیا ہے اس کے باوجود اگر وہ اس پر ایمان نہیں لاتے تو پھر کونسی ایسی چیز ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے؟ یعنی وہ ایمان لانے والے ہیں ہی نہیں

سُوْرَةُ النَّبَا

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 40 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

عَمَّ ۳۰

1- عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ①

2- عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ ②

3- الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ ③

4- كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ④

5- ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤

6- اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ ⑥

عَمَّ ۳۰

1- وہ لوگ کس چیز کے بارے میں سوال اٹھا رہے ہیں؟

2- کیا اس خبر عظیم کے بارے میں [1]

3- جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں؟

4- ہرگز نہیں! وہ جلد جان لیں گے

5- ہاں! [2]
ہرگز نہیں! وہ ضرور جان لیں گے

6- کیا نہیں بنایا ہوا ہم نے زمین کو فرش [3]

1- کون سی خبر عظیم کے بارے میں؟ اس کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت سب انسانوں کو زندہ کر دیں گے اور ان سب کو اللہ کے حضور اپنے دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہوگا اور ہر کسی کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اختلاف یا جھگڑا یہ تھا کہ کیا واقعی ایسا ہی ہوگا؟ کفار اس پر ایمان نہیں لاتے تھے وہ کہتے تھے کہ جب ہم خاک در خاک ہو چکے ہوں گے تو کیسے ممکن ہے کہ ہمیں زندہ کر کے حساب لیا جائے؟

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کا انکار درست نہیں ہے اس خبر کی سچائی اور اہمیت کو بیان کرنے کے لیے فرمایا "ہاں! ہرگز نہیں وہ ضرور جان لیں گے۔" اختلاف کرنے والوں کو خود ہی اس کا پتہ چل جائے گا

3- جو لوگ کہتے ہیں کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ان کی بے علمی اور فہم و شعور کی ناتوانی کی وضاحت کے لیے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہم نے ہی (1) زمین کو فرش یا ایسی جگہ نہیں بنایا ہوا جس پر تم بستے ہو؟ (2) کیا اس زمین کو پہاڑوں جیسی میخوں سے ہم نے ہی اپنی جگہ پر جمایا ہوا نہیں؟ (3) کیا ہم نے ہی تمہارے جوڑے پیدا نہیں کیے ہوئے جن پر انسانی زندگی چل اور پھل رہی ہے؟ (4) کیا وہ نیند جو تمہیں سکون فراہم کرتی ہے ہم نے ہی نہیں بنائی ہوئی؟ (5) کیا رات کا وہ لباس جو دن پہن لیتا ہے اور تمہیں اس لباس میں سکون مل جاتا ہے ہم نے نہیں بنایا ہوا؟ (6) کیا وہ دن جس میں تم معیشت اور معاشرت کے دھندے کرتے ہو ہم نے نہیں بنایا ہوا؟ (7) کیا تم زمین کے باسیوں کے اوپر کی طرف جو سات مضبوط چیزیں ہیں وہ ہم نے نہیں بنائی ہوئیں؟ (8) کیا روشنی اور گرمی دینے والا سورج ہم نے نہیں بنایا ہوا؟ (9) کیا بادلوں سے جو پانی برستا ہے جس سے تمہارے لیے اناج سبزیاں نباتات اور گھنے باغات پیدا ہوتے اور پرورش پاتے ہیں وہ ہم نہیں برساتے؟ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کے ایسے مظاہر کا بیان سوالیہ انداز میں فرماتے ہیں یعنی تمہیں اس کا بھی علم نہیں تم نے اس بارے میں بھی نہیں سوچا؟ یہ سب سوال پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہم یہ سب کچھ کر سکتے ہیں تو تمہیں پھر سے زندہ کیوں نہیں کر سکتے؟

7- وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ﴿۷﴾	7-اور پہاڑوں کو میخیں؟
8- وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ﴿۸﴾	8- اور پیدا کیا ہے ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا
9- وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾	9- اور ہم نے بنا دیا ہے تمہاری نیند کو راحت
10- وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾	10- اور ہم نے بنا دیا ہے رات کو لباس
11- وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۖ﴿۱۱﴾	11- اور ہم نے بنا دیا ہے دن کو وقت معاش کا
12- وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾	12- اور ہم نے کھڑی کر دی ہیں تمہارے اوپر سات مضبوطیاں
13- وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ﴿۱۳﴾	13- اور ہم نے بنا دیا ہے ایک چراغ روشن
14- وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ﴿۱۴﴾	14- اور ہم نازل کرتے ہیں بوجھل بادلوں سے موسلا دھار پانی
15- لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ﴿۱۵﴾	15- تاکہ اگائیں اس کے ذریعے اناج اور سبزی
16- وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ؕ﴿۱۶﴾	16- اور گھنے گھنے باغات
17- اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ﴿۱۷﴾	17- فیصلہ کرنے کا دن تو[4] ایک مقرر کیا ہوا وقت ہے
18- يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ﴿۱۸﴾	18- وہ دن جب صور میں پھونک ماری جائے گی سو تم فوج در فوج چلے آؤ گے[5]
19- وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ﴿۱۹﴾	19- اور آسمان کھول دیا جائے گا[6] سو وہ دروازے دروازے ہو جائے گا
20- وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ؕ﴿۲۰﴾	20- اور پہاڑ چلا دیئے جائیں گے[7] تو وہ سراب ہو جائیں گے

4- فیصلے کے دن کا ہم نے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے جب وہ وقت آ جائے گا تو ہم ضرور تم سے حساب لیں گے

5- جب اس دن کے آنے کا بگل بجایا جائے گا تو تم سب اپنی قبروں سے اٹھ کر فوج در فوج ہمارے دربار میں حاضر ہو جاؤ گے

6- جو آسمان اوپر کی طرف سے تمہیں ڈھانپے ہوئے ہیں وہ پھاڑ دیئے جائیں گے

7- اور ہم پہاڑوں کی وہ میخیں بھی جو زمین کو جکڑے ہوئے ہیں نابود کر دیں گے تو وہ چلتے چلتے ریت کے ذرّوں کی مانند ہو جائیں گے

21- اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾	21- دوزخ تو[8] گھات لگائے ہوئے ہے
22- لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾	22- سرکشوں کے لیے آخری ٹھکانہ
23- لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾	23- وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے
24- لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾	24- نہیں چکھیں گے وہ اس میں ٹھنڈک اور نہ ہی کوئی مشروب
25- اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾	25- مگر کھولتا ہوا پانی اور یخ ٹھنڈی پیپ ہی[9]
26- جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾	26- پورا پورا بدلہ
27- اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾	27- وہ تو حساب کی توقع ہی نہیں رکھتے ہوتے تھے
28- وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾	28- اور انہوں نے جھٹلا دیا تھا ہماری آیات کو جھوٹ کے ذریعے
29- وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾	29- اور ہم نے ہر چیز کو گن گن کر لکھ لیا ہوا تھا[10]
30- فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع ۱	30- سو چکھو تم مزہ اور تمہارے لئے ہم ہرگز نہیں بڑھائیں گے مگر عذاب ہی[11]
31- اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾	31- متقیوں کے لیے تو وہاں ہر کامیابی ہے[1]

2

8- یعنی ایمان نہ لانے والے سرکشوں کا آخری ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ گھات لگائے ان کا منتظر ہے

9- دوزخ میں پھینکے جانے والوں کی حالت کے بیان کے بعد فرمایا کہ وہ ان کے دنیاوی اعمال کا ہی بدلہ ہوگا

10- یعنی تم جو کچھ بھی کرتے ہو ہم نے اس کا مکمل ریکارڈ محفوظ رکھا ہوا ہے جس کے مطابق تمہیں پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

11- یعنی ہم ایسوں کے لیے عذاب میں اضافہ کرتے رہیں گے

1- کامیابی کا مفہوم ہے کسی انسان کی سب خواہشات کا پورا ہو جانا یعنی اہلِ ایمان کی وہاں پر سب خواہشات کی تکمیل ہو جائے گی، آگے اس کی تفصیل ہے آیت 35 تک جو اس طرح ہے (1) ان کے لیے شاندار باغ ہوں گے (2) وہاں پر مردوں اور عورتوں کے لیے ایسے ◄◄

32- حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾	32- عالیشان باغات اور انگوروں کے جھنڈ
33- وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾	33- اور دلکش ہم مرتبہ ساتھی
34- وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾	34- اور چھلکتا ہوا جام
35- لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾	35- نہیں سنیں گے وہ وہاں کوئی بیہودہ بات اور نہ کوئی جھوٹ
36- جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾	36- تیرے رب کی طرف سے جزا اور عطائے کریمانہ [2]
37- رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾	37- جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اس کا جو کچھ بھی ان دونوں کے درمیان ہے بے مثل شفقت کرنے والا مہربان [3] کوئی بھی اس سے بات تک نہیں کر سکے گا
38- يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾	38- اس روز روح اور فرشتے [4] صفیں باندھے ہوئے کھڑے ہوں گے

◄◄ ساتھی ہوں گے جو حسن و جمال میں دلوں کو اپنی طرف کھینچ لینے والے یعنی دلکش ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کے ہر لحاظ سے ہم مرتبہ ہوں گے عمر، مزاج، انداز میں (3) دوزخیوں کے لیے فرمایا کہ ان کے پینے کو اُبلتا ہوا پانی اور یخ ٹھنڈی پیپ ہوگی اس کے مقابلے میں اہل جنت کے لیے دل پسند مشروب کے چھلکتے ہوئے جام ہوں گے (4) ان کی اس خوشی اور مسرت میں کوئی ناگوار بات تک ان تک نہیں پہنچے گی

2- دوزخیوں کے بارے میں فرمایا کہ انہیں وہاں جو ملے گا وہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ہوگا (آیت 26) اس کے مقابلے میں متقیوں کے لیے وہاں جزا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام بھی شامل ہوں گے جو ان پر اللہ کا کرم ہوگا یعنی انہیں اپنے اعمال کے بدلے سے بھی اللہ تعالیٰ زیادہ عطا فرمائیں گے

3- یہ عطا اور کرم کس کی طرف سے ہوں گے؟ اس کی طرف سے جو ہر چیز کا مالک ہے جس سے زیادہ شفقت اور رحم کرنے والا کوئی اور ہے ہی نہیں

4- بعض اہل علم "الروح" سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام بتاتے ہیں جب کہ بعض دوسرے اس سے ذی روح انسان لیتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے پیدا کیے سب انسان اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے

اور کوئی بھی اس سے کوئی بات نہیں کر سکے گا[5]

مگر وہی جسے رحمٰن نے اجازت دے دی ہوگی[6]

اور وہ سچ سچ کہے گا

39- ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

39- یہ وہ دن ہے جو برحق ہے[7]

سو جو کوئی بھی چاہے[8]

اپنے رب کے پاس واپسی کی راہ پکڑ لے

40- اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع ۲

40- ہم نے تو تمہیں قریب آ رہے عذاب سے خبردار کر دیا ہے[9]

اس روز انسان دیکھے گا جو کچھ بھی

اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوگا

اور کافر کہے گا "کاش میں مٹی ہوتا"

5- یعنی دورانِ حساب کوئی بھی مالکِ یومِ حساب سے بات نہیں کر سکے گا۔ کیوں نہیں کر سکے گا؟ کیونکہ ہر چیز گن گن کر لکھ رکھی گئی ہے سب کا نامہ اعمال سب کے سامنے موجود ہوگا

6- مگر جس کو رحمٰن یعنی سب سے زیادہ شفقت اور رحم فرمانے والا اپنی شفقت اور رحمت سے بات کرنے کی اجازت دے گا اور وہ جس کسی کے بارے میں پوچھا جائے گا سچ ہی بتائے گا وہی کچھ بتائے گا جو وہ دنیا میں کرتا رہا ہوں گا

7- یومِ حساب کے آنے میں کوئی بھی شبہ نہیں اس کا آنا برحق ہے اس لیے اس کے بارے میں جھگڑا کرنے والے دوزخ کی راہ پر جا رہے ہیں

8- جو بھی کوئی دوزخ سے بچنا چاہتا ہے اور اپنے رب کے کرم کے سایہ میں اپنا ایسا آخری ٹھکانہ بنانا چاہتا ہے وہ اس ٹھکانے تک پہنچنے کی وہ راہ پکڑ لے جس کی طرف قرآن دعوت دیتا ہے

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن کے ذریعے سب کو خبردار کر دیا ہے جس دن کے آنے کو کافر مانتے نہیں اس کا آنا برحق ہے اس روز سب انسان اپنے اعمال نامے کھلے دیکھ لیں گے اور اس دن پر ایمان نہ لانے والے اور اس حساب کی تیاری نہ کرنے والے شدید حسرت اور مایوسی کی حالت میں شدید آرزو کریں گے کہ وہ مٹی ہوتے اور عذاب سے بچ جاتے مگر ایسا نہیں ہوگا سب کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہے

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 46 آیات اور 2 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾	1- قسم ہے ان کی جو[1] ڈوب جانے کے لیے نکلتے ہیں
2- وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾	2- اور خاموشی سے رواں دواں رہتے ہیں[2]
3- وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾	3- اور کائنات میں تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں[3]
4- فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾	4- اور دوڑتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے نکل جاتے ہیں[4]
5- فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾	5- اور حکم بجالانے کی تدبیر کرتے ہیں[5]

1- نازعات سے کون مراد ہیں؟ اس بارے میں کئی اقوال ہیں اہل علم نے ان کے بارے میں دلائل اور حوالے بھی دیئے ہیں لیکن سیاق و سباق اور سورت کے موضوع کے حوالے سے ہم اس قول سے اتفاق پر مجبور ہیں جس کے مطابق ان سے مراد ملائکہ نہیں بلکہ ستارے اور اجرام فلکی ہیں اسی کے مطابق آیت ایک سے پانچ تک کا ترجمہ کیا گیا ہے آیت ایک میں اللہ تعالیٰ ڈوب جانے کے لیے نکلنے والے ستاروں کی قسم اٹھاتے ہیں اور ان کے لیے بنائے گئے اس نظم کے قیام اور استحکام پر غور کی دعوت دیتے ہیں

2- یعنی وہ اپنے معینہ مدار میں خاموشی سے ایک جگہ سے دوسری کی طرف ہمیشہ رواں دواں رہتے ہیں ان کی اس روانی اور سر جھکا کر نظم کی پابندی میں کبھی کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی

3- یعنی ہمارے معینہ ضابطہ کے مطابق فضاؤں کی بلندیوں میں تیزی سے تیرتے پھرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ سے ایسا کرتے آرہے ہیں

4- ان میں سے کچھ تیز رفتار ہیں اور کچھ ان کے مقابلے میں سست رفتار ہیں مگر اس فرق کے باوجود وہ اپنی ڈیوٹی دینے کے لیے رواں دواں رہتے ہیں

5- وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ تاکہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام میں ان کا جو کردار متعین کیا ہوا ہے اسے پورا کر سکیں ان کا نکلنا، ڈوبنا، خاموشی سے رواں دواں رہنا کائنات میں تیرتے پھرتے رہنا اور تیزی سے اور کم رفتار میں دوڑتے رہنا اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمے جو ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے وہ اسے پورا کر سکیں

6- يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝٦

7- تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝٧

8- قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٨

9- اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩

10- يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝١٠

11- ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١

12- قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢

13- فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣

14- فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝١٤

6- جس روز کانپنے گی کانپنے والی[6]

7- بعد اس کے آئے گا دوسرا جھٹکا

8- کتنے ہی دل اس روز کانپنے والے ہیں[7]

9- نگاہیں اُن کی جھکی ہوئی ہوں گی[8]

10- وہ کہتے ہیں ”کیا واقعی ہم لوٹا دیئے جائیں گے اپنی پہلے والی حالت میں؟[9]

11- کیا اس وقت جب ہم گلی ہوئی ہڈیاں ہو چکے ہوں گے؟“

12- کہتے ہیں ”پھر تو وہ خسارے کی واپسی ہوگی“

13- وہ تو ایک ہی ڈانٹ کی سخت آواز ہے[10]

14- سو وہ یکا یک ایک کھلے میدان میں ہوں گے

6- نظم کائنات پر اپنے کنٹرول کو ذہن نشین کرانے اور ہر چیز کے اپنی ڈیوٹی پوری کرنے کے لیے سرگرم رہنے کی مثالیں دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر فرمایا ہے کہ اس کا آنا بھی ہمارے قائم کیے نظم کا حصہ ہے اس لیے ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نہ آئے آگے اس کے آنے کا حال بیان فرمایا ہے کہ اس روز پہلے زمین کانپے گی پھر دوسرا جھٹکا آئے گا

7- یعنی کفار اور گناہگار اس روز خوف زدہ ہوں گے

8- اور وہ نگاہیں تک اٹھا اور ایک دوسرے سے ملا نہیں سکیں گے

9- آیت 10، 11 اور 12 میں قیامت اور روزِ حساب کا انکار کرنے والوں کا حوالہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ چکی ہوں گی تو ہمیں پھر سے پہلے والی حالت میں لوٹا کر یعنی زندہ کر کے ہم سے حساب لیا جائے گا؟ پھر وہ مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں گلی سڑی ہڈیوں کے ساتھ پھر سے زندہ کیا جانا تو خالص گھاٹے کا سودا ہے یعنی ایسا نہیں ہو سکتا

10- یعنی ہمارے لیے ایسا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں، زلزلے کی وہ آواز ایک شدید قسم کی جھڑک ہوگی منکرین کے لیے اور وہ سب فوراً زندہ ہو کر میدانِ حشر میں ہمارے سامنے حاضر ہو جائیں گے

وقف لازم

15- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾

15- کیا تجھ تک موسیٰ کی خبر پہنچی ہے؟[11]

16- اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ ج

16- جب اس کے رب نے
طویٰ کی مقدس وادی میں اسے پکارا تھا

17- اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ ط

17- ”فرعون کی طرف جا
وہ تو ساری حدود پھلانگ چکا ہے“

18- فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ لا

18- اور اس سے کہہ ”کیا تو چاہتا ہے کہ تو پاک ہو جائے[12]

19- وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ ج

19- اور میں تیرے رب کی طرف
تیری راہنمائی کروں[13]
تاکہ تو ڈرے؟“

20- فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ ط

20- اور دکھا دی اس کو بہت بڑی نشانی[14]

21- فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ط

21- مگر اس نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کی[15]

22- ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ ط

22- اور پیٹھ پھیر کر چالیں چلنے لگا[16]

23- فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ ط

23- سو اس نے جمع کیا اور آواز دی[17]

11- منکرین کے انجام کی وضاحت کے لیے اللہ تعالیٰ فرعون کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ کیا ہم نے وہ مثال بیان نہیں کر دی ہوئی پھر یہ لوگ اس سے عبرت کیوں حاصل نہیں کر رہے؟ آگے مختصر طور پر فرعون کے انکار اور انجام کا حال بیان کیا گیا ہے

12- یہ کہ تمہارے عقائد اور اعمال درست ہو جائیں اور تو راہِ راست پر قائم ہو جائے

13- یعنی تم قیامت اور اللہ کے حضور پیشی پر ایمان لے آؤ اور ڈرنے لگو کہ کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جس سے اس روز پکڑ ہو

14- کون سی نشانی؟ اللہ ہی کے خالق و مالک ہونے کے ثبوت جن میں دین حق سب سے بڑی نشانی تھی موسیٰ نے فرعون کے دین کے باطل ہونے کو ثابت کر دیا

15- وہ ایمان نہ لایا

16- انکار کے بعد وہ دین حق کا مقابلہ کرنے کی تدبیر سوچنے لگا

17- یعنی فرعون نے قوم کے سرداروں کو جمع کر کے انہیں اپنے ساتھ رکھنے کے لیے ان سے اپنے ہی معبود ہونے کا عہد لیا تاکہ وہ دین حق کا مل کر مقابلہ کر سکیں

24- فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾

24- اور کہا ”میں ہوں تمہارا سب سے بڑا رب“

25- فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

25- سو اللہ نے اس کو عذاب میں پکڑ لیا تھا[18]
آخرت کے اور دنیا کے

ع ۱ ۲۶ ۳

26- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾

26- اس میں تو واقعی عبرت ہے
اس کے لیے جو ڈرتا ہے

2

27- ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾

27- کیا تمہیں پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا[1]
جو اس نے بنایا ہوا ہے؟

28- رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾

28- اس نے اس کی چھت بلند اٹھا دی
پھر اسے درست کر دیا[2]

29- وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾

29- اور اس کی رات کو ڈھانپ دیا
اور اس کی چاشت کو نکالا[3]

30- وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾

30- اور اس کے بعد زمین بچھا دی گئی[4]

18- یہ ہے وہ انجام جس کا منکرین کو یاد دلانا مطلوب تھا

1- آسمان سے یہاں مراد عالم بالا ہے جس میں سورج، چاند ستارے، سیارے، کہکشاں سب شامل ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو منکرین کہتے ہیں کہ ہمیں پھر سے زندہ کر کے کیسے اٹھایا جا سکتا ہے وہ ہماری خلاقیت، حاکمیت اور قدرت کاملہ سے اپنی ناواقفیت کا اعلان کر رہے ہیں ہم یہ سارا نظام بنا اور چلا سکتے ہیں تو انہیں پھر سے زندہ کیوں نہیں کر سکتے

2- یعنی اس نظام میں شامل سب کی ڈیوٹیاں لگا دیں، ان کے لیے ایک ضابطہ کار قائم کر دیا ہوا ہے جس کی وہ سب پابندی کرتے ہیں

3- چاست سے مراد دن کا ابتدائی حصہ ہے یعنی اللہ نے رات کی سیاہی کی چادر سے زمین کو ڈھانپ دیا۔ کیوں ڈھانپ دیا؟ سورۃ النبا کی آیات 9 اور 10 میں اس کے بارے میں بتایا گیا ہے، تاکہ رات کے اس پردے میں تمہیں نیند کی راحت پہنچائی جائے اس کے بعد چاست سے روشنی کا یعنی دن کا آغاز کر دیا۔ کیوں؟ تاکہ تم معیشت اور معاشرت کے دھندے کر سکو (النبا آیت 11)

4- زمین بچھا دی سے مراد ہے کہ سارا زمینی نظام قائم کر دیا جس طرح آسمان سے مراد سارا عالم بالا ہے اسی طرح زمین سے مراد ارضی نظام ہے جس کا حال آگے بیان فرمایا گیا ہے

31- اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰىهَا ۪ۙ﴿۳۱﴾	31- اس کے اندر سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا[5]
32- وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰىهَا ۪ۙ﴿۳۲﴾	32- اور اس کے پہاڑوں کو گاڑ دیا
33- مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ؕ﴿۳۳﴾	33- متاع زندگی کی تمہارے لیے اور تمہارے چارپایوں کے لئے
34- فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ۖ﴿۳۴﴾	34- سو جب آئے گی وہ بہت بڑی آفت[6]
35- يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ۙ﴿۳۵﴾	35- وہ دن جب یاد کرے گا انسان[7] وہ سب کچھ جس کے لیے اس نے کوشش کی تھی
36- وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى ﴿۳۶﴾	36- اور جہنم ظاہر کر دی جائے گی ہر دیکھنے والے کے سامنے
37- فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ۙ﴿۳۷﴾	37- تو جس بھی کسی نے حدود کو عبور کیا تھا
38- وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۙ﴿۳۸﴾	38- اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی
39- فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ؕ﴿۳۹﴾	39- تو دوزخ ہی اس کا آخری ٹھکانہ ہوگا
40- وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى ۙ﴿۴۰﴾	40- اور جو کوئی ڈرتا رہا تھا اپنے رب کے سامنے پیشی سے

5- چارہ سے مراد زمین سے پیدا ہونے والی وہ سب قسم کی خوراک ہے جو انسان اور دوسرے ذی روح کھاتے ہیں

6- قیامت

7- یعنی اپنے دنیاوی اعمال کو یاد کرے گا۔ کیوں یاد کرے گا؟ اگلی آیات میں فرمایا ہے کہ گنہگار اور کافر کو سامنے دوزخ نظر آ رہی ہوگی تو وہ اپنے اعمال کو یاد کر کے پچھتائیں گے کہ ہم ایمان کیوں نہ لے آئے، اس دن کے لیے تیاری کیوں نہ کی اور دنیا کو ہی کیوں پسند کرتے رہے

اور اس نے اپنے نفس کو بری خواہشات سے روک لیا تھا

41- فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

41- تو یقیناً اس کا آخری ٹھکانہ جنت ہے

42- يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾

42- یہ لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں [8]
"اس کے آنے کا وقت کب ہے؟"

43- فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾

43- اس کے بارے میں بتانے سے تیرا کیا تعلق ہے؟

44- اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾

44- اس کے بارے میں سارا علم تو تیرے رب کے پاس ہے [9]

45- اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾

45- تُو تو صرف خبردار کر دینے والا ہے اسے جو کوئی اس سے ڈرے

46- كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾ ع ۲

46- جس روز یہ لوگ اسے دیکھیں گے تو خیال کریں گے کہ نہیں رہے تھے یہ دنیا میں [10] مگر ایک شام یا اس کی چاست ہی

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت پر ایمان نہ رکھنے والے کیا یہ پوچھتے ہیں کہ پھر وہ قیامت آ کیوں نہیں جاتی؟ اے نبیؐ آپ ان کو بتا دیں کہ میرا قیامت کے آنے کے وقت سے کوئی تعلق نہیں

9- قیامت بپا کرنا اللہ ہی کا کام ہے اور وہی جانتا ہے کہ کب وہ آئے گی

10- اس روز جب ان کے دنیاوی اعمال اور ان کا انجام ان کے سامنے ہوگا اپنے سامنے ہمیشہ کی زندگی اور عذاب دیکھیں گے تو انہیں دنیا میں اپنا یہ قیام بہت تھوڑا سا محسوس ہوگا یعنی یہ دنیاوی زندگی بہت معمولی ہے اس کے بدلے میں اس ہمیشہ کی زندگی کا عذاب نہ خریدو

سُوْرَةُ عَبَسَ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 42 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝١	1- تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا
2- اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢	2- اس پر کہ اس کے پاس ایک نابینا آ گیا تھا[1]
3- وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝٣	3- اور تجھے کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ تر ہو جاتا[2]
4- اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤	4- یا وہ نصیحت سنتا اور وہ نصیحت اسے فائدہ دیتی[3]

1- اللہ کے رسولؐ قریش مکہ کے سرداروں ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ کو توحید کی دعوت دے رہے تھے وہ سب غور سے حضورؐ کی گفتگو سن رہے تھے یہ وہ زمانہ تھا جب مکہ میں توحید سے دشمنی بڑھتی جا رہی تھی اور اللہ کے رسولؐ قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو توحید کی روح اور قرآن سے آگاہ کرتے رہتے تھے قریش کے سرداروں کی محویت سے شاید حضورؐ کو کوئی امید ہونے لگی تھی کہ وہ راہِ راست پر آ جائیں گے حضورؐ کی آواز اور قرآن سن کر عبداللہ بن اُمِّ مکتومؓ بھی ادھر آ گئے اور آتے ہی بلند آواز میں کہا: ''اے اللہ کے رسولؐ مجھے بھی پڑھایئے آپ کو اللہ نے جو علم بخشا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ سکھایئے'' وہ نابینا تھے اور نابینا عام طور پر اونچی آواز میں بات کرتے ہیں خاص طور پر جب وہ کسی جگہ پہنچے ہی ہوں اللہ کے رسولؐ نے بات جاری رکھی اور اسے کوئی جواب نہ دیا اس نے پھر اپنی بات دہرائی آپؐ نے قریش کے سرداروں کو قرآن سنانے کے دوران اس کی طرف دیکھا، آپؐ کو اس کا انداز اور مداخلت پسند نہ آئے اس کی طرف دیکھا مگر اس کی درخواست کا جواب نہ دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی تھیں اللہ کے رسولؐ نے اللہ کی اس ناراضگی کو چھپایا نہیں تھا اور سارے اہل ایمان کو یہ آیات پڑھ کر سنائی تھیں اس کے بعد جب بھی آپؐ اُمِّ مکتوم کو دیکھتے ''خوش آمدید'' کہتے ہجرت کے بعد حضرت اُمِّ مکتوم مدینہ آ گئے تو کئی مہموں کے دوران آپؐ نے انہیں مدینہ میں اپنا قائمقام امیر بھی مقرر فرمایا تھا اس سورت کے ابتدائی حصہ کو اس واقعہ کی روشنی میں دیکھا اور سمجھا جاتا ہے

2- یعنی اس کے عقیدہ اور عزم میں پختگی آ جاتی اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں کہ آپؐ کو امراء اور بااختیار لوگوں کو عام لوگوں پر ترجیح نہیں دینا چاہیے جیسے قرآن کا ہر حکم ہر مسلمان اور ہر زمانے کے لیے ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بھی سب زمانوں اور سب مسلمانوں کے لیے ہے

3- نصیحت یعنی وہ دعوت جس کی طرف قرآن بلاتا ہے

5- اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۵﴾	5- مگر وہ جو بے پرواہی برتتا ہے [4]
6- فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۖ﴿۶﴾	6- تُو اس پر بھرپور توجہ دیتا ہے
7- وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۖ﴿۷﴾	7- حالانکہ نہیں ہے تیرے ذمے کچھ بھی [5] اگر وہ نہ پاک ہو۔
8- وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿۸﴾	8- اور وہ جو تیرے پاس کوشش کر کے آیا تھا
9- وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿۹﴾	9- اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے
10- فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿۱۰﴾	10- اور تو اس سے بے رخی برتتا ہے
11- كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾	11- ہرگز نہیں! یہ تو نصیحت ہے [6]
12- فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾	12- سو جو کوئی چاہے اس سے نصیحت حاصل کر لے
13- فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾	13- یہ قابل احترام صحیفوں میں ہے [7]
14- مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿۱۴﴾	14- بلند مرتبہ اور پاکیزہ
15- بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾	15- ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے [8]

وقف لازم

4- قریش کے جو امراء اور سردار سن کر بھی ایمان نہیں لاتے، قرآن پر توجہ نہیں دیتے، آپؐ انہیں اہمیت دے رہے تھے اور پوری کوشش کر رہے تھے اور کرتے ہیں کہ وہ دعوت توحید کو سمجھ لیں

5- یعنی ایسے لوگ جو دعوت سے بے پرواہ ہیں، سن کر بھی غور نہیں کرتے، انہیں شرک سے پاک کر دینا تجھ پر لازم نہیں اس لیے آپؐ انہیں دعوت تو دیں مگر دوسرے لوگوں پر ترجیح نہ دیں

6- کون سی چیز نصیحت ہے؟ قرآن کریم

7- یعنی قرآن جو پیغام دیتا ہے اللہ کی طرف سے انسانوں کی رہنمائی کے لیے وہ جو قابل احترام صحیفے بھیجے گئے تھے ان میں بھی یہی پیغام تھا سو جو چاہے قبول کر لے جو چاہے منہ موڑ لے اس سے دعوت حق کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہوتا

8- قرآن کریم کی آیات اور سورتیں جب نازل ہوتی تھیں اور اللہ کے رسولؐ اہل ایمان کو اور دوسروں کو وہ آیات اور سورتیں پڑھ کر سناتے ◄◄

16- كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

16- جو معزز اور نیک ہیں

17- قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾

17- ہلاک ہو جائے انسان[9]

وہ کتنا بڑا احسان فراموش ہے

18- مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾

18- اس نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا ہوا ہے؟[10]

19- مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾

19- اللہ نے اس کو ایک نطفہ سے پیدا کیا

پھر اسے موزوں بنا دیا

20- ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾

20- پھر اس نے اس کا راستہ آسان بنا دیا

21- ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾

21- پھر وہ اس کو موت دیتا ہے اور پہنچا دیتا ہے اسے قبر میں

◄◄ تھے تو اکثر اہل ایمان انہیں لکھ لیا کرتے تھے خود پڑھنے کے لیے اور دوسروں کو پڑھ کر سنانے کے لیے مثلاً جب عمر ابن الخطاب کو بتایا گیا کہ ان کی بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید مسلمان ہو گئے ہیں تو وہ غصہ میں آ گئے اور وہیں سے ان کے گھر کی طرف چل پڑے دروازے پر دستک دی تو بہن نے پوچھا کون ہے؟ عمر نے اپنا نام بتایا تو دروازہ کھولنے سے پہلے ان کی بہن نے قرآن کے وہ اوراق چھپا دیئے تھے جن پر سورت طٰہٰ لکھی ہوئی تھی اور حضرت خبابؓ ان میاں بیوی کو وہ سورت پڑھا رہے تھے عمر ابن الخطاب اسلام لانے والے بہت ابتدائی لوگوں میں سے تھے اور ان اوراق پر لکھی آیات خود پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے (ہم نے یہ پوری تفصیل الامین کی جلد اوّل میں بیان کی ہے) یہ اس کا ثبوت ہے کہ جیسے جیسے قرآن نازل ہو رہا تھا، پڑھے لکھے مسلمان اسے لکھتے جاتے تھے یہ اس لیے بھی ضروری تھا کہ جو نازل ہوا وہ محفوظ ہو جائے یہ انہی لکھنے والوں کا حوالہ ہے کہ قرآن جسے پاکیزہ ہاتھوں نے لکھ لیا ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے جب اپنی بہن فاطمہ سے کہا تھا کہ مجھے بھی وہ قرآن دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے تو ان کی بہن نے جواب دیا تھا کہ تم اپنے پلید ہاتھ اس پاکیزہ کتاب کو نہیں لگا سکتے پھر جب حضرت عمرؓ نے اپنی بہن کی شرط کے مطابق پہلے غسل کیا تھا تب ان کی بہن فاطمہ نے انہیں قرآن کریم کے وہ اوراق پڑھنے کے لیے دیئے تھے

9- ہلاک ہو جائے یا برباد ہو جائے کون برباد ہو جائے؟ انسان..... مگر کون سا انسان ہلاک ہو جائے؟ وہ جو قرآن پر ایمان لانے سے انکار کرتا ہے اللہ کے اکرام کا شکر ادا نہیں کرتا بلکہ کفر کرتا ہے وہ

10- یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے اکرام جن کا انسان شکر ادا نہیں کر رہا اللہ نے (1) انسان کو ایک معمولی نطفہ سے پیدا کیا (2) پھر موزوں بنا دیا یعنی اسے دنیا میں زندہ رہنے کے لیے صلاحیتیں دیں (3) اس کے بعد اس کے لیے زندگی گزارنے کا راستہ آسان بنا دیا اسے جو کچھ چاہیے تھا وہ سب ◄◄

22- ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾	22- پھر وہ جب چاہے گا اس کو زندہ کر دے گا
23- كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾	23- ہرگز نہیں کیا اس نے [11] جس کا اس کو حکم دیا گیا تھا
24- فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾	24- سو انسان اپنی خوراک کو تو دیکھے [12]
25- اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾	25- ہم نے اچھی طرح پانی برسایا
26- ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾	26- پھر ہم نے پوری طرح زمین شق کر دی
27- فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾	27- اور ہم نے اگا دیئے اس میں اناج
28- وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾	28- اور انگور اور تازہ ترکاریاں
29- وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾	29- اور زیتون اور کھجور کے درخت
30- وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	30- اور گھنے درختوں کے باغات
31- وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾	31- اور میوے اور چارہ
32- مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾	32- تمہارے لیے اور تمہارے جانوروں کے لیے سامانِ زیست

◄◄ کچھ فراہم کر دیا (4) پھر جب اس کی دنیاوی زندگی ختم ہو جاتی ہے وہ اسے قبر میں پہنچا دیتا ہے (5) اس کے بعد جب چاہے گا اسے زندہ کر کے قبر سے اٹھا لے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب انسان کو سب صلاحیتیں دنیا میں زندگی گزارنے کی سب ضروریات ہم نے دی ہوئی ہیں، موت دینا بھی ہمارے ہی بس میں ہے تو پھر سے زندہ کرنے پر ایمان نہ لانا تو حق اور قرآن کا انکار ہے کیا ایسا کرنے والے نے کبھی اس پر غور کیا ہے؟ اگر نہیں تو اس پر بہت افسوس ہے "ہلاک ہو جائے" اس افسوس کا اظہار ہے

11- یعنی جو بھی کوئی انسان ایسا کرتا ہے وہ واقعی ہمارے احکام پر عمل نہیں کر رہا

12- یعنی دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے تم انسانوں کو سب کچھ تو ہم نے دیا ہوا ہے اور تم ہمارے قرآن کا انکار کرتے ہو؟ سامانِ زیست کی تفصیل آیت 32 تک بیان فرمائی گئی ہے

33- فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾

33-سو جب آئے گی [13]

کانوں کو بہرہ کر دینے والی آواز

34- يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾

34- اس روز انسان بھاگے گا [14]

اپنے بھائی سے

35- وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾

35- اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے

36- وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾

36- اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے

37- لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾

37- ان میں سے ہر فرد کے لیے اس روز ایسی پریشانی ہوگی [15]

جو اسے سب سے غافل کر دے گی

38- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

38- بعض چہرے اس روز چمک رہے ہوں گے [16]

39- ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

39- ہنستے ہوئے ہشاش بشاش

40- وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

40- اور بعض چہروں پر اس روز خاک اُڑ رہی ہوگی

41- تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

41- انہیں سیاہی نے ڈھانپ رکھا ہوگا

42- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع ۱ ۱ ۵

42- یہ وہ لوگ ہوں گے جو کافر و فاسق ہیں

13- جب صور پھونکا جائے گا اور قیامت بپا ہو جائے گی

14- یعنی اس روز ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہوگی آیت 37 تک اس کا حال کچھ بیان فرمایا گیا ہے

15- اپنی پریشانیوں میں وہ کسی بھی اور کی پریشانیوں پر کوئی توجہ نہیں دے سکے گا

16- انکار کرنے والوں کے حال کے بیان کے بعد آیت 38 اور 39 میں اللہ سے ڈرنے والوں کا حال بیان فرمایا گیا ہے یعنی انہیں اس روز کوئی پریشانی نہیں ہوگی

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 29 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱	1- جب سورج ڈھانپ دیا جائے گا[1]
2- وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲	2- اور جب ستارے بے چمک ہو جائیں گے[2]
3- وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳	3- اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے[3]
4- وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴	4- اور جب دس ماہ کے حمل والی اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی[4]
5- وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵	5- اور جب وحشی جانور اکٹھے کر دیئے جائیں گے[5]
6- وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶	6- اور جب دریا اُبال دیئے جائیں گے[6]
7- وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷	7- اور جب جانیں جسموں سے جوڑ دی جائیں گی[7]

1- جب سورج کی روشنی اور گرمی ختم کر دی جائے گی۔ کب ختم کر دی جائے گی سورج کی روشنی اور گرمی؟ جب قیامت آئے گی آیت 14 تک روزِ قیامت کی نشانیاں بتائی گئی ہیں

2- اور خلاؤں میں چمکنے والے ستاروں کی چمک ختم کر دی جائے گی ستارے اور سیارے سب بکھیر دیئے جائیں گے

3- اور پہاڑوں کا وجود ختم کر دیا جائے گا

4- عربوں کو حاملہ اونٹنیاں بہت عزیز ہوتی تھیں وہ ان کی بہت دیکھ بھال کرتے تھے دس ماہ بعد وہ بچہ جننے کے قریب ہوتی تھیں جس سے ان کے لیے دودھ اور اونٹنی کے بچے کی خوشیاں قریب ہو جاتی تھیں اور وہ ان کی بہت حفاظت کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس وقت خوف ایسا ہو گا کہ کسی کو اپنی عزیز ترین متاع کا بھی کوئی خیال نہیں ہو گا ایسی اونٹنیاں بھی اِدھر اُدھر دوڑتی پھریں گی اور سب انسانوں کو اپنی ہی فکر ہو گی

5- جنگل کے وحشی جانور ایک دوسرے کے دشمن بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے خوف زدہ بھی رہتے ہیں مگر وہ دن ایسا ہو گا کہ ایسے وحشی جانور بھی سب کچھ بھول جائیں گے اس خوف سے ان کی بربریت بھی ختم ہو جائے گی اور وہ اکٹھے ہو جائیں گے

6- یعنی دریا بھی اپنے کناروں کے اندر نہیں رہیں گے ان کا پانی اُبل اُبل کر ہر طرف بہنے لگے گا

7- یعنی جانیں جسموں میں داخل کر کے سب مردوں کو زندہ کر دیا جائے گا اور سب انسانوں کو اپنے اعمال کی جزا اور سزا کے لیے اللہ کے حضور پیش ہونا پڑے گا

8- وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۙ﴿۸﴾	8- اور جب زندہ دفن کر دی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا
9- بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ﴿۹﴾	9- کہ اس کو کس گناہ کی وجہ سے مار دیا گیا تھا[8]
10- وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۙ﴿۱۰﴾	10- اور جب نوشتے کھول دیئے جائیں گے[9]
11- وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۙ﴿۱۱﴾	11- اور جب آسمان پر سے پردہ ہٹا دیا جائے گا[10]
12- وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۙ﴿۱۲﴾	12- اور جب دوزخ بھڑکا دی جائے گی
13- وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۙ﴿۱۳﴾	13- اور جب جنت قریب کر دی جائے گی
14- عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ؕ﴿۱۴﴾	14- جان لے گا ہر کوئی کہ[11] وہ کیا کچھ لے کر آیا ہے
15- فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ﴿۱۵﴾	15- پس نہیں![12] میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والوں کی[13]

8- سب روحیں اپنے جسموں میں داخل کر دی جائیں گی تو جس لڑکی کو زندہ دفن کر دیا گیا تھا، وہ بھی زندہ ہو جائے گی اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کیوں مار دیا گیا تھا؟ یعنی اس کو مار دینے والے بھی اس روز سزا سے نہیں بچ سکیں گے زمانہ جاہلیت میں عرب میں بچیوں کو زندہ دفن کر دینے کی برائی پائی جاتی تھی یہ اس برائی یا جرم کے حوالے سے دنیاوی اعمال کے حساب کا ذکر ہے یہ کہ اس روز ہر کسی کو ہر عمل کا حساب دینا پڑے گا

9- نوشتے یعنی اعمال نامے۔ جو بھی کوئی دنیا میں جو بھی کچھ کرتا رہا ہوگا، اس کی تفصیل اس کے سامنے رکھ دی جائے گی

10- آسمان کی حقیقت ظاہر کر دی جائے گی نظامِ فلکی کے پیچھے کے حقائق بھی سامنے آ جائیں گے

11- جو بھی کچھ اس نے دنیا میں کمایا ہوگا جس کی بنیاد پر اسے بھڑکائی گئی دوزخ میں یا قریب لائی گئی جنت میں جانا ہے سب کچھ اسے معلوم ہو جائے گا

12- یعنی ایسا ہرگز نہیں جیسا قرآن کے بارے میں کفار کہہ رہے ہیں بلکہ یہ تو ہم نازل کر رہے ہیں

13- کون پیچھے ہٹ جانے والے، سیدھا چلنے والے اور چھپ جانے والے؟ وہ ستارے جو سب انسان دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نظم کائنات میں ستاروں کی اپنی اپنی ڈیوٹی کی پابندی کی قسمیں اٹھاتے ہیں

16- الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾

16- سیدھا چلنے والوں کی
چھپ جانے والوں کی

17- وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾

17- اور رات کی جب وہ جانے لگے

18- وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾

18- اور صبح کی جب وہ سانس لینے لگتی ہے [14]

19- إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾

19- یہ تو واقعی ایک معزز لانے والے کا لایا کلام ہے [15]

20- ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾

20- جس کو قوت عطا کی گئی ہے [16]
اور وہ صاحبِ عرش کے ہاں مرتبہ رکھتا ہے

21- مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾

21- اس کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ امین ہے

22- وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾

22- اور نہیں ہے صاحب تمہارا مجنون [17]

14- ستارے رات میں ڈیوٹی دیتے ہیں رات کے ختم ہو جانے سے ان کی ڈیوٹی بھی پوری ہو جاتی ہے ستاروں کے ڈوب جانے کے بعد اللہ تعالیٰ رات کے ختم ہو جانے اور صبح کے سانس لینے یعنی دن کے شروع ہونے کا حوالہ دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ سارا نظام جو سب انسانوں کے سامنے ہے ہمارا ہی بنایا ہوا ہے اور ہم ہی اسے قائم رکھے ہوئے ہیں ستاروں کا رات اور دن سے یہ تعلق جو ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے اس کو دیکھو یہ سب ہماری قوت کاملہ کے مجسم گواہ ہیں

15- قسم اور گواہی کے بعد فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ "یہ کلام" یعنی قرآن مجید ہمارا ہی جو کائنات کو بنانے اور چلانے والے ہیں بھیجا ہوا ہے اور اسے ہم اپنے ایک معزز پیام بر یعنی جبریلؑ کے ذریعے بھیجتے ہیں

16- آیت نمبر 20 اور 21 میں اللہ کے ہاں سے قرآن کریم اللہ کے رسول ﷺ تک پہنچانے والے یعنی حضرت جبریلؑ کے مرتبہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ (1) ایسا ہے جسے عرش کے مالک نے طاقت عطا کی ہوئی ہے (2) اس کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ امین یعنی امانت کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو بھی کوئی پیغام پہنچانے کا اسے حکم دیتے ہیں وہ اس پر عمل کرنے کی پوری قوت اور صلاحیت رکھتا ہے اور اس حکم کی تعمیل میں سب عناصر فطرت اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور جو بھی پیغام اس کے حوالے کیا جائے وہ پوری ایمانداری سے اسے اللہ کے رسول تک پہنچا دیتا ہے یعنی یہ قرآن اللہ کے ہاں سے بھیجا گیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ تک اسی حالت میں پہنچتا ہے جس میں بھیجا جاتا ہے اس میں کسی بھی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی

17- پہلے فرمایا کہ یہ قرآن ہم بھیجتے ہیں اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی اس کے بعد فرمایا کہ تمہارا صاحب یعنی وہ جس کے پاس ہم قرآن بھیجتے ہیں اور وہ تمہیں پڑھ کر سناتا ہے، صاحبِ عقل و شعور ہے

23- وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾

23- اور اس نے واقعی اس کو[18] روشن افق پر دیکھا ہوا ہے

24- وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾

24- اور نہیں ہے وہ غیب کے بارے میں[19] کنجوسی کرنے والا

25- وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾

25- اور یہ قول کسی شیطان مردود کا نہیں ہے[20]

26- فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾

26- تو پھر تم کدھر کو چلے جا رہے ہو؟[21]

27- اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

27- یہ تو سب جہانوں والوں کے لیے ایک نصیحت ہے

28- لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾

28- تم میں سے ہر اس فرد کے لئے جو راہِ راست چلنا چاہتا ہو[22]

ع ۱ ۲۹ ۶

29- وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

29- اور نہیں ہوتا تمہارے چاہنے سے کچھ بھی مگر وہی جو اللہ رب العالمین چاہے

18- اور اس صاحب عقل شعور نے اللہ کے ہاں سے قرآن لانے والے جبریل کو افق سے نمودار ہوتے صاف طور پر دیکھا ہوا ہے وہ اسے اچھی طرح پہچانتا اور جانتا ہے (دیکھیں سورہ نجم آیت 7 تا 9)

19- اللہ کے ہاں سے جو بھی کوئی پیغام اس تک پہنچایا جاتا ہے وہ اسے پورے کا پورا تم تک پہنچا دیتا ہے یعنی ہمارے نبی ﷺ جو قرآن تمہیں پڑھ کر سناتے ہیں وہ برحق اور سچ ہے

20- جو قرآن ہمارے نبی ﷺ تمہیں پڑھ کر سناتے ہیں اور اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں یہ کسی ایسے کا بنایا ہوا نہیں جسے ہم نے اپنے کرم سے دور کر دیا ہوا ہے

21- پھر بھی تم اس پر کیوں ایمان نہیں لا رہے؟ کہاں بھٹکے پھرتے ہو؟ تمہارے فہم و شعور کو کیا ہو گیا ہے؟

22- آیت نمبر 27 اور 28 میں وضاحت فرما دی کہ یہ قرآن سب زمانوں کے سب جہانوں کے انسانوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ نصیحت کس چیز کی؟ یہ کہ راہِ راست پر آ جاؤں ورنہ اس روز جب سورج ڈھانپ دیا جائے گا اور دوزخ بھڑکا دی جائے گی تمہارا ٹھکانہ وہ دوزخ ہی ہو گی اور جو کوئی اس نصیحت کو قبول کر لے گا اس کے لیے یہ قرآن دین اور دنیا کی فلاح کی راہِ راست واضح کر دے گا

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 19 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱	1- جب آسمان پھٹ جائے گا[1]
2- وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲	2- اور جب ستارے جھڑ جائیں گے
3- وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳	3- اور جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے
4- وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴	4- اور جب قبریں الٹ دی جائیں گی[2]
5- عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵	5- جان جائے گا ہر انسان[3] جو کچھ اس نے آگے بھیجا تھا اور جو کچھ اس نے پیچھے چھوڑا ہوا ہے
6- يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶	6- اے انسان تجھے کس چیز نے[4] اپنے ربِ کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ہے

1- آیت ایک سے تین تک میں اس نظام کے مکمل طور پر ختم کر دیئے جانے کا حال بیان فرمایا گیا ہے جو انسان اپنے اردگرد اور اوپر دیکھتا ہے یعنی وقت قیامت نہ آسمان موجودہ صورت میں رہے گا اور نہ ہی ستاروں کا نظام قائم رہے گا سب کچھ ختم کر دیا جائے گا اور سمندروں کو بھی اس ضابطہ سے آزاد کر دیا جائے گا جس کے وہ پابند ہیں اس وقت انسانوں کو ایک بالکل نئی صورت احوال کا سامنا ہوگا

2- قبروں میں دفن کی گئی ساری مخلوق باہر نکال دی جائے گی۔ کیوں؟ آگے بیان فرمایا گیا ہے

3- ہر انسان دیکھ لے گا کہ (1) اس نے اپنی زندگی میں کیا کیا نیکی کمائی تھی اور آگے بھیجی تھی (2) کیا کیا برائیاں اور حکم عدولیاں کرتا رہا تھا دنیاوی زندگی کے دھوکے اور فریب میں۔ یہ سب کچھ اسے کب معلوم ہوگا؟ جب اس کا نامۂ اعمال اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا

4- پہلے فرمایا کہ ہم نے اس سارے نظام کو ختم کر دینا ہے اور سب مخلوق ہمارے حضور پیش ہوگی اور ان کے اعمال نامے ان کے سامنے آ جائیں گے اب انسان سے پوچھا ہے کہ ''تجھے تیرے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا ہے؟'' اس فریب میں کہ نہ کبھی قیامت آئے گی اور نہ کبھی دنیاوی اعمال کا حساب لیا جائے گا وہ فریب جس میں ہونے کی وجہ سے انسان دینِ حق پر ایمان نہیں لا رہا

7- الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷	7- اس کے بارے میں[5] جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے درست کیا پھر تجھ کو متوازن بنا دیا
8- فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸	8- اس نے جس بھی کسی صورت میں چاہا تجھے ترتیب دے دیا
9- كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۝۹	9- نہیں! نہیں![6] بلکہ تم تو جزائے اعمال کو جھٹلاتے ہو
10- وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۝۱۰	10- حالانکہ تم پر تو نگران مقرر ہیں[7]
11- كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۝۱۱	11- معزز لکھنے والے
12- یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲	12- وہ جانتے ہیں جو کچھ بھی تم کرتے ہو
13- اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝۱۳ ج	13- حق ادا کرنے والے تو[8] ضرور نعمت کے درمیان ہوں گے

5- یہ انسان پر اللہ کے کرم کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے (1) اسے پیدا کیا (2) پھر جسمانی، ذہنی اور دماغی طور پر ٹھیک ٹھاک کر دیا تا کہ وہ دنیا میں بھرپور زندگی گزار سکے (3) اور اس کے لیے انسان کے سب اجزاء کو جوڑ کر ان کا توازن قائم کر دیا اور انہیں وہ شکل وصورت دے دی جس میں وہ دنیا میں زندگی گزارتے ہیں یعنی تم جو بھی کچھ ہو ہمارے اس کرم کی وجہ سے ہی ہو

6- یہ ہے وہ فریب جس کا آیت 6 میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ ہمارے اس کرم کے باوجود تم کہتے ہو کہ دنیاوی اعمال کی جزا اور سزا کے لیے حساب ہوگا ہی نہیں یعنی تم قیامت کا انکار کر رہے ہو

7- آیت 10، 11 اور 12 میں ان منکرین کو بتایا گیا ہے کہ ہم نے تمہارے دنیاوی اعمال کا ریکارڈ رکھنے کے لیے معزز لکھنے والے نگران مقرر کیے ہوئے ہیں جو تمہارے سب اعمال کے بارے میں بخوبی جانتے ہیں یعنی تم نہ اپنے اعمال کی جزا اور سزا سے بچ سکتے ہو اور نہ ہی ان میں سے کچھ بھی چھپا سکتے ہو

8- یعنی اللہ کا حق ادا کرنے والے اپنے دنیاوی اعمال کی جزا کے بدلے اللہ کی نعمتوں کے درمیان ہوں گے۔ اللہ کا حق ادا کرنا ہے اللہ ◄◄

14- وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾

14- اور بدکار تو واقعی جہنم میں ہوں گے

15- يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾

15- وہ جھونک دیئے جائیں گے اس میں
اعمال کی جزا دینے کے روز

16- وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

16- اور نہیں ہو سکیں گے وہ اس میں سے غائب [9]

17- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾

17- اور تم کیا جانتے ہو کہ وہ روزِ جزا کیا ہے؟

18- ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾

18- ہاں تمہیں کیا خبر ہے کہ وہ روزِ جزا کیا ہے؟ [10]

19- يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

19- وہ دن وہ ہے جب نہیں ہوگا اختیار [11]
کسی بھی شخص کو کسی بھی شخص کے لیے کچھ بھی
اور حکم اس روز اللہ ہی کے لیے ہوگا [12]

◄◄ کے دین اور احکام کی پابندی کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

9- وہیں رہیں گے ہمیشہ اور ہر وقت

10- بتاؤ تو کہ وہ روزِ جزا کیسا ہوگا؟ نہیں تم اس کا حال نہیں بتا سکتے

11- اس روز کوئی بھی شخص کسی کی کوئی بھی مدد نہیں کر سکے گا

12- اور اس روز سب فیصلے اللہ تعالیٰ ہی فرمائیں گے یعنی جو کوئی بھی قرآن کے احکامات کی پابندی نہیں کرے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے جہاں اسے جھونک دیا جائے گا اور وہ اس میں ہی رہے گا تمہیں ابھی سے خبردار کیا جا رہا ہے

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 36 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١

1- ہلاکت ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لیے[1]

2- الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢

2- وہ جب لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں
تو پورا پورا ماپ کر لیتے ہیں

3- وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣

3- اور جب وہ لوگوں کو ماپ کر دیتے ہیں
یا وہ انہیں تول کر دیتے ہیں
تو کم کر دیتے ہیں

4- اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤

4- کیا وہ لوگ خیال ہی نہیں کرتے[2]
کہ وہ تو اٹھائے جائیں گے

5- لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥

5- اُس بڑے دن کو؟

6- يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦

6- اس دن جب سب لوگ
سب جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے

7- كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧

7- نہیں! نہیں!
بدکاروں کا نامہ اعمال
تو سجین میں ہے

8- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨

8- اور تمہیں کیا معلوم کہ سجین کیا ہے

9- كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩

9- وہ ہے لکھا ہوا ریکارڈ

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو بھی کوئی دوسرے کا پورا حق ادا نہیں کرتا اس کے لیے ہلاکت اور بربادی لکھ دی گئی ہے

2- یعنی وہ بڑا دن جب سب کو حساب کے لیے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ کیا ایسا کرنے والوں کو معلوم نہیں کہ اس روز انہیں حق مارنے کی سزا بھگتنا ہوگی؟

10- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾

10- ہلاکت ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے

11- الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ﴿۱۱﴾

11- جو روزِ جزا کو جھٹلاتے ہیں

12- وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾

12- اور نہیں جھٹلاتا اسے کوئی
مگر ہر حد سے نکل جانے والا گنہگار ہی

13- اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۭ﴿۱۳﴾

13- جب پڑھی جاتی ہیں
اس کے سامنے ہماری آیات
کہتا ہے "یہ تو پہلے والوں کے فسانے ہیں"[3]

14- كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- نہیں! نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر
زنگ چڑھا ہوا ہے
اس کا جو وہ کرتے ہیں

15- كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۙ﴿۱۵﴾

15- ہرگز نہیں!
وہ لوگ تو اس روز
اپنے رب سے پردے میں رکھے جائیں گے[4]

16- ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۙ﴿۱۶﴾

16- پھر وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے

17- ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾

17- پھر کہا جائے گا "یہ ہے وہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے"

18- كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۙ﴿۱۸﴾

18- نہیں! نہیں! نیکوکاروں کا ریکارڈ تو عِلِّیِّیْن میں ہے

19- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

19- اور تم کیا جانو کہ عِلِّیِّیْن کیا ہے

20- كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ﴿۲۰﴾

20- وہ ہے لکھی ہوئی کتاب

21- يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ﴿۲۱﴾

21- شاہد اس کے ہیں مقربین[5]

3- قرآن کریم کو پہلے زمانے کے لوگوں کے افسانے کہتا ہے

4- اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رکھے جائیں گے

5- یعنی جس کا مشاہدہ اور نگہداشت اللہ کے مقرب فرشتے کرتے ہیں

22- اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾

22- حق ادا کرنے والے تو ضرور نعمتوں میں ہوں گے

23- عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- تختوں کے اوپر[6]
نظارہ کرتے ہوئے

24- تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾

24- تو ان کے چہروں پر پائے گا
تروتازگی آسائش کی

25- يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾

25- وہ پلائے جائیں گے[7]
سربہ مہر خالص شفاف مشروب

26- خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

26- جس پر کستوری کی مہر ہوگی
اور جو لوگ سبقت کرتے ہیں
انہیں اس کے لئے سبقت کرنا چاہئے[8]

27- وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾

27- اور مزاج اس کا ہے تسنیم جیسا[9]

28- عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

28- وہ چشمہ جس سے مقربین پئیں گے

29- اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾

29- مجرم لوگ تو ایمان لانے والوں پر ہنسا کرتے تھے[10]

30- وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾

30- اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے
آنکھوں آنکھوں میں اشارے کیا کرتے تھے

6- بلند مسندوں پر بیٹھے اردگرد کے خوش کن مناظر کو دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہوں گے

7- انہیں وہاں ایسی پینے کی چیز دی جائے گی جس سے کستوری جیسی مہک آ رہی ہوگی

8- اسی کے حصول کے لیے اہلِ ایمان ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں

9- تسنیم کے معنی بلندی کے ہیں مطلب یہ کہ اس مشروب کا مزاج بلندی پر واقع اس چشمہ کے مشروب جیسا ہوگا جس سے مقربین پئیں گے

10- یہ روزِ جزا کا انکار کرنے اور قرآن پر ایمان نہ لانے والے کفار کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کرتے ہیں اور اپنے لوگوں کے پاس جا کر اس مذاق پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ دیکھو ہم نے آج ان سے کیا سلوک کیا ہے

31- وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

31- اور جب وہ اپنے لوگوں کے پاس واپس جاتے تھے
تو بڑے خوش خوش واپس جاتے تھے

32- وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

32- اور جب وہ انہیں دیکھتے
کہتے "یہ تو وہ ہیں جو گمراہ ہو گئے ہیں"[11]

33- وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

33- حالانکہ انہیں ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا تھا[12]

34- فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

34- سو آج ایمان لانے والے[13]
کافروں پر ہنس رہے ہیں

35- عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- تختوں پر بیٹھے ہوئے
نظارہ کر رہے ہیں

ع ۱ ۱۶ ۸

36- هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

36- کیا مل گیا نا کافروں کو اس کا ثواب[14]
جو کچھ وہ کیا کرتے تھے

11- اور ایمان لانے والوں کو اپنے آبائی دین سے بھٹکے ہوئے قرار دیتے ہیں

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کافروں کو ایسا کہنے کا کوئی حق نہیں معیار حق و باطل تو وہ ہے جو ہم نے مقرر کیا ہوا ہے وہ جو خود باطل پر ہیں وہ اہل ایمان کے بارے میں کیسے کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں

13- آج یعنی روزِ جزا کے حساب کے بعد جب سب کو ان کے دنیاوی اعمال کا بدلہ مل چکا ہوگا تو اہل ایمان بلند مسندوں پر بیٹھے ان کفار کی بے سمجھی اور حال پر مسکرا رہے ہوں گے اور ان کے انجام کو اور اپنے اوپر اللہ کے کرم کو دیکھ رہے ہوں گے

14- یعنی اس سلوک کا ثواب جو وہ ہمارے ساتھ کیا کرتے تھے عذاب کو ثواب اس لیے کہیں گے کہ کفار اہل ایمان کا مذاق اڑانے اور انہیں تنگ کرنے کو ثواب کا کام سمجھتے تھے

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 25 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾

1- جب آسمان پھٹ جائے گا

2- وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۙ﴿۲﴾

2- اور اپنے رب کے حکم پر عمل کرے گا[1]
اور اس پر یہی لازم ہے

3- وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾

3- اور جب زمین ہموار کر دی جائے گی

4- وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾

4- اور وہ باہر پھینک دے گی
جو کچھ بھی ہے اس کے اندر
اور خالی ہو جائے گی

5- وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۙ﴿۵﴾

5- اور وہ اپنے رب کے حکم پر عمل کرے گی[2]
اور اس پر یہی لازم ہے

6- يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾

6- اے انسان تو تو[3]
اپنے رب کے پاس جانے کے لیے
سخت کوشش کر رہا ہے
بہت سخت محنت
اور تو اس سے ملنے والا ہے

7- فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾

7- پھر جس کسی کو اس کا اعمال نامہ
اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا

1- یعنی وقت قیامتِ آسمان اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھٹ جائے گا اللہ کا حکم سنتے ہی اس پر عمل کرنا اس پر فرض ہے وہ اللہ کے حکم کے خلاف کچھ کر ہی نہیں سکتا

2- زمین بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرے گی

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر انسان روزِ حساب ہمارے سامنے پیش ہونے کے سفر پر رواں دواں ہے اس دنیاوی سفر کے بعد ہر انسان کو ہمارے حضور پیش ہونا ہے خواہ وہ قیامت اور روزِ حساب کو مانے یا نہ مانے اس کی ساری محنت مشقت اسے اسی روز کی طرف ہی تو لے جا رہی ہے

8- فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾

8- اس سے جلد حساب لیا جائے گا
آسان حساب

9- وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾

9- اور وہ اپنے لوگوں کی طرف [4]
خوش خوش جائے گا

10- وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾

10- اور وہ کوئی جسے دیا جائے گا اس کا اعمال نامہ
اس کی پیٹھ کے پیچھے سے [5]

11- فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾

11- تو وہ فوراً ہی موت کے لیے چلّانے لگے گا [6]

12- وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾

12- اور وہ بھڑکتی آگ میں جا پڑے گا

13- اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾

13- وہ تو اپنے ہی جیسوں کے درمیان [7]
خوش ہوتا تھا

14- اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿۱۴﴾

14- وہ تو خیال کیا کرتا تھا کہ وہ ہرگز نہیں لوٹے گا [8]

15- بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾

15- ہاں کیوں نہیں؟ اس کا رب تو اسے اچھی طرح دیکھ رہا تھا [9]

16- فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾

16- پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں شفق کی [10]

17- وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾

17- اور رات کی اور اس کی جو کچھ وہ جمع کرتی ہے

18- وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

18- اور چاند کی جب وہ کامل ہو جاتا ہے

4- اپنے اہل سے سے مراد وہ عزیز اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس جیسے ہی عمل کیے ہوں گے یعنی وہ اپنے جیسے لوگوں کے پاس جائے گا

5- یعنی جسے اس کا اعمال نامہ سامنے سے نہیں دیا جائے گا بلکہ اسے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ کی طرف لے جانا ہوگا جو اس روز اس کی رسوائی کا مظہر ہوگا۔

6- اپنے اعمال نامہ کو دیکھتے ہی وہ چلّا چلّا کر کہے گا کہ وہ نابود ہو جائے، اس کا نام نشان نہ رہے۔ کیوں؟ تا کہ وہ ذلّت اور عذاب سے بچ جائے

7- دنیا میں وہ اپنے جیسے بداعمال لوگوں میں ہی تو خوش ہوتا تھا، اللہ کے نافرمانوں کا ہی تو ساتھی ہوتا تھا

8- یعنی روزِ جزا کا منکر ہوتا تھا

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سب کے کرتوت دیکھتے ہیں ایسا نہیں کہ کوئی حساب کے روز کچھ چھپا لے

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''میں قسم کھاتا ہوں'' یعنی ایک اٹل حقیقت کو بطور ثبوت پیش کرتا ہوں۔ وہ حقیقت کیا ہے؟ وہ جس کا آیت 19 میں ذکر فرمایا ہے آیات 16، 17 اور 18 اس کے ثبوت کے طور پر پیش کی گئی ہیں (1) سورج طلوع ہوتا ہے زمین اور آسمان کی وسعتوں میں اس کی روشنی پھیل جاتی ہے مگر پھر کیا ہوتا ہے؟ غروب ہو جاتا ہے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے شفق کی سرخی اس کے غروب ہونے کی یعنی اس کے کبھی بھی ایک ہی حالت میں نہ رہنے کی گواہی دے رہی ہوتی ہے (2) اس کے بعد رات آ جاتی ہے اور اپنے ساتھ اندھیرا ◀◀

19- لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾

19- تم ضرور ایک حالت سے [11]
دوسری حالت کی طرف بڑھو گے

20- فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾

20- تو پھر ان لوگوں کے ساتھ کیا مسئلہ ہے [12]
کہ یہ ایمان نہیں لا رہے؟

21- وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾ ۩

21- اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے [13]
تو یہ سجدے میں نہیں گر جاتے

22- بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿۲۲﴾

22- بلکہ یہ کافر لوگ تو جھٹلاتے ہیں

23- وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۳﴾

23- اور اللہ خوب جانتا ہے [14]
اس کے بارے میں جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں

24- فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۴﴾

24- سو ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیں

25- إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿۲۵﴾

25- مگر ایسے لوگ جو ایمان لائے ہیں
اور انہوں نے نیک کام کیے ہیں
ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے

◄◄ نیند اور ستارے وغیرہ بہت کچھ لاتی ہے اور پھر وہ بھی ختم ہو جاتی ہے (3) اسی طرح چاند جب طلوع ہوتا ہے تو ابتدائی دنوں میں چھوٹا سا ہوتا ہے اور پھر ہوتے ہوتے وہ ماہ کامل یعنی پوری رات کا چاند ہو جاتا ہے اس طرح سب ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جانے کا سفر جاری رکھتے ہیں

11- اللہ تعالیٰ انسانوں سے فرماتے ہیں کہ ایسے ہی تم بھی ایک ہی حالت میں رہنے والے نہیں ہو تم بھی روزِ حساب کی طرف رواں دواں ہو

12- جو روزِ حساب پر اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے ان کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ وہ سورج، رات اور چاند کے اس عمل کی گواہی پر کیوں غور نہیں کرتے کہ انہیں بھی تو ہمیشہ دنیا میں ایسے ہی نہیں رہنا جیسے کہ وہ اب ہیں جب سورج، رات، چاند ایک ہی حالت میں نہیں رہ سکتے تو انسان تو ان کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے وہ کیسے ایک ہی حالت میں رہ سکتا ہے؟ یعنی جس دنیاوی جاہ و جلال اور مقام و مرتبہ نے کفار کو مغرور بنایا ہوا ہے وہ انہیں روزِ حساب کی طرف جسمانی سفر سے بچا نہیں سکتے

13- قرآن سن کر وہ اللہ پر کیوں نہیں ایمان لاتے اس کے انعامات و اکرام کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اور مغفرت کے لیے اللہ کے حضور سجدہ میں کیوں نہیں گر جاتے؟

14- وہ لوگ اپنے اپنے نامہ اعمال میں جو کچھ بھی جمع کر رہے ہیں ہم اس سب کچھ کو جانتے ہیں اور اس کی بنیاد پر ہماری طرف سے انہیں دردناک عذاب کی بشارتیں دے دیں

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 22 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱	1- قسم ہے تاروں بھرے آسمان کی [1]
2- وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲	2- اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے [2]
3- وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳	3- اور قسم ہے دیکھنے والے کی [3] اور اس کی جسے وہ دیکھتا ہے
4- قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴	4- برباد ہو گئے کھائیاں کھودنے والے [4]
5- النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵	5- بہت تیزی سے جلنے والے ایندھن کی آگ سے بھری ہوئی [5]

1- آیت ایک سے بائیس تک اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا ہے اور اس کے حوالے سے خالق کائنات نے جو فیصلہ سنایا ہے وہ ہے کہ (1) اہل ایمان پر ان کے ایمان لانے کی وجہ سے سختیاں کرنے والے خود اپنے کو ہلاک کر رہے ہیں اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے جہاں وہ آگ میں جلیں گے (2) ایسے منکرین کو اللہ تعالیٰ نے ایسے گھیرا ہوا ہے کہ انہیں اس کا احساس ہی نہیں یعنی ان کی گرفت لازم ہے وہ اس سے بچ ہی نہیں سکتے (3) قرآن کریم عرشِ عظیم کے مالک کی عظیم کتاب ہے جس میں کوئی تبدیلی آ ہی نہیں سکتی کہ اسے عرشِ عظیم کے اس مالک نے جو جیسا چاہتا ہو جاتا ہے محفوظ کیا ہوا ہے یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی جب کفار اہل ایمان پر ظلم کرتے تھے وہ لوگ جو قرآن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا نہیں مانتے تھے ان کے مظالم اور انکار کے سیاق وسباق کے حوالے سے اس سورت کے ذریعے پیغام کیا ہے؟ یہ کہ قرآن پر ایمان لاؤ اور اس کے احکام پر عمل کرو ایسا نہیں کرو گے تو تم اس دنیا میں بھی ہماری گرفت سے نہیں بچ سکو گے (آیت 12) اور آگے دوزخ کی آگ تمہاری منتظر ہے (آیت 10) یہ ہے پیغام۔ تاروں بھرے آسمان کو سب لوگ دیکھتے ہیں اس پر چمکنے والے ستاروں، چاند، سورج اور سیاروں وغیرہ سے سب واقف ہیں بعض نے بروج کا ترجمہ برج یا محل بھی کیا ہے مگر اصل چیز اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام ہے کہ جیسے آسمان ایک حقیقت ہے ویسے ہی جو کچھ ہم فرما رہے ہیں وہ بھی ایسی ہی حقیقت ہے

2- یعنی روزِ قیامت کی

3- دیکھنے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ جو سب کے اعمال دیکھ رہا ہے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ کیا چیز ہے جسے وہ دیکھتا ہے؟ انسانوں کے اعمال یعنی تم جو بھی کچھ کرتے ہو، ہم اچھی طرح جانتے ہیں

4- مارے گئے یعنی ہرگز نہیں بچ سکتے۔ کون نہیں بچ سکتے؟ وہ جو قرآن پر ایمان لانے سے انکار کر رہے ہیں، اہل ایمان پر ظلم کر رہے ہیں اور اپنے لیے کھائیاں کھود رہے ہیں یہ پیغام بھی عام ہے کہ جو بھی کوئی جب بھی کبھی اہل ایمان پر سختیاں کرتا ہے وہ اپنی ہی ہلاکت کے اسباب جمع کر رہا ہوتا ہے

5- یہ ان کھائیوں کی حالت بیان فرمائی گئی ہے جو ایسے لوگ اپنے لیے خود کھود رہے ہیں جیسے کہ وہ آگ سے بھری ہوں ایسے ایندھن کی ◄◄

6- اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾

6- جب وہ اس کے کنارے بیٹھے ہوں گے [6]

7- وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾

7- اور دیکھیں گے اسے جو کچھ انہوں نے اہل ایمان کے ساتھ کیا تھا [7]

8- وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۸﴾

8- اور انہوں نے ان میں کوئی بھی عیب نہیں پایا [8] مگر صرف اس لئے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں اللہ غالب اور حمید پر

9- الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿۹﴾

9- جو مالک ہے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی کا اور اللہ تو سب کچھ دیکھ رہا ہے

10- اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ﴿۱۰﴾

10- ان لوگوں کے لئے تو جو ستم کرتے ہیں مومن مردوں پر [9] اور مومن عورتوں پر اور وہ توبہ نہیں لیتے تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلا دینے والی آگ کی سزا ہے

11- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ﴿۱۱﴾

11- جو لوگ ایمان لائیں اور وہ نیک کام کریں [10] ان کے لیے تو باغات ہیں جن میں نہریں بہتی ہوں گی

◀◀ آگ سے جو بھڑک رہا ہو یہ اس آگ کی شدت کا بیان ہے

6- روزِ حساب جب انہیں ایسی آگ دکھائی جائے گی جس میں انہیں جلنا ہے

7- یعنی اہل ایمان پر وہ جو سختیاں کرتے ہیں اس کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔ آیت نمبر 4 سے 7 تک کے حوالے سے بعض اہل علم نے انہیں ماضی کے واقعات سے متعلق بتایا ہے لیکن جو اس سورت کا مقام و پیام ہے اسے دیکھا جائے تو ان اہل علم سے اتفاق لازم ہو جاتا ہے جن کے خیال میں یہ ان کفار کے انجام کا بیان ہے جو قرآن پر ایمان لانے والوں پر ظلم کیا کرتے تھے

8- ایسے کفار اہل ایمان پر جو ظلم و ستم کر رہے ہیں اس کی وجہ یہ نہیں کہ ان اہل ایمان میں کوئی ایسا عیب ہے جس کی وہ کافر انہیں سزائیں دے رہے ہیں بلکہ اس کی صرف وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے ہیں

9- اگر وہ توبہ کر کے ایمان نہیں لے آتے تو ان کو دوزخ میں جلنے کا عذاب دیا جائے گا

10- یہ اہل ایمان پر اللہ کے انعام و اکرام کا ذکر ہے ان اہل ایمان پر جو ظلم و ستم سے بے نیاز اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہیں

یہ ہے عظیم کامیابی

12- اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾

12- تیرے رب کی پکڑ تو بہت سخت ہے [11]

13- اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾

13- وہی ہے تو جو پہلی بار بناتا ہے [12]

اور وہی پھر بنا سکتا ہے

14- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾

14- اور وہ ہے بخشش دینے والا بہت مہربان [13]

15- ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾

15- مالک عرش عظیم کا

16- فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

16- وہ جو کچھ چاہے کر لیتا ہے

17- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾

17- کیا تیرے پاس لشکروں کی خبر آئی ہے؟ [14]

18- فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾

18- فرعون کے اور ثمود کے

19- بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾

19- بلکہ یہ کافر لوگ تو [15]

خوش فہمی میں مبتلا ہیں

20- وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾

20- اور اللہ انہیں گھیرے ہوئے ہے [16]

21- بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾

21- ہاں یہ قرآن بہت عظیم ہے [17]

ع ۱ ۱۰ ۲۲

22- فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

22- ایک محفوظ لوح میں ہے [18]

11- یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی کو پکڑتے ہیں تو بہت سختی سے پکڑتے ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی یہ ظلم کرنے والے کفار کو وارننگ دی جا رہی ہے کہ تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سختی سے پکڑیں گے

12- جس نے تمہیں پیدا کیا ہوا ہے وہ تمہارے اعمال کی سزا دینے کے لیے تمہیں قبروں سے اٹھائے گا

13- اگر تم ایمان لے آؤ تو جو کچھ تم کر رہے ہو اور کرتے رہے ہو اللہ تمہیں معاف کرے گا

14- ہم نے لشکروں کے مالک فرعون اور قوم ثمود کو جو سزائیں اسی دنیا میں دی تھیں ان سے تو یہ کفار واقف ہی ہیں تو پھر ہم انہیں بھی تو اس دنیا میں بھی ویسی ہی سزا دے سکتے ہیں فرعون اور قوم ثمود تو دنیاوی قوت میں ان سے بھی آگے تھے تو یہ کیسے گمان کر سکتے ہیں کہ یہ ہماری پکڑ سے بچ جائیں گے؟

15- اللہ تعالیٰ فرعون اور قوم ثمود کی پکڑ کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان نہیں لا رہے وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ان کی گرفت نہیں ہوگی

16- آیت کا لفظی مطلب یہ ہے کہ اللہ انہیں پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے انسان کی آنکھیں آگے دیکھتی ہیں اس کے پیچھے کیا ہے اس کو وہ نہیں دیکھ سکتیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں انہیں تو اس کا علم تک نہیں کہ ہم نے انہیں گھیر رکھا ہے اور ہم ان کی کیسی گرفت کریں گے

17- یہ ہے وہ پیغام جو منکرین حق کو دیا گیا ہے کہ قرآن کریم بہت عظیم ہے اس پر ایمان لاؤ اگر بچنا چاہتے ہو تو

18- یعنی یہ قرآن عظیم ہمارا نازل کیا ہوا ہے اس کے احکام ہماری طرف سے ہیں جو کبھی تبدیل نہیں ہو سکتے کسی بھی تبدیلی سے محفوظ ہیں

سُوْرَةُ الطَّارِقِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 17 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾	1- قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی [1]
2- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾	2- اور کیا خیال ہے تیرا وہ رات کو آنے والا کیا ہے؟
3- النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾	3- چمکتا ہوا ستارہ
4- اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾	4- نہیں ہے کوئی بھی جان [2] مگر اس پر نگہبان ہے
5- فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾	5- سو انسان دیکھے تو کہ [3] اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے
6- خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾	6- اس کو پیدا کیا گیا ہے [4] اچھل کر نکلنے والے پانی سے

1- اللہ تعالیٰ آیت ایک سے تین تک میں انسان کو اپنی قدرتِ کاملہ سے آگاہ فرماتے ہیں کہ رات کے اندھیرے میں چمکتے ہوئے ستارے کے نکل آنے پر غور کر اور سوچ کہ ہم جو چاہیں کرتے ہیں جیسا کہ سورہ البروج میں فرمایا ہے کہ ہم جو چاہیں ہو جاتا ہے (آیت 16)

2- یعنی جو بھی کوئی انسان جو کچھ بھی کرتا ہے ہم نے اس سب کچھ کو محفوظ کر لینے کا انتظام کیا ہوا ہے

3- اپنی حاکمیت کے بیان اور انسان کو اس بارے میں سوچ بچار کرنے کی ترغیب دینے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تو اپنی اصلیت کے بارے میں تو سوچ کہ ہم نے تمہیں کس ادنیٰ چیز سے پیدا کیا ہے

4- یہ انسان کی پیدائش اور حقیقت سے اسے آگاہ فرمایا گیا ہے کہ ہم نے تمہیں مرد کے جسم سے اچھل کر نکلنے والے پانی یعنی منی کے ایک قطرہ سے بنایا ہوا ہے

7- يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝٧

7- جو نکلتا ہے[5]
پشت اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے

8- اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝٨

8- وہ تو اسے لوٹا دینے پر قادر ہے[6]

9- يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝٩

9- جس روز سب راز ظاہر کر دیئے جائیں گے

10- فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝١٠

10- تو نہیں ہوگی اس کے پاس کوئی بھی قوت[7]
اور نہ ہی کوئی مدد کرنے والا

11- وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١١

11- قسم ہے آسمان کی[8]
جو بار بار بارش برساتا ہے

12- وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٢

12- اور پھٹ جانے والی زمین کی[9]

13- اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝١٣

13- اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ[10]
یہ قول فیصل ہے

5- یہ منی کے اس قطرہ کی اصلیت کا بیان ہے جو مرد کی پشت سے اس کے آگے کی طرف آ کر نکلتا ہے بعض سینے کی ہڈیوں سے ماں کا پیٹ مراد لیتے ہیں کہ منی کا وہ قطرہ سینے کی ہڈیوں کے درمیان ماں کے پیٹ میں انسان کی صورت اختیار کر لیتا ہے

6- انسان کو روزِ حساب کی طرف لوٹا دینے پر بھی ایسے ہی قادر ہیں جیسے اسے پانی سے اچھل کر نکلنے والے قطرہ سے پیدا کر دیتے ہیں

7- اے انسان اس روز تجھے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اور وہاں تو اللہ کے سامنے بے بس ہوگا اور نہ ہی وہاں کوئی تیری مدد کرنے والا ہوگا

8- نادان انسان کو ایک بار پھر اپنی حاکمیت سے آگاہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس سے کہتے ہیں کہ آسمان سے جو بار بار بارش برستی ہے وہ بھی تو ہم ہی برساتے ہیں اگر ہم بارش کو بار بار برسانے پر قادر ہیں تو تجھے دوسری بار کیوں زندہ نہیں کر سکتے؟

9- اس زمین کی قسم جسے بیج سے نکلنے والا کمزور سا پودا پھاڑ دیتا ہے

10- اپنی بادشاہت قدرتِ کاملہ کے بیان اور انسانوں کو اس کے بارے میں سوچ بچار کی دعوت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان ہم نے جو قرآن نازل فرمایا ہے وہ حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کر دینے والا ہے حق کیا ہے اور باطل کیا ہے، اس کو جانچنے کا معیار قرآن ہی ہے

14- وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾	14- اور نہیں ہے یہ کوئی بے مقصد داستان [11]
15- اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾	15- وہ لوگ تو ایک چال چل رہے ہیں [12]
	فریب کے ذریعے
16- وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾	16- اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں [13]
	ایک طرح کی تدبیر
17- فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع ۱۱/۱۷	17- پس کافروں کو مہلت دیدے [14]
	انہیں تھوڑی سی دیر کے لیے ان کے حال پر چھوڑ دے

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 19 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾	1- اپنے بلند و برتر رب کے نام کی تسبیح کرو [1]
2- الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾	2- جس نے پیدا کیا

11- قرآن کریم

12- کافر اہل ایمان کے خلاف مکر و فریب کے منصوبے بنا رہے ہیں

13- اگر کفار مکر و فریب سے اہل ایمان کے خلاف منصوبے بنا رہے ہیں تو ہم اس سے بے خبر نہیں ان کے منصوبوں کو ناکام بنا دیا جائے گا وہ ہمارے مقابلے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

14- قرآن میں جب بھی اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے مخاطب ہوتے ہیں تو پیغام اہل ایمان کے لیے ہوتا ہے اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتے ہیں کہ تھوڑا صبر کریں اور دیکھیں کہ ہم ان کے منصوبے کیسے ناکام بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ڈھیل اور مہلت کیوں دیتے ہیں؟ تاکہ وہ مزید سوچ سمجھ سکیں اور حق کو پہچان سکیں

1- رب کا مطلب ہے پرورش کرنے والا زندگی کی سب ضروریات عطا کرنے والا دیکھ بھال کرنے والا۔ تسبیح کرو یعنی اپنے دل اور عمل سے اس کی عظمت اور برتری کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے کرم کے لیے شکر ادا کرو

اور درست کیا[2]

3- وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝۳

3- اور جس نے اندازہ متعین کیا[3]
اور راہ دکھا دی

4- وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝۴

4- اور جو نباتات اُگاتا ہے[4]

5- فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝۵

5- پھر اس کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیتا ہے[5]

6- سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۝۶

6- ہم تجھے مرحلوں میں پڑھا دیں گے[6]
سو تو ہرگز نہیں بھولے گا

2- اس پرورش کرنے والے کے نام کی تسبیح کر جس نے تجھے پیدا کیا ہوا ہے اور پیدا کر کے تجھے درست کیا یعنی زندگی گزارنے کے قابل بنایا ہوا ہے

3- کیسے اندازہ متعین کیا؟ جو بھی کوئی چیز پیدا کی اسے وہ سب صلاحیتیں دے دیں جن کی زندگی گزارنے کے عمل میں اسے ضرورت ہے اسے دنیا میں زندگی گزارنے کی راہ بھی بتا دی اس کی فطرت میں زندگی گزارنے کی راہ کو پہچاننا شامل کر دیا ہوا ہے جیسے بچپن کے خاتمے اور بلوغت کے آغاز کے ساتھ ہی انسانی جسم میں خود بخود نئی خواہشات پیدا ہو جاتی ہیں اور انہیں پورا کرنے کے طریقے اسے کسی سے سیکھنا نہیں پڑتے، بچے پیدا کر کے ان کی دیکھ بھال کے طریقے بھی انسان کے اپنے اندر موجود پروگرام کے خود بخود چالو ہو جانے سے اسے معلوم ہو جاتے ہیں اسی طرح ماں باپ بن جانے اور پھر دادا دادی، نانا نانی بن جانے پر اس کے اندر پروگرام کا اگلا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر مخلوق کو یہ سب کچھ عطا کیا ہوا ہے کیونکہ ہم ہی سب سے اعلیٰ پرورش کرنے والے ہیں اور ہم ہی جانتے ہیں کہ کس مرحلہ میں کس مخلوق کو کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے ان ضروریات کو پورا کرنے کے طریقے بھی ہم نے ہی سب کے اندر رکھے پروگرام میں شامل کر دیئے ہوئے ہیں جو عمر کے اس مرحلہ میں خود بخود کام کرنا شروع کر دیتے ہیں اسی طرح زندگی گزارنے کی جملہ ضروریات، لوازمات اور فہم شعور ہم نے ہی سب کو دیئے ہوئے ہیں کس چیز نے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے، ہم نے سب کچھ متعین کر دیا

4- جو انسانوں جانوروں اور دیگر مخلوق کو خوراک مہیا کرتی ہے

5- سوکھی ہوئی گھاس کی مانند سیاہ کر دیتے ہیں پیدا کیا پروان چڑھایا پھول پھل لگائے، مقصد پورا ہو گیا تو معین اندازے کے مطابق ختم کر دیا

6- کیا پڑھا دیں گے مرحلہ وار اور تو اسے بھولے گا نہیں؟ اسے سمجھنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ سورت بہت ابتدائی سورتوں میں سے ہے ترتیبِ نزول کے حوالے سے اسے آٹھویں نمبر پر بتایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس وقت کے لوگوں سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم اپنے نبیؐ پر جو قرآن نازل فرما رہے ہیں اسے مرحلہ وار نازل کریں گے تاکہ تم اسے یاد رکھو ہم قرآن ایک ہی وقت ◄◄

7- اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝۷

7- مگر وہی جو اللہ چاہے[7]

وہ تو جانتا ہے ظاہر کو اور اسے جو مخفی ہے

8- وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝۸

8- اور ہم تجھے آسان طریقے کی سہولت دے دیں گے[8]

9- فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹

9- سو تو نصیحت کر[9]

اگر نصیحت نفع دے

10- سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝۱۰

10- نصیحت وہ حاصل کرے گا

جو ڈرتا ہے

11- وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝۱۱

11- اور بد بخت اس سے دور رہے گا[10]

12- الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝۱۲

12- وہ جو بہت بڑی آگ میں جائے گا

13- ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۱۳

13- پھر وہ اس میں نہ مرے گا اور نہ جیے گا[11]

◄◄ اس لیے نازل نہیں فرمارہے کہ یہ ابھی تربیتی پروگرام ہے اور سب احکام بیک وقت نہیں بھیجے جارہے کہ ایسا کرنے سے تمہیں دشواری پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے حوالے سے سب لوگوں سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں کہ قرآنی احکام پر عمل کرتے جاؤ تاکہ تم پختہ کار ہو جاؤ قدیم اور جدید مفسرین نے اس آیت کے حوالے سے جو طویل بحثیں کی ہیں انہیں دہرانے کی ضرورت ہے نہ گنجائش سیاق وسباق کو سامنے رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے پیغام اور فرمان کا مفہوم یہی دکھائی دیتا ہے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کی راہ میں جو بھی ظاہری اور دکھائی نہ دینے والی دشواریاں ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں ان سے بے فکر ہو جائیں اور دعوت جاری رکھیں ہوگا وہی جو اللہ چاہتا ہے

8- یعنی جس راہِ راست کی طرف ہم رہنمائی کر رہے ہیں اس پر چلنا دشوار نہیں رہے گا اور مشکلات آسان ہو جائیں گی

9- قرآن کے ذریعے خبردار کرتا رہ ساتھ ہی فرمایا ''اگر نصیحت نفع دے'' یعنی انہیں قرآن سنائیں جو راہِ راست میں دل چسپی رکھتے ہیں جو دشمنی رکھتے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں

10- قرآن سے

11- وہ ہمیشہ جان کنی کی سی حالت میں رہے گا

14- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾

14- پس وہ فلاح پا گیا[12]
جس نے اپنے آپ کو پاک کرلیا

15- وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾

15- اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا ہے[13]
اور نماز پڑھتا ہے

16- بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾

16- نہیں! بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو[14]

17- وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾

17- جبکہ آخرت بہتر اور قائم رہنے والی ہے

18- اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾

18- پہلے صحیفوں میں بھی تو یہی بتایا گیا ہے

19- صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

19- ابراہیم کے اور موسیٰ کے صحیفوں میں

ع ۱ ۱۹ ۱۲

سُوْرَةُ الْغَاشِيَة

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 26 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾

1- کیا پہنچی ہے تجھ تک خبر[1]
اس گھراؤ کر لینے والی آفت کی؟

2- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

2- کچھ چہرے اس روز خوار ہوں گے[2]

12- فلاح سے مراد ہے ذہنی اور جسمانی سکون کی حالت اس حالت کو یعنی دنیا اور آخرت میں فلاح کی حالت کو کون حاصل کر سکتا ہے؟ وہ جو پاک ہو گیا وہ جس کا ایمان کامل ہو گیا اور وہ شرک اور بدگمانیوں کی آلودگیوں سے پاک ہو گیا

13- وہ جو پاک ہو گیا ہے

14- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے خبردار کر دینے کے باوجود جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ اس دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں

15- یعنی آخرت کی زندگی

1- غاشیہ سے مراد ایسی چیز یا واقعہ ہے جو سب کو ہر طرف سے گھیر لے اور ان پر غلبہ حاصل کر لے یہاں اس سے مراد ہے قیامت

2- ایمان نہ لانے والوں کے چہرے یعنی کفار اس روز ذلیل و خوار اور نڈھال ہوں گے

3- عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾	3- مشقت میں پھنسے ہوئے تھکے ماندے
4- تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾	4- بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے
5- تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ﴿۵﴾	5- انہیں پینے کو گرم ابلتے ہوئے چشمہ کا پانی دیا جائے گا
6- لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ﴿۶﴾	6- نہیں ہوگی ان کے لیے کوئی خوراک مگر ضریع ہی [3]
7- لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ﴿۷﴾	7- جو نہ توانائی دیتی ہے اور نہ بھوک مٹاتی ہے
8- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾	8- کچھ چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے [4]
9- لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾	9- اپنی کارگزاری پر راضی خوش
10- فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾	10- بلند مرتبہ باغ میں [5]
11- لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾	11- نہیں سنیں گے وہ اس میں کوئی بیہودہ بات
12- فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۙ﴿۱۲﴾	12- اس میں رواں دواں چشمہ ہوگا
13- فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾	13- وہاں اونچے اونچے تخت ہوں گے
14- وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾	14- اور تیار رکھے ہوئے پیالے
15- وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾	15- اور ترتیب دیئے ہوئے گاؤ تکیے
16- وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾	16- اور بچھے ہوئے غالیچے
17- اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۗ﴿۱۷﴾	17- کیا وہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے [6] کہ وہ کیسے بنائے ہوئے ہیں؟

وقف لازم

3- آیت 5 سے 7 تک بھڑکتی آگ میں ڈالے جانے والوں کی حالتِ زار کا بیان ہے (1) انہیں پینے کو گرم ابلتے ہوئے چشمہ کا پانی دیا جائے گا (2) انہیں کھانے کو صرف ضَرِیع دی جائے گی ضَرِیع ایک بدبودار بدصورت جنگلی بوٹی ہے (3) وہ نہ طاقت دیتی ہے نہ بھوک مٹاتی ہے

4- اہل ایمان کے چہرے

5- وہ باغ ہوگا کیسا؟ آیت 11 سے 16 تک میں اس باغ کا اور وہاں کی نعمتوں کا ذکر ہے

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ روزِ حساب کا انکار کر رہے ہیں اور خبردار کر دینے کے باوجود ایمان نہیں لا رہے کیا وہ اپنے اردگرد نہیں دیکھ ◀◀

18- وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾

19- وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾

20- وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾

21- فَذَكِّرْ ۫ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾

22- لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾

23- اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿۲۳﴾

24- فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾

25- اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾

26- ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

18- اور آسمان کو کہ اسے کیسے بلند اٹھا گیا ہے؟[7]

19- اور پہاڑوں کو کہ وہ کیسے مضبوط نصب کیے ہوئے ہیں؟

20- اور زمین کو کہ اسے کیسے بچھایا ہوا ہے؟

21- پس تُو یاددہانی کرا تا رہ[8]
تو تو صرف یاددہانی کرانے والا ہے

22- نہیں ہے تو ان پر داروغہ[9]

23- مگر جس نے منہ پھیر لیا[10]
اور کفر کیا

24- تو اللہ اسے عذاب دے گا
بہت بڑا عذاب

25- ان کی واپسی ہماری طرف ہی تو ہے

26- پھر ان سے حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے

◄◄ رہے؟ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خلاقی اور عظمت کی چار نشانیاں بیان فرمائی ہیں جن میں سے پہلی نشانی اونٹ ہے جس سے قرآن کے اوّلین مخاطب عرب بخوبی واقف تھے مال لانے لے جانے والا اور انسانی سواری کے کام آنے والا اونٹ جسے وہ صحرائی جہاز کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر پانی ذخیرہ کر لینے کی ایسی صلاحیت رکھ دی ہے کہ جہاں پانی نہ بھی ہو وہاں بھی وہ کئی روز تک گرم موسموں میں سفر کر سکتا ہے اور جنگلی جڑی بوٹیوں پر گزارہ کر لیتا ہے اس کا جسم ایسے سفر کے لیے موزوں بنا دیا گیا ہے اس کا دودھ اور گوشت انسانوں کے لیے خوراک ہیں اور اون سے کمبل اور خیمے بنائے جاتے ہیں

7- اس کے بعد اپنی عظمت کی اللہ تعالیٰ نے تین اور نشانیاں بیان فرمائیں ہیں جن سے ہر انسان واقف ہے (1) آسمان جو بغیر سہاروں کے اتنا بلند اٹھایا ہوا ہے (2) پہاڑ جو زمین کے اندر گاڑھ دیے گئے ہیں (3) زمین جس پر سب انسان اپنی دنیاوی زندگی پوری کرتے ہیں

8- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جو لوگ ہماری حاکمیت اور قدرتِ کاملہ کی نشانیوں کو دیکھتے ہوئے بھی ایمان نہیں لا رہے آپ انہیں یاددہانی کراتے رہیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو اس روز ان کا کیا انجام ہوگا آپ کی ذمہ داری اتنی ہی ہے

9- یعنی طاقت کے ذریعے انہیں ایمان لانے پر مجبور کر دینا آپ کے ذمہ نہیں

10- جو کوئی ایمان نہ لائے اور حق سے منہ پھیر لے اسے ہم سخت عذاب دیں گے سب انسانوں کو لوٹ کر آنا تو ہمارے ہی پاس ہے

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 30 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾	1- فجر کی قسم[1]
2- وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾	2- دس راتوں کی قسم[2]
3- وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾	3- جفت اور طاق کی قسم[3]
4- وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾	4- رات کی قسم جب وہ جا رہی ہوتی ہے[4]
5- هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾	5- کیا ہے ان میں عقل والوں کے لیے کوئی قسم؟[5]

1- آیت ایک سے چار تک میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم کھائی ہے یہ وہ چیزیں ہیں جو اس دنیا میں انسان کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں فجر وہ وقت ہے جو انسان کے لیے نئی روشنی، فرحت و شادمانی کا پیغام لے کر آتی ہے

2- دس راتوں کے بارے میں مختلف آراء ہیں لیکن جن چار چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے انہیں دیکھا جائے تو یہ دس راتیں کسی خاص مہینے کی نہیں، ہر مہینے کی پہلی دس راتوں میں چاند عروج کی طرف رواں ہوتا ہے آخری دس راتوں میں وہ عروج سے زوال کی طرف رواں دواں ہوتا ہے اور درمیانی دس راتوں میں وہ جوبن پر ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ ضابطہ کی پابندی کی علامت ہے، اس لیے یہ دس راتیں پہلی ہوں، آخری ہوں یا درمیانی ہوں جو بھی ہوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی نشانیوں میں سے ہیں

3- جفت سے مراد ہے جوڑا اور طاق سے مراد ہے اکیلا یا ایک مگر کون سا جوڑا اور کون سا ایک؟ اس بارے میں بھی اختلاف ہے۔ جوڑا بنتا ہے متضاد چیزوں کے ایک دوسری سے ملنے سے، رات اور دن کے ملنے سے، نر اور مادہ کے ملنے سے، سیاہی اور سفیدی کے ملنے سے، مگر جن بھی دو چیزوں کے ملنے سے کوئی جوڑا بنتا ہے اپنی ذاتی حیثیت میں ان میں سے ہر چیز ایک طاق ہوتی ہے جن چار چیزوں پر اس جگہ غور کرنے کا حکم دیا گیا ہے انہیں سامنے رکھا جائے تو جفت سے مراد رات اور دن کا جوڑا کہا جا سکتا ہے جو بالکل دو مختلف طاق چیزوں کے ملنے سے بنتا ہے اور انسان کی ساری دنیاوی زندگی پر یہی دو طاق چیزیں اور ان کا جوڑا محیط ہیں ان دونوں سے باہر کچھ بھی نہیں انسانی زندگی کے سارے افعال و لوازمات ضروریات انہی دو طاق چیزوں اور ان کے جوڑے کے اثرات کے اندر محدود ہیں اور جس فجر کی قسم کھائی گئی ہے اس کا تعلق اسی جوڑے سے ہے اللہ تعالیٰ انسان کو اپنے قائم کیے ہوئے رات اور دن کے ایسے عجیب و منفرد قائم و دائم اور فعال جوڑے پر اور ان کے اپنے اپنے جداگانہ کردار پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ غور تو کرو ہماری قدرتِ کاملہ پر

4- یعنی گزرتی ہوئی رات کیا پیغام دے رہی ہوتی ہے؟ یہ کہ اپنی طاق حیثیت میں وہ کیسی بھی ہو وہ کسی طرح بھی قائم دائم نہیں رہ سکتی کیونکہ وہ کائنات کے خالق و مالک کے نظم کی پابند ہے اور اپنے ساتھی دن کے آ جانے کے لیے اس کا چلے جانا اس مالک کے حکم کی پابندی ہے

5- کیا ان چیزوں میں جن کی قسم کھائی گئی ہے کسی ایک کی بھی قسم یعنی گواہی ایسی نہیں کہ اہل عقل اس سے سمجھ سکیں کہ خالق و مالک ایک ہی ہے اور جو چاہے کرتا ہے اور اس کی گواہی دیں؟

6- اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦

6- کیا تو نے دیکھا نہیں کہ[6]
تیرے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا تھا

7- اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧

7- بلند ستونوں والے عاد ارم کے ساتھ

8- الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨

8- جن جیسا کسی ملک میں کوئی پیدا ہی نہیں کیا گیا؟

9- وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩

9- اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں؟[7]

10- وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝١٠

10- اور میخوں والے فرعون کے ساتھ؟[8]

11- الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١

11- وہ لوگ جنہوں نے اپنے اپنے ملکوں میں سرکشی کی تھی[9]

12- فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٢

12- اور انہوں نے وہاں پر بہت فساد پھیلایا تھا

13- فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝١٣

13- سو تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا تھا[10]

14- اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤

14- تیرا رب تو گھات میں ہوتا ہے[11]

15- فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝١٥

15- مگر انسان ہے کہ[12]
جب اس کا رب اسے آزمائش میں ڈالتا ہے
اور اسے عزت اور نعمت دے دیتا ہے
تو وہ کہتا ہے "میرا رب تو میری عزت افزائی کرتا ہے"

6- کیا تو جانتا نہیں کہ اللہ نے کیا سزا دی تھی؟ کسے؟ آگے اس کا حوالہ ہے (1) قومِ عاد کو جو ارم کے مقام پر ہوتی تھی اور اتنی مالدار تھی کہ اس نے وہاں بڑے بلند و بالا محلات بنائے ہوئے تھے اور اپنے زمانے میں وہ سب سے طاقت ور ہوتے تھے

7- قومِ ثمود کو جنہوں نے چٹانیں کھود کر ان کے اندر محفوظ سرنگیں بنائی ہوئی تھیں

8- خیمے کو کھڑا کرنے کے لیے زمین میں مضبوط میخیں گاڑھ کر ان سے خیمے کے رسے باندھے جاتے ہیں تاکہ آندھی اور طوفان میں بھی وہ گر نہ جائے میخوں والے فرعون سے مراد ہے کہ فرعون اتنا طاقت ور تھا اس کے اتنے بڑے لشکر تھے کہ لشکروں کے خیموں کی میخیں اٹھانے کے لیے بھی لشکر ہوتے تھے

9- یعنی وہ بہت سرکش ہو گئے تھے اور انہوں نے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے اپنے وقت میں اور علاقوں میں فساد پھیلایا ہوا تھا

10- اللہ تعالیٰ نے انہیں سخت سزائیں دی تھیں

11- اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور کفار کو کچھ بھی معلوم نہیں کہ کب اور کیسے ان پر عذاب کا کوڑا پڑ سکتا ہے

12- آیت 15 اور 16 میں اللہ تعالیٰ نے دنیا پرست انسانوں کی حالت بیان فرمائی ہے اور دونوں حالتوں کو انسانوں کی آزمائش بتایا ہے پہلی حالت اور آزمائش یہ کہ جب ہم کسی کو دنیا میں مال و دولت اور کوئی مقام و مرتبہ دے کر آزماتے ہیں کہ دیکھیں وہ اس ◄◄

16- وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾

16- مگر جب وہ اسے آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے "میرے رب نے میری بے عزتی کی ہے"

17- كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾

17- نہیں! نہیں![13] بلکہ تم تو یتیم کی عزت ہی نہیں کرتے

18- وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

18- جبکہ تم تو مسکین کو کھانا کھلانے کی بھی نہیں ترغیب دیتے[14]

19- وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾

19- اور تم ساری میراث کھا جاتے ہو[15] ہڑپ کرتے ہوئے

20- وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾

20- اور تم مال سے محبت کرتے ہو[16] متوالے ہو کر

21- كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾

21- نہیں! نہیں![17] جب زمین کوٹ کر ہموار کر دی جائے گی ریزہ ریزہ کر کے

22- وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

22- اور تیرا رب جلوہ فرما ہوگا[18] اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے

◄◄ کے لیے ہمارا شکر گزار ہوتا ہے اور ہمارے کرم کو تسلیم کرتا ہے یا نہیں، تو دنیادار کہتا ہے کہ اللہ نے اسے جو بھی کچھ دیا ہے وہ اس کا حق بنتا تھا اس پر کوئی احسان نہیں کیا گیا اور جب ہم کسی کا رزق تنگ کر کے اسے آزماتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ اللہ نے تو اس کے ساتھ ناانصافی کی ہے اور اسے اس کا حق نہیں دیا جا رہا

13- اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ "نہیں!" فرمایا ہے یعنی تم جو کچھ بھی خیال کرتے ہو اور کہتے ہو وہ تمہاری اپنی دنیادارانہ سوچ کی وجہ سے ہے "بلکہ" کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس دنیادارانہ سوچ کی مزید وضاحت فرمائی ہے کہ تم تو وہ ہو جو یتیم کے حقوق کی بھی حفاظت نہیں کرتے

14- یعنی تم نہ خود غرباء کی اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہو اور نہ ہی اسے ایک اصول بنا کر دوسروں کو اس پر چلنے کی تلقین کرتے ہو

15- یتیموں کی میراث بھی ہڑپ کر جاتے ہو

16- تم دنیاوی مال و متاع کے پیچھے ہی دوڑے پھرتے ہو

17- تم جو کچھ سمجھتے ہو ایسا ہرگز نہیں۔ روزِ حساب ضرور آئے گا تمہیں دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہی دینا ہے

18- اللہ تعالیٰ کس صورت میں آئیں گے؟ کیسے آئیں گے؟ یہ ایسے امور ہیں جن کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں یہاں مقصد اللہ تعالیٰ کی ◄◄

23- وَجِایْٓءَ یَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىِٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

23- اور اس روز لائی جائے گی دوزخ[19] اس روز انسان یاد کرے گا مگر کیا ملے گا اسے اس یاد سے؟

24- یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾

24- کہے گا "کاش میں نے کچھ آگے بھیجا ہوتا[20] اپنی اس زندگی کے لیے"

25- فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾

25- سو اس روز اللہ ایسا عذاب دے گا[21] جیسا عذاب کوئی دے ہی نہیں سکتا

26- وَّ لَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

26- اور ہرگز نہیں جکڑ سکتا کوئی بھی جیسا وہ جکڑے گا

27- یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾

27- "اے مطمئن نفس[22]

28- ارْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾

28- آ جا اپنے رب کی طرف راضی خوشی اور پسندیدہ[23]

29- فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾

29- سو تو شامل ہو جا میرے خاص بندوں میں[24]

30- وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ ع ۱

30- اور داخل ہو جا میری جنت میں"

ع ۱ ۱۴

◄◄ عظمت وجلال کا بیان ہے یعنی اللہ تعالیٰ خود حساب لینے کے لیے جلوہ افروز ہوں گے اور فرشتے صفیں باندھے وہاں حاضر ہوں گے

19- یعنی مجرم دوزخ کو دیکھ کر اپنے دنیاوی اعمال کو یاد کریں گے مگر ان کا پچھتاوا اس روز انہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا

20- کف افسوس ملے گا کہ میں نے بھی دنیاوی زندگی میں اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے ایسے نیک اعمال کیے ہوتے جو آج کام آتے

21- انسان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ کیسا سخت عذاب دیں گے

22- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روز مطمئن نفس کو آواز دی جائے گی۔ کیا آواز آئے گی؟ اس کی تفصیل اگلی تین آیات میں بیان فرمائی ہے مطمئن نفس یا انسان سے مراد وہ شخص ہے جس کا اللہ اور اس کے قرآن اور رسول ﷺ پر ایمان کامل تھا اور وہ احکام الٰہی پر صبر و استقلال کے ساتھ عمل کرتا رہا تھا

23- وہ آواز اسے کیا کہے گی؟ یہ کہ اپنے رب کے حضور راضی خوشی حاضر ہو جا، تجھے فکر کی کوئی ضرورت نہیں کہ تو پسندیدہ ہے یعنی تیرا رب تجھ سے خوش ہے

24- مقربین یعنی اللہ کے خاص بندے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جنت میں ہمارے مقربین میں سے ہوں گے

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 20 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾

1- ہرگز نہیں![1]
میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی[2]

2- وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾

2- اور تو اس شہر میں مقیم ہے

3- وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾

3- اور میں قسم کھاتا ہوں والد کی
اور اس کی جسے اس نے جنا

4- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾

4- یقیناً ہم نے انسان کو[3]
محنت و مشقت میں پیدا کیا ہوا ہے

5- اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾

5- کیا وہ یہ گمان رکھتا ہے کہ[4]
اس پر کوئی بھی قدرت نہیں رکھتا؟

وقف لازم

1- نہیں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جیسے قرآن پر ایمان نہ لانے والے خیال کرتے ہیں، ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت وہ ہے جو ہم بیان کر رہے ہیں

2- خالق و مالک کائنات اپنے نبیؐ سے فرماتے ہیں جس شہر میں آپؐ رہتے ہیں میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسے وہ یہ گمان کرتے ہیں ایسے ہرگز نہیں ہے اللہ تعالیٰ مخاطب اپنے رسول ﷺ سے ہیں اور بتا اولادِ آدمؑ کو رہے ہیں اگلی آیت نمبر 3 میں یہی بات باپ یعنی حضرت آدمؑ اور اس کی اولاد کی قسم اٹھا کر دہرائی ہے جن کی رہنمائی کے لیے قرآن نازل فرمایا ہے نسل انسانی کی قسم اٹھا کر نسل انسانی کو بتایا ہے

3- یعنی ہم نے انسان کو محنت مشقت کی دنیا میں پیدا کیا ہوا ہے دنیاوی اسبابِ زندگی کے لیے اسے محنت جدوجہد کرنا ہوتی ہے انسان بھاگ دوڑ کرتا آیا ہے اختیار و اقتدار قوت و مرتبہ کی چاہت میں مبتلا رہتا ہے

4- کیا انسان اس بدگمانی میں مبتلا ہے کہ اس پر کوئی بھی قابو نہیں پا سکتا؟ وہ جو چاہے کرتا رہے؟

6- يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦	6- وہ کہتا ہے ”میں نے مال کثیر لٹا دیا ہوا ہے“[5]
7- اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝٧	7- کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ[6] اسے کوئی بھی نہیں دیکھتا؟
8- اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨	8- کیا نہیں بنائی ہوئیں ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں[7]
9- وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩	9- اور ایک زبان اور دو ہونٹ
10- وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠	10- اور دکھا دیئے اس کو[8] دو واضح راستے؟
11- فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١	11- مگر دشوار گھاٹی میں تو وہ داخل ہی نہیں ہوا[9]
12- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢	12- اور کیا سمجھتا ہے تو کہ وہ دشوار گھاٹی کیا ہے؟

5- ایسا انسان گھمنڈ سے کہتا ہے کہ میں تو بہت مالدار ہوں اتنا مالدار کہ میں نے تو اپنے مال میں سے بہت سا مال لٹا دیا ہوا ہے وہ اپنی صلاحیتوں اور مال پر غرور کرتا ہے، نام ونمود کی خاطر اپنے مال کا اس انداز میں ذکر کرتا ہے

6- یعنی کیا ایسے انسان کا خیال ہے کہ ہم اس کے دعوؤں اور گھمنڈ کی حقیقت سے آگاہ نہیں؟

7- آیت 8 اور 9 میں خالق و مالک فرماتے ہیں کہ (1) انسان کو دیکھنے والی آنکھیں تو ہم نے دی ہوئی ہیں جن کی روشنی سے وہ دنیا میں بھاگ دوڑ کرتا ہے اور مال ومتاع جمع کرتا رہتا ہے (2) جس زبان سے وہ فخر اور گھمنڈ کا اظہار کرتا ہے اور جن دو ہونٹوں سے دل کی بات کہتا ہے وہ بھی اسے ہم نے ہی دیئے ہوئے ہیں ہماری عطا سے وہ جو کچھ کماتا ہے اور دعوے کرتا ہے ہم انہیں خوب جانتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے جیسے وہ دعوے کرتا ہے نہیں ایسا ہرگز نہیں

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انسان کو ہدایت اور گمراہی کی دو واضح راہیں بھی بتا دی ہوئی ہیں ایک حقوق کی حفاظت اور ادائیگی کی راہ اور دوسری حقوق مارنے کی راہ

9- اس کے باوجود اس نے حقوق ادا کرنے کی دشوار گھاٹی یا بلند راہ پر چلنے کی کوشش نہیں کی کون سے حقوق ادا کرنے کو اللہ تعالیٰ نے دشوار گھاٹی میں داخلہ بتایا ہے؟ اس کی وضاحت آیت 13 سے 17 تک میں فرمائی گئی ہے یعنی انسان (1) اپنی کمائی غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے خرچ نہیں کرتا (2) وہ اپنے قریبی یتیموں کی شدید بھوک کے وقت بھی مدد نہیں کرتا (3) خاک میں پڑے لاوارث غریبوں کو کھانا نہیں کھلاتا۔ یہ ہیں وہ کام جو اسے اپنی کمائی خرچ کر کے کرنا چاہئیں مگر وہ ایسا تو کرتا نہیں اور ”میں نے مال کثیر لٹایا ہوا ہے“ کے جھوٹے دعوے ◄◄

13- فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾

13- آزاد کرانا کسی گردن کو

14- اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾

14- یا کھانا کھلانا شدت کی بھوک والے دن

15- يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾

15- کسی قرابت دار یتیم کو

16- اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

16- یا خاک نشین مسکین کو

17- ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾

17- پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہو[10] جو ایمان لائے اور وہ نصیحت کرتے ہیں صبر کی اور نصیحت کرتے ہیں باہمی شفقت کی

18- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

18- یہ ہیں دائیں بازو والے لوگ

19- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾

19- اور وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں ہماری آیات کا[11] وہ ہیں بائیں بازو والے لوگ

20- عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱

20- ان کے اوپر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی[12]

◄◄ کرتا رہتا ہے انسان کے اسی گھمنڈ اور فخر و غرور کی تردید کے لیے اللہ تعالیٰ نے شہر مکہ اور نسل انسانی کی قسم اٹھائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہے جیسے انسان دعوے کرتا ہے

10- دنیادار جھوٹے گھمنڈیوں کے مقابلے میں یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو خوش بختی کی بلندیوں پر گامزن ہیں (1) وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں (2) حالات و مشکلات کا صبر و استقلال سے مقابلہ کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں (3) یتیموں اور مسکینوں سے شفقت کا سلوک کرتے ہیں، ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں یہ لوگ ہیں دائیں بازو والے یعنی خوش بخت لوگ

11- جو لوگ قرآن پر ایمان لانے سے انکاری ہیں وہ بائیں بازو والے یعنی بدبخت لوگ ہیں اور نجات کی راہ سے دور ہیں

12- بدبختی کی جس راہ پر وہ رواں ہیں وہ انہیں کہاں لے جا رہی ہے؟ آگ میں، ایسی آگ کی بھٹی میں جو ہر طرف سے بند ہوگی یعنی وہ بہت ہی سخت عذاب کی راہ پر چلے جا رہے ہیں

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 15 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١	1- سورج کی اور اس کی چمکتی ہوئی روشنی کی قسم [1]
2- وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢	2- چاند کی قسم جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے [2]
3- وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝٣	3- دن کی قسم جب وہ سورج کو روشن کر دیتا ہے [3]
4- وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤	4- رات کی قسم جب وہ اس کو ڈھانپ لیتی ہے
5- وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝٥	5- قسم آسمان کی اور اس کے قائم کیے جانے کی [4]
6- وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦	6- قسم زمین کی اور اس کے بچھائے جانے کی [5]
7- وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧	7- قسم انسانی نفس کی اور اس کے درست کیے جانے کی [6]
8- فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝٨	8- پھر اس کو اس کی بدی کی [7] اور اس کی نیکی کی سمجھ دے دینے کی
9- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩	9- یقیناً فلاح پا گیا وہ شخص جس نے اس کو پاک کر لیا [8]

1- سورج کی روشنی اور گرمی زمین پر پائی جانے والی ہر قسم کی زندگی میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بنائی کائنات کے اس اہم جزو، اس کی اہمیت اور اثرات کے بارے میں سوچنے کو کہا ہے

2- چاند، جو سورج کے پیچھے آتا ہے، جب سورج غروب ہو جاتا ہے تب چمکنا اور چاندنی دینا شروع کر دیتا ہے

3- یعنی جب دن سورج کے جلوہ کو نمایاں کر دیتا ہے اور پھر جب رات اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے

4- آسمان کی اور اس کی بناوٹ کی قسم ایسی بناوٹ جس کے ساتھ آسمان کے سارے اثرات و کمالات وابستہ ہیں

5- زمین کی قسم جس پر انسان آباد ہے اور جو اس کے وسائل زندگی کا ذریعہ یا مخزن ہے اور ہر طرف پھیلی ہوئی ہے

6- انسان کے نفس سے مراد انسان کا سارا جسمانی نظام، فہم، شعور اور دل و دماغ ہیں اس کو درست کرنے کا مطلب ہے کہ اس سارے نظام کو درست کر کے کام کے قابل بنا دیا

7- یعنی انسان کو زمین پر زندگی گزارنے کی صلاحیتیں دے کر اس کو اچھائی اور برائی کی تمیز بھی دے دی گئی ہے اور ہر چیز کو جانچنے پرکھنے کی صلاحیتوں کا مالک بنا دیا ہوا ہے

8- اپنے نفس کو پاک کر لیا اپنے دل و دماغ اور خیالات کو پاک کر لیا باطل سے پاک کر لیا اور قرآن پر ایمان لے آیا۔ فلاح سے مراد ہے قلب و روح کا سکون

10- وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾

10- اور نامراد ہو گیا وہ جس نے اس کو خاک میں دبا دیا[9]

11- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾

11- ثمود نے جھٹلا دیا تھا
اپنی سرکشی کے ذریعے

12- اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾

12- جب ان کا بدترین شخص اٹھ کھڑا ہوا تھا[10]

13- فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾

13- جبکہ اللہ کے رسول نے ان کو بتایا ہوا تھا کہ[11]
"یہ اللہ کی اونٹنی ہے
اور اس کی پانی پینے کی باری ہے"

14- فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۫ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾

14- مگر انہوں نے اس کو جھٹلا دیا تھا
اور اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں[12]
سو الٹ دی تھی ان پر تباہی
ان کے رب نے
ان کے گناہوں کی وجہ سے
اور ان کا صفایا کر دیا تھا

15- وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع ۱۵/۱۶

15- اور اسے اس تباہی کے کسی نتیجے کا ہرگز خوف نہیں[13]

9- اپنے نفس کو گناہوں سے ناپاک کر دیا جس کی مثال قوم ثمود کی مثال سے دی گئی ہے

10- یعنی ان میں سے جو بدترین تھا وہ اس قوم کے فیصلے پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو گیا تھا اور اس نے اس عمل کا ارتکاب کیا تھا وہ عمل کیا تھا؟ اگلی آیت میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

11- ہم نے قوم ثمود کی طرف جو رسول بھیجا تھا اس نے ان لوگوں کو بتا دیا ہوا تھا کہ یہ اونٹنی اللہ کی ہے، اور پانی پینے کی اس کی باری مقرر ہے (دیکھیں سورۃ الاعراف آیات 73 سے 79 اور متعلقہ حواشی) مگر انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی اس ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے اس اونٹنی کو مار دینے کا فیصلہ کر لیا اور اس کے لیے ایک آدمی کی ڈیوٹی لگا دی جسے آیت 12 میں "ان کا بدترین" بتایا گیا ہے

12- اس بدترین شخص نے اس قوم کے فیصلے کے مطابق اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں نتیجہ؟ اللہ تعالیٰ نے ان پر تباہی الٹ دی یعنی ان پر زبردست تباہی نازل کر دی

13- یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عمل کا نتیجہ اس کی تدبیر کے مطابق ہی ہوتا ہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کو اندیشہ ہو کہ یہ نہ ہو جائے وہ نہ ہو جائے اور وہ کسی سرکش کو سزا نہ دے

سُوْرَةُ الَّيْلِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 21 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ﴿۱﴾	1- قسم ہے رات کی جب وہ ڈھانپ لے [1]
2- وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾	2- قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے
3- وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۙ﴿۳﴾	3- اور قسم ہے نر اور مادہ کو پیدا کرنے کی
4- اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾	4- تمہاری تو کوششیں بھی مختلف مقاصد کے لیے ہیں [2]
5- فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾	5- سو جو کوئی مال خرچ کرتا ہے اور ڈرتا ہے [3]
6- وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾	6- اور بھلائی کی تصدیق کرتا ہے
7- فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ﴿۷﴾	7- تو ہم اس کو آسان راستے کی سہولت دیدیں گے [4]

1- اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کردہ کائنات میں سے تین چیزوں کی قسم کھائی ہے۔ کیوں قسم کھائی ہے؟ ایک اٹل حقیقت کے بیان کے لیے

2- یہ ہے وہ اٹل حقیقت جس کے بیان کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی کائنات کی تین اہم ترین چیزوں کی قسم کھائی ہے یہ کہ انسان اس دنیا میں جو بھاگ دوڑ کرتا ہے، مختلف انسانوں کی وہ جدوجہد مختلف مقاصد کے حصول کے لیے ہوتی ہے کسی کی بھاگ دوڑ صرف دنیا اور اس کے مفادات کے حصول کے لیے ہوتی ہے اور کوئی دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح کے لیے کوشش کرتا ہے

3- آیت 5 سے 7 تک میں دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح کے لیے کوشش کرنے والوں کا حال بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ فلاح وہی پاتے ہیں جو (1) اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں (2) اللہ کی بتائی ہر اچھائی کی تصدیق کرتے ہیں اس راہ کی تصدیق کرتے ہیں جس پر چلنے کی قرآن دعوت دیتا ہے وہ اپنے عمل سے اس راہ کو فلاح کی راہ ماننے کا ثبوت دیتے ہیں

4- یعنی ہم ان کے لیے فلاح حاصل کرنا آسان بنا دیں گے انہیں دین حق کے دشمنوں کی طرف سے جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے یا پڑ سکتا ہے، ہم وہ مشکلات دور کر دیں گے

8- وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾	8- اور وہ جو کنجوسی کرتا ہے[5] اور اپنے کو بے نیاز سمجھتا ہے
9- وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾	9- اور بھلائی کو جھٹلاتا ہے
10- فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾	10- تو ہم اس کے لیے[6] سختی کی راہ آسان بنا دیں گے
11- وَ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾	11- اور نہیں کام آئے گا اس کے اس کا مال[7] جب وہ گڑھے میں گرے گا
12- اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۖ﴿۱۲﴾	12- بلاشبہ راہ بتانا ہمارے ذمے ہے[8]
13- وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾	13- اور آخرت اور ابتدا تو ہمارے لیے ہی ہے
14- فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ﴿۱۴﴾	14- سو میں نے تمہیں اس آگ سے خبردار کر دیا ہے[10] جو شعلے مارتی ہے

5- یہ اس انسان اور انسانی گروہ کا حال ہے جس کی جدوجہد دنیا اور دنیاوی مفادات کے حصول کے لیے ہوتی ہے (1) اللہ نے اسے جو مال دیا ہوا ہے وہ اسے حاجت مندوں پر خرچ نہیں کرتا، کنجوسی کرتا ہے، خودغرض اور لالچی ہے (2) مغرور ہے اور سمجھتا ہے کہ اسے قرآن کی رہنمائی اور ہدایت کی ضرورت نہیں (3) بھلائی کو یعنی فلاح کی اس راہ کو جس پر چلنے کی قرآن دعوت دیتا ہے، جھٹلاتا ہے

6- سختی کی راہ، یعنی عذاب کی راہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسوں کے لیے ہم دنیا اور آخرت کے عذاب کی راہ ہموار کر دیتے ہیں اور وہ اپنی چنی ہوئی اس راہ پر چلتے ہوئے دوزخ کی آگ تک پہنچ جاتے ہیں

7- یعنی وہاں پر اس کا بچایا اور بنایا ہوا مال اس کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا

8- فلاح کی راہ کون سی ہے اور دوزخ تک لے جانے والی راہ کون سی ہے؟ یہ بتا دینا ہماری ذمہ داری ہے اور یہ دونوں راہیں ہم نے قرآن میں واضح کر دی ہیں ان پر چلنا یا نہ چلنا انسان کی اپنی ذمہ داری ہے

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آغاز اور اختتام کے ہم ہی مالک ہیں کائنات اور اس کی ہر چیز ہم نے ہی پیدا کی ہوئی ہے انسان کو یہ دنیاوی زندگی ہم نے ہی دی ہوئی ہے اور روزِ قیامت اس سے اس زندگی کے اعمال کا حساب بھی ہم لیں گے

10- یعنی ہم نے قرآن میں تمہیں راہِ راست بتا دی ہے اور اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ قرآن پر ایمان لاؤ اور فلاح کی راہ پر چلو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہیں دوزخ کی شعلے مارتی آگ میں جانا ہوگا اس سے ڈرو اور ایمان لے آؤ

15- لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾

15- نہیں داخل ہوگا اس میں
مگر بہت ہی بد بخت

16- الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾

16- وہ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا[11]

17- وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ﴿۱۷﴾

17- اور اس سے دور رکھا جائے گا
وہ جو ڈرتا ہے

18- الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾

18- جو اپنا مال خرچ کرتا ہے
تا کہ وہ پاک ہو جائے

19- وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ﴿۱۹﴾

19- اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں[12]
جس کا وہ بدلے دے رہا ہو۔

20- اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ﴿۲۰﴾

20- بلکہ وہ اپنے بلند و برتر رب کی
رضا جوئی کے لیے دیتا ہے

21- وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾ ع ۱ ۱۷

21- اور ایسا کرنے والا ضرور خوش ہو جائے گا

11- یعنی وہ شعلے مارتی آگ بہت ہی بدنصیبوں کا ٹھکانہ ہے وہ بدنصیب کون ہیں؟ اگلی آیت میں ان کی خصوصیات بیان فرما دی ہیں وہ جو (1) قرآن کو جھٹلاتے ہیں (2) اس کو سننے اور اس پر غور کرنے کی بجائے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں

12- وہ حاجت مندوں پر اپنا مال اس لیے خرچ نہیں کرتا کہ وہ ان کے کسی احسان کا بدلہ دینا چاہتا ہو بلکہ وہ اپنے بلند و برتر اللہ کی رضا کے حصول کے لیے ایسا کرتا ہے یعنی اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 11 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾	1- قسم ہے صبح روشن کی [1]
2- وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾	2- قسم ہے رات کی جب وہ سکون اختیار کر لے [2]
3- مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾	3- تیرے رب نے تجھے چھوڑ نہیں دیا [3] اور نہیں ہوا وہ ناراض
4- وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾	4- اور واقعی تیرے لیے آنے والا دور [4] پہلے دور سے بہتر ہے
5- وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾	5- اور عنقریب تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ [5] تو خوش ہو جائے گا
6- اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪﴿۶﴾	6- کیا نہیں پایا اس نے تجھے یتیم [6] پھر ٹھکانہ فراہم کیا؟

1- صبح کے اس روشن وقت کی قسم جو نئے دن کا خوش گوار پیغام لے کر آتا ہے

2- رات کے اس وقت کی قسم جب سیاہی، خاموشی اور سکون غالب آ جاتے ہیں

3- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے مخاطب ہیں اور اپنی کائنات کی دو اہم ترین چیزوں کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ ہم نے آپؐ سے کسی ناراضگی کی جہ سے آپ کو حالات کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دیا بلکہ ہم ان مشکلات میں آپ کے ساتھ ہیں

4- آنے والا وقت آپ کے لیے بہتر ہوگا

5- اتنا کچھ یعنی وہ سب کچھ جو تو چاہتا ہے ہم تمہیں عطا کر دیں گے اور تو خوش ہو جائے گا ہم آپ کو درپیش مشکلات دور کر دیں گے اور اخیر تیرے لیے بہتر ہو جائے گی

6- آیت 6 سے 8 تک میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ (1) آپ یتیم تھے اور ہم نے آپؐ کو لاوارث نہیں چھوڑ دیا تھا بلکہ آپؐ کی پرورش اور دیکھ بھال کا انتظام کر دیا تھا (2) آپ راہِ حق تلاش کرتے رہتے تھے اور ہم نے آپ کو دین حق کے ذریعے فلاح کی راہِ راست پر ڈال دیا ہے (3) آپ غریب تھے اور ہم نے آپ کی محتاجی دور کر دی تھی اس طرح سے ہم آپ کے پہلے وقت سے بعد ◄◄

7- وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷	7- اور تجھے راہ ڈھونڈتا ہوا پایا سو راہِ راست دکھا دی
8- وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸	8- اور اس نے تجھے مفلس پایا پھر غنی کر دیا
9- فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹	9- سو یتیم پر سختی نہ کر [7]
10- وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰	10- اور سوالی کو جھڑکی نہ دے [8]
11- وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱ ع ۱۱/۱۸	11- اور اپنے رب کی نعمت [9] کو بیان کر

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 8 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱	1- کیا ہم نے تیرے لیے [1] تیرا سینہ کھول نہیں دیا؟

◄◄ کا وقت بہتر کرتے آئے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم نے آپ کو چھوڑ نہیں دیا

7- یعنی یتیم پر اسی طرح رحم کر جس طرح ہم نے آپ پر رحم کیا

8- سوالی سے مراد حاجت مند، غریب غرباء ہی نہیں بلکہ وہ سب لوگ مراد ہیں جو کسی بھی طرح کی مدد اور رہنمائی چاہیں دنیاوی معاملات میں، دینی معاملات میں یا کسی بھی مشکل میں آپ سے مدد کا سوال کریں تو ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں اللہ کا یہ حکم بھی سب کے لیے ہے

9- کون سی نعمت کا بیان کر؟ اس نعمت کا جو فلاح کی طرف لے جانے والی ہے۔ لوگوں کو اپنے رب کے اس کرم سے آگاہ فرمائیں اور انہیں بتائیں کہ یہ دین حق تو ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے ایک نعمت ہے اس دین کی وجہ سے اگر کوئی مشکلات ہیں تو وہ عارضی ہیں اور آنے والا زمانہ بہتر ہوگا

1- انسان کا سینہ خیالات اور جذبات و احساسات کا مرکز ہے تنگ دل یا تنگ سینہ وہ ہے جس میں اعلیٰ اور صالح خیالات، جذبات اور احساسات کے لیے جگہ نہ ہو اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ پر اپنے احسان کا حوالہ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے تو آپ کا سینہ نورِ اسلام کے لیے کھول دیا ہوا ہے، آپ کے خیالات جذبات اور احساسات فلاح کی طرف لے جانے والے اور رہنمائی کرنے والے بنا دیئے ہوئے ہیں آپ ◄◄

2- وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾	2- اور ہم نے اتار دیا[2] تجھ پر سے تیرا وہ بوجھ
3- الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾	3- جو تیری کمر توڑ رہا تھا
4- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾	4- اور ہم نے تیری خاطر تیرا ذکر بلند کر دیا[3]
5- فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾	5- سو ہر مشکل کے ساتھ تو آسانی ہے[4]
6- اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿۶﴾	6- بلاشبہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے
7- فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾	7- سو جب تو فارغ ہو[5] تو محنت کیا کر[6]
8- وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع ۱ ۱۹	8- اور رب اپنے سے رغبت رکھ[7]

◄◄ کے سینہ میں تو عام دنیادار انسانوں کے خیالات وجذبات اور احساسات کے لیے جگہ ہی نہیں رہنے دی ہوئی

2- کون سا بوجھ اتار دیا ہے؟ سورہ الضحیٰ کی آیت 7 میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ پر اپنے احسانات کے حوالے سے فرماتے ہیں ''تجھے راہ ڈھونڈتا ہوا پایا سو تجھے راہ دکھا دی'' اس بوجھ سے مراد وہی بوجھ ہے جو اللہ تعالیٰ نے راہِ راست دکھا کر اپنے نبی ﷺ کے دل پر سے اتار دیا تھا اگلی آیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ بوجھ اللہ کے نبی ﷺ کے لیے کتنا ناقابلِ برداشت ہوتا تھا اور اپنے اردگرد کے اہل شرک اور دنیاداروں کے اعمال وعقائد آپ ﷺ کے لیے کتنے تکلیف دہ تھے، کتنے ناقابلِ برداشت ہو گئے تھے اور اس بوجھ سے نجات کے لیے آپ ﷺ راہِ راست کی تلاش میں ہوتے تھے

3- آپ ﷺ کا سینہ کھول کر اور آپ ﷺ کے دل پر سے وہ بوجھ اتار کر ہم نے آپ کو بلند مرتبہ بنا دیا ہے جس دین کی دعوت کا مشن آپ ﷺ کو سونپا گیا ہے اور جو دعوت آپ دے رہے ہیں وہ آپ کے مقام ومرتبہ کو بلندیوں کی طرف لے جا رہی ہے دنیا و دین ہر حوالے سے ہم نے آپ ﷺ کے مرتبہ کو بلند کر دیا ہے

4- اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے حوالے سے سب انسانوں کو ایک پیغام دیا ہے کہ مشکلیں ختم ہو جانے والی ہوتی ہیں آیت ایک سے آیت 5 تک کے سیاق وسباق کو سامنے رکھیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی مشکلات دور فرما کر آپ ﷺ کے لیے قلبی سکون وراحت کی آسانی عطا فرما دی اور دین ودنیا میں بلند مرتبہ عطا فرما دیا ''ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے'' دوبار فرمایا ہے تاکہ کسی کو اس میں شبہ تک نہ رہے جس زمانہ میں یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اہل ایمان اور اللہ کے رسول ﷺ کو دشمنانِ دین حق کی طرف سے قسم قسم کی مشکلوں کا سامنا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں یقین دلایا جا رہا ہے کہ ہم تمہاری یہ مشکلیں بھی دور کرنے والے ہیں اور ان مشکلات کے نتیجے میں تمہارے لیے آسانیاں پیدا ہو جائیں گی (اس کے بعد کے حالات وواقعات اس کے گواہ ہیں)

5- یعنی جب آپ کو دعوت وتربیت اور معاملاتِ زندگی سے فرصت ہو

6- اللہ تعالیٰ کی عبادت میں

7- مدد، رہنمائی اور کامرانی کے لیے

سُوْرَةُ التِّيْنِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 8 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾	1- قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی [1]
2- وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾	2- اور قسم ہے طورِ سینا کی
3- وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾	3- اور قسم ہے اس امن والے شہر کی
4- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾	4- واقعی ہم نے انسان کو بہت اچھے سانچے میں بنایا [2]
5- ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾	5- پھر ہم اسے سب نیچوں سے نیچا ہو جانے دیتے ہیں [3]
6- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾	6- مگر وہ لوگ [4] جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ہے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر

1- تین جس کا ترجمہ انجیر کیا جاتا ہے اور زیتون سے مراد انجیر کا وہ پھل اور وہ زیتون بھی ہو سکتے ہیں جن کے فوائد سے اہل عرب واقف تھے یا ان کی قسم سے کسی ایسے مقام اور واقعہ کی یاد دہانی کرائی جا رہی ہے جو حق اور باطل کے درمیان تاریخی تصادم میں نمایاں اہمیت رکھتے ہیں؟ اس بارے میں مختلف رائے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے طورِ سینا کی قسم کھائی ہے جو وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے مخاطب ہوئے تھے آیت 3 میں امن والے شہر یعنی مکہ کی قسم کھائی ہے یہ دونوں مقامات ہیں اس لیے خیال ہے کہ تین اور زیتون بھی مقامات ہی کا حوالہ ہیں تین وہ مقام ہے جہاں طوفان کے بعد حضرت نوحؑ کی کشتی رک گئی تھی کوہ جودی پر اس جگہ انجیر بہت پیدا ہوتا تھا اس لیے وہ مقام ''تین'' کے حوالے سے معروف تھا زیتون سے بیت المقدس مراد لیا جاتا ہے جو ''زیتون'' کے پودوں کے لیے معروف تھا

2- یعنی ہم نے انسان کو بہت اچھی صلاحیتیں عطا کی ہوئی ہیں

3- جب انسان راہِ حق پر چلنے سے انکار کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی بتائی دنیا و آخرت کی فلاح کی راہ پر قائم نہیں ہو جاتا تو وہ پستی کی راہ پر قائم ہوتا ہے جب وہ راہِ راست پر چلنے سے انکار کر دیتا ہے تو ہم اس کے لیے پستی کا سفر آسان کر دیتے ہیں جیسا کہ سورت الیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''جو کوئی اچھائی کی راہ جھٹلاتا ہے ہم اس کے لیے سختی کی راہ آسان بنا دیتے ہیں'' (دیکھیں آیات 8، 9 اور 10 اور متعلقہ حواشی)

4- اس کے مقابلے میں یہ اس انسان کے حال اور انجام کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے حق اور باطل میں ◄◄

7- فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝٧	7- تو پھر اس کے بعد بھی تجھے کیا چیز[5] جزا اور سزا کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟
8- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨ ع	8- کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم؟[6]

سُوْرَةُ الْعَلَقِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 19 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝١ ج	1- پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا
2- خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ ج	2- اس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون کی پھٹکی سے
3- اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣ لا	3- پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے
4- الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ لا	4- جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا
5- عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝٥ ط	5- انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہیں جانتا تھا

◄◄ پہچان کر لیتا ہے اور راہِ راست پر قائم ہو جاتا ہے

5- انسان سے پوچھا گیا ہے کہ جب ہم نے قرآن کے ذریعے تجھے سب کچھ بتا دیا ہے تو پھر کیا چیز تجھے روزِ جزا پر ایمان لانے سے روکتی ہے؟

6- یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی سب سے بڑا حاکم ہے؟

1- اِقْرَاْ: جس کا ترجمہ ''پڑھ'' کیا گیا ہے، وسیع مفہوم رکھتا ہے اس کا مطلب ''تلاوت کر'' ''بار بار پڑھ'' ''بتا دے'' اور ''واضح کر دے'' بھی ہے یہ وہ حکم اور پیغام ہے جو جبریلؑ امین نے پہلی بار محمد بن عبداللہ ﷺ کو غارِ حرا میں پہنچایا تھا اس پیغام اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے رسول ﷺ کو سونپے جانے والے مشن کو سمجھنے کے لیے آیت ایک سے 5 تک کو ذہن میں بٹھانا لازم ہے پہلے فرمایا ''پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ'' رب کا مطلب ہے پرورش کرنے والا، دیکھ بھال کرنے والا اس کے بعد فرمایا اس پرورش کرنے والے کے نام کے ساتھ جو پیدا کرنے والا ہے یعنی ہر مخلوق کو اس نے پیدا کیا ہوا ہے اور وہی پرورش بھی کرتا ہے پھر بتایا کہ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون کی پھٹکی سے پیدا کیا ہوا ہے جو پیدا کرنے والے کا کمال ہے اور جسے جمے ہوئے خون کی پھٹکی سے پیدا کیا گیا ہے اس کی اصلیت کا ◄◄

6- كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ﴿۶﴾	6- نہیں! نہیں! انسان تو سرکشی کرتا ہے[2]
7- اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾	7- اور وہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھنے لگتا ہے
8- اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۸﴾	8- واپسی تو تیرے رب کی طرف ہی ہے[3]
9- اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾	9- کیا تو نے دیکھا اسے جو روکتا ہے[4]
10- عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾	10- اللہ کے بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے؟
11- اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ﴿۱۱﴾	11- کیا تم نے اسے کبھی راہِ راست پر سمجھا ہے؟[5]
12- اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾	12- یا اللہ سے ڈرنے کو کہتا ہے؟
13- اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾	13- کیا تو دیکھتا ہے کہ[6] وہ تو جھٹلاتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے؟

2- یہ ہے وہ سبب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس انسان پر ہمارے اتنے اکرام ہیں مگر جب ہم اسے مال و دولت اور مقام و مرتبہ عطا کر دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ وہ تو کسی کا محتاج ہے ہی نہیں وہ اپنی اصلیت بھی بھول جاتا ہے اور اللہ کے اکرام کو بھی، اس طرح وہ اللہ کی مقررہ حدود کو پھلانگ جاتا ہے اور سرکش ہو جاتا ہے،

3- انسان کی سرکشی کے بیان کے بعد فرمایا کے اے نبی ﷺ! اس انسان کو یہ بھی بتا دیں کہ اس نے لوٹ کر ہمارے ہی پاس آنا ہے ہم اس کو اس سرکشی کی سزا دیں گے اسے یہ بتا دیں اور کہیں کہ وہ ہماری متعین کردہ حدود کی یعنی ہمارے احکام کی پابندی کرے۔ یہ تھا وہ مشن جو اللہ تعالیٰ نے غارِ حرا میں اپنے نبی ﷺ کو سونپا تھا اور جس کی قرآن کریم دعوت دیتا ہے

4- یہ اس سرکش انسان کی مثال بیان فرمائی ہے جو اللہ کے بندے کو اللہ کے حضور سجدہ کرنے سے روکتا ہے اس آیت کے بارے میں اہل علم فرماتے ہیں کہ یہ ابو جہل کے بارے میں ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کو بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے روکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ تو اپنے پیدا کردہ انسان کے حوالے سے اس کی سرکشی کا حال بیان فرما رہے ہیں اس لیے یہاں سے آگے فوراً ایک فرد ابو جہل تک اس مثال کو محدود کر دینا بہت دشوار ہے ذکر اللہ کی حدود سے نکل جانے والے سب سرکش انسانوں کا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان سرکشوں کا حال یہ ہے کہ وہ ہمارے سامنے سجدہ کرنے کے بھی خلاف ہیں اور اتنے لاپرواہ ہو گئے ہیں کہ عملاً ہمارے وجود سے ہی انکار کر رہے ہیں

5- اگر وہ راہِ ہدایت پر ہوتا اور اللہ سے ڈرتا ہوتا تو ایسا نہ کرتا وہ تو گمراہ ہے

6- حق کو جھٹلاتا ہے اور اس سے روگردانی کرتا ہے

14- اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾

14- تو کیا نہیں جانتا وہ کہ اللہ تو دیکھ رہا ہے؟[7]

15- كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ۙ

15- نہیں! نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو[8]

ہم اسے ضرور گھسیٹیں گے

پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر

16- نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ۚ

16- ایک جھوٹی خطا کار پیشانی[9]

17- فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ۙ

17- سو بلا لے وہ اپنے ہم جلیسوں کو

18- سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ۙ

18- ہم اپنے پیادوں کو بلائیں گے[10]

19- كَلَّا ۫ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ ع

19- نہیں! نہیں! اس کی طرف ہرگز توجہ نہ دے[11]

اور سجدہ کر اور قریب ہو جا

7- یعنی وہ جو کچھ بھی کر رہا ہے اللہ تو دیکھ رہا ہے

8- اللہ تعالیٰ نے فیصلہ سنانے سے پہلے دو بار ''نہیں نہیں'' فرمایا ہے یعنی وہ تو بلاشبہ باطل کی راہ پر ہے ہم ایسوں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے ذلیل و رسوا کر دیں گے پیشانی کسی بھی انسان کی پہچان ہے جو اللہ کو سجدہ کرتا ہے وہ پیشانی سجدے میں رکھ کر اس کی عظمت و حاکمیت کو تسلیم کرتا ہے اور جو سرکش ہے وہ اپنے تکبر کے اظہار کے لیے پیشانی اونچی رکھنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم ایسوں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹیں گے اور ذلیل و رسوا کر دیں گے

9- اس کی پیشانی جھوٹ اور خطا کاری کی نشانی ہے

10- یعنی وہ ہماری قوت کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا۔ پیادے یعنی سرکشوں کو سزا دینے والے فرشتے

11- شروع سے ہی اللہ تعالیٰ صیغہ واحد میں ہی فرما رہے ہیں آخری فیصلہ اور حکم بھی صیغہ واحد کے حوالے سے ہی دیا گیا ہے مگر حکم عام ہے کہ اے اہل ایمان تم ان سرکشوں کے عمل اور ان کی باتوں پر توجہ نہ دینا، بالکل ان کی پرواہ نہ کرنا اور نمازیں ادا کرتے رہنا اور سجدے میں سر رکھ کر ہماری عظمت و حاکمیت کا اقرار کر کے ہمارا قرب حاصل کرنے میں لگے رہنا یہ حکم بھی سب اہل ایمان کے لیے ہے

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 5 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱

1- بلاشبہ ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا ہے[1]

2- وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲

2- اور تو کیا جانے کہ شبِ قدر کیا ہے؟[2]

3- لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳

3- شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے[3]

4- تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴

4- اس میں فرشتے اور الروح اترتے ہیں[4] اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے معاملے میں

5- سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

5- وہ ہے سلامتی کی رات[5] طلوعِ فجر تک

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبی ﷺ پر قرآن نازل کرنا شب قدر میں شروع کیا ہے شب قدر یعنی برکت والی رات میں

2- یعنی تو کیا جانے کہ اس رات کی جس میں ہم نے قرآن نازل کرنا شروع کیا ہے، کیا قدر و منزلت ہے؟

3- شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے کیونکہ اس کی برکت غیر محدود ہے اس میں انسان کی دنیا و آخرت میں فلاح کی کتاب ہدایت کا نزول شروع ہوا تھا

4- یہ شب قدر کی عظمت کی دوسری وجہ بیان فرمائی ہے کہ اس رات میں اللہ کے حکم سے بہت سے فرشتے اور الروح یعنی جبریلؑ وہ کام انجام دیتے ہیں جن کا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے

5- یہ پوری رات برکت، بھلائی اور خیر والی ہے اور اس رات فرشتے اور جبریلؑ اللہ کے حکم سے جو بھی کام سرانجام دیتے ہیں وہ بابرکت اور فلاح کا کام ہوتا ہے

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 8 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾

1- اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے جو لوگ کافر تھے[1] وہ باز آ جانے والے نہیں تھے اس وقت تک کہ ان کے پاس روشن دلیل نہ آ جائے[2]

2- رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾

2- اللہ کی طرف سے رسول[3] جو پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سنائے

3- فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾

3- جن میں بالکل راست اور درست تحریریں لکھی ہوئی ہوں[4]

4- وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾

4- اور نہیں اختلاف میں پڑے تھے وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی تھی

1- جس کفر پر وہ قائم تھے اس سے الگ ہو جانے والے نہیں تھے۔

2- انہیں ان کے کفر سے الگ کر کے راہِ حق پر لانے کیلئے روشن دلیل کی ضرورت تھی ہم پہلے بھی کافروں کو ان کے کفر سے الگ کرنے کے لیے اپنے رسول اور صحیفے بھیجتے رہے ہیں اسی اصول کے مطابق اب ہم نے قرآن بھیجا ہے۔

3- رسول ایک اور صحیفے ایک سے زیادہ؟ صحیفے سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے کسی رسول پر نازل کی گئی کتاب ہے یہاں رسول سے مراد اللہ کے آخری رسول ﷺ ہیں اور پاکیزہ صحیفوں سے مراد قرآن کریم ہے جس میں پہلے نبیوں پر نازل کی گئی کتابوں کی سب پاکیزہ تعلیمات شامل ہیں۔

4- یعنی وہ احکام جو کبھی تبدیل ہونے والے نہیں پہلے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے جو صحیفے نازل فرمائے تھے ان میں کچھ ایسے احکام بھی تھے جو وقتی ضروریات اور حالات سے متعلق تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان صحیفوں کے جو احکام قرآن کریم میں شامل ہیں وہ وہی ہیں جو ہمیشہ ◄◄

مگر اس کے بعد ہی کہ
ان کے پاس روشن دلیل آ چکی تھی 5

5- وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵

5- اور نہیں دیا گیا تھا ان کو حکم [6]
مگر یہی کہ وہ اللہ کی بندگی کریں
اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے
بالکل یکسو ہو کر
اور وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ
اور یہی ہے قائم رہنے والا درست دین

6- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۶

6- وہ لوگ تو جنہوں نے کفر کیا [7]
اہلِ کتاب میں سے اور مشرکوں میں سے
جہنم کی آگ میں ہوں گے
وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے
یہی لوگ ہیں جو بدترین مخلوق ہیں [8]

◄◄ رہنے والے ہیں، جن پر عمل کرنا پہلے والوں پر بھی لازم تھا اور جن لوگوں سے ہمارے رسول ﷺ مخاطب ہیں ان کے لیے بھی ان پر عمل کرنا لازم ہے کہ یہ احکام مضبوط اور مدلل ہیں اور ہمیشہ کے لیے ہیں۔

5- یعنی اہلِ کتاب جو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اس کا سبب یہ نہیں کہ ہم نے ان کی طرف کوئی روشن دلیل نہیں بھیجی تھی بلکہ ہماری طرف سے روشن دلیل آ جانے کے بعد بھی وہ اُن احکام پر عملدرآمد کے معاملے میں اختلافات میں پڑ گئے تھے اور پڑے ہوئے ہیں جو ان کے ایمان کی کمزوری کا ثبوت ہے

6- یہ ہے ان قائم رہنے والے احکام کی تفصیل جن کا ذکر آیت 2 اور 3 میں فرمایا گیا ہے اور جن کی طرف قرآن دعوت دیتا ہے (1) صرف اللہ ہی کی عبادت کرو بالکل یکسو ہو کر (2) نماز قائم کرو (3) اللہ کے دیئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

7- اس وضاحت کے بعد فرمایا کہ جو بھی کوئی ان احکام پر عمل نہیں کرے گا اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ میں ہوگا۔

7- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۭ ⑦	7- جولوگ ایمان لائے اور کام کیے انہوں نے نیک وہ لوگ تو بہترین مخلوق ہیں
8- جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ع ⑧	8- صلہ ان کا ہے ان کے رب کے پاس [9] سدا بہار باغات جن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے مستقل اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ سب کچھ اس انسان کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے

ع ۱ ۸ ۲۳

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوئی

ابتدائی سورتوں میں سے ہے اس کی 8 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ①	1- جب زمین ہلا ڈالی جائے گی [1] اس کی پوری شدت سے

8- قرآن پر ایمان نہ لانے والے۔

9- یہ ایمان لانے والوں کے اعمال اور ان کے صلہ کی تفصیل ہے

1- یعنی ساری زمین پوری شدت سے تھرتھرائے گی۔

2- وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾	2- اور زمین نکال پھینکے گی[2] اپنے اندر کے بوجھ
3- وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾	3- اور انسان چلّائے گا "اس کو یہ کیا ہو گیا ہے؟"
4- يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾	4- اس روز وہ بیان کرے گی[3] اپنی سب خبریں
5- بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾	5- کیونکہ تیرے رب نے اسے اس کا حکم دیا ہو گا
6- يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾	6- اس دن لوگ الگ الگ لوٹیں گے[4] تا کہ انہیں دکھا دیئے جائیں ان کے اعمال
7- فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾	7- سو جس کسی نے ذرا برابر بھی کوئی اچھا عمل کیا ہو گا وہ اس کو دیکھے گا
8- وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ ع ۸ ۲۴	8- اور جس کسی نے ذرہ برابر بھی کوئی برا عمل کیا ہو گا وہ اس کو دیکھے گا

2- جو کچھ بھی اس کے اندر ہو گا زمین نکال کر باہر پھینک دے گی افراد کی باقیات سمیت

3- زمین سب کچھ بتا دے گی کہ کون انسان زمین پر کیا کیا کرتا ہوتا تھا

4- سب کو اپنا حساب اکیلے اکیلے ہی دینا پڑے گا کوئی کسی کا ساتھ نہیں دے گا ہر کسی کو اس کے سب اعمال دکھا دیئے جائیں گے

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوئی

اس کی 11 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ①	1- قسم ہے ان کی جو[1] پھنکارے مارتے ہوئے دوڑتے ہیں
2- فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ②	2- اور سُم مار کر آگ کی چنگاریاں نکالتے ہیں[2]
3- فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ③	3- پھر دھاوا بولتے ہیں صبح سویرے
4- فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ④	4- اور وہ دوڑنے سے گرد و غبار اڑاتے ہیں
5- فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ⑤	5- پھر وہ اس غبار میں کسی مجمع میں گھس جاتے ہیں[3]
6- اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ⑥	6- انسان تو اپنے رب کا بہت ہی ناشکرا ہے[4]
7- وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ⑦	7- اور وہ خود اس پر گواہ ہے[5]
8- وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ⑧	8- اور وہ تو مال سے شدید محبت کرتا ہے[6]

1- جو گھوڑے پھنکارتے ہوئے دوڑتے ہیں

2- جو اتنے تیز دوڑتے ہیں کہ ان کے سُم مارنے سے آگ کی چنگاریاں پھوٹتی ہیں

3- ایسے حملہ کرنے والے مضبوط اور تیز رفتار گھوڑے ملکیت کس کی ہوتے ہیں؟ ان کی جو ان پر سوار ہوتے ہیں اور وہ سوار ان گھوڑوں کی بدولت مخالف کو بے خبری میں جا پکڑتے ہیں

4- اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کے بیان کے لیے ایسے گھوڑوں کی قسم اٹھائی ہے کہ انسان بہت ہی ناشکرا ہے ہم نے اسے ایسے گھوڑے عطا کر دیئے جو بڑے مضبوط اور اتنے طاقت ور ہیں کہ زمین پر ان کے سُم پڑیں تو چنگاریاں پھوٹتی ہیں وہ اتنے تیز دوڑتے ہیں کہ گرد و غبار کے بادل بن جاتے ہیں لیکن ہماری اس عطا کے لیے ہمارا شکرگزار ہونے اور ہمارے احکام پر چلنے کی بجائے انسان ہماری دی ہوئی قوت کو دوسروں کے خلاف استعمال کرتا ہے

5- یعنی اس کا ایسا عمل اس کے ناشکرا ہونے کی اس کے اپنے خلاف اپنی ہی گواہی ہے

6- وہ ایسا ناشکرا کیوں ہے؟ کیونکہ وہ مال و دولت سے دیوانہ وار محبت کرتا ہے اور اللہ کی دی ہوئی نعمت کو دوسروں کو دبانے، اپنے رعب اور مال میں اضافہ کے لیے استعمال کرتا ہے

9- اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹	9- تو کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا[7] جب وہ سب کچھ نکال باہر کیا جائے گا جو قبروں میں ہے
10- وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰	10- اور ظاہر کر دیا جائے گا جو کچھ بھی ہے سینوں میں
11- اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱ ع	11- بلاشبہ ان کا رب اس روز[8] ان کے بارے میں اچھی طرح باخبر ہوگا

7- کیا اس انسان کو معلوم نہیں کہ روزِ قیامت ہم سب کو قبروں سے نکال کر حساب لیں گے اور ان کی نیتوں کا حال بھی کھول کر ان کے سامنے رکھ دیں گے کیونکہ ہم ان کے اعمال کو ہی نہیں ان کی نیتوں کو بھی جانتے ہیں

8- یعنی وقت حساب انسان کے اعمال اور نیتیں سب کے مطابق اس کے لئے جزا اور سزا کا فیصلہ کیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہر انسان کی نیت اور اعمال کے بارے میں باخبر تو ہر وقت اور ہر لمحہ ہوتے ہیں یہاں ''اس روز اچھی طرح باخبر ہوگا'' کا مطلب یہ ہے کہ اس روز اللہ کسی انسان کے بارے میں جو بھی فیصلہ فرمائیں گے اس میں اس انسان کے اعمال کو بھی دیکھا جائے گا اور یہ بھی کہ کسی وقت اس نے کوئی عمل کس نیت سے کیا تھا یا کس لیے کوئی کام کرنا چاہتا تھا یہ انسانوں کی آگاہی کے لئے بتایا جا رہا ہے

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 11 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَلْقَارِعَةُ ۝۱	1- قَارِعَةُ[1]
2- مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ ج	2- کیا ہے قارعہ؟
3- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳	3- اور تو کیا جانے کہ قارعہ کیا ہے؟
4- يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴	4- وہ دن جب انسان[2] بکھرے ہوئے پروانوں کی مانند ہوں گے

1- قارعہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس کے لفظی معنی ہیں اچانک آ لینے والی مصیبت یہاں مراد قیامت ہی ہے

2- یعنی اس روز کسی بھی انسان کو اپنے حواس پر قابو نہیں ہوگا انسانوں کی حالت ایسی ہوگی جیسے روشنی کی آگ پر لپکنے والے بدحواس پروانوں کی ہو جاتی ہے جو بدحواسی میں جلا دینے والی آگ پر لپک رہے ہوتے ہیں

5- وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥	5- اور پہاڑ ہوں گے [3] رنگین دھنکی ہوئی اُون کی مانند
6- فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦	6- سو جس شخص کا پلڑا بھاری ہوگا
7- فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧	7- تو وہ ہوگا خوشحالی کی پسندیدہ زندگی میں
8- وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨	8- اور جس شخص کا پلڑا ہلکا ہوگا [4]
9- فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩	9- تو اس کی ماں ہوگی ہاویہ [5]
10- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠	10- اور تو کیا جانے کہ ہاویہ کیا ہے
11- نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١ ع	11- وہ ہے تیز دہکتی ہوئی آگ

ع ۱۱ ۲۶

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 8 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١	1- تمہیں غافل رکھتا ہے [1] بہت زیادہ کے حصول کا لالچ

3- کائنات کا موجودہ نظام درہم برہم ہو جائے گا اور وہ پہاڑ جو زمین میں مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں دھنکی ہوئی اُون کی مانند بے وزن ہو جائیں گے

4- نیکیوں کا پلڑا

5- ہاویہ یعنی تیز دہکتی ہوئی آگ اسے ایسے اپنی آغوش میں لے لے گی جیسے ماں اپنے بچے کو آغوش میں لے لیتی ہے

1- اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے دنیادار انسان کی ہوس کے حوالے سے اس کے انجام کے بارے میں بتایا ہے۔ کیوں بتایا ہے؟ تاکہ انسان اپنی اصلاح کر لے اللہ تعالیٰ کی بتائی راہِ راست پر قائم ہو جائے اور دوزخ کی اس آگ سے بچ جائے اس آگ سے جو ہر ہوس پرست دنیادار کی منتظر ہے آیت ایک کا مفہوم بہت وسیع ہے "اَلْهٰى" کے معنی ہیں کسی انسان کے لیے جو چیز زیادہ ضروری ہے اس کا کوئی خیال نہ کرنا اور کسی دوسری غیر اہم چیز کے حاصل کرنے کے لیے اس طرح لگے رہنا کہ اس ضروری کا ہوش ہی نہ رہے اہم ترین کو بھول جانا اور غیر اہم کے لیے دیوانہ ہو جانا "تکاثر" کثرت سے ہے یعنی زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی دیوانہ وار کوشش وسائل شہرت و ناموری کے حصول کی دیوانہ وار کوشش جن میں مال، اولاد، مقام و مرتبہ وغیرہ سب ہی شامل ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیادار لوگ ایسی غیر اہم چیزوں کے حصول کے لیے دیوانہ ہو جاتے ہیں اور اہم ترین مقصد کو بھول جاتے ہیں

2- حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾	2- حتیٰ کہ تم اپنی قبروں میں پہنچ جاتے ہو[2]
3- كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾	3- نہیں! نہیں! تم جلد جان لو گے[3]
4- ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾	4- پھر سے سن لو ہرگز نہیں! تم جلد جان لو گے
5- كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾	5- نہیں! نہیں! اگر تم یقین کے ساتھ جانتے ہوتے[4]
6- لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾	6- تم ضرور دوزخ کی آگ دیکھو گے
7- ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾	7- پھر تم ضرور دیکھو گے اسے[5] یقین کی آنکھ سے
ع ۱ ۸ ۲۷ 8- ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾	8- پھر اس روز تم سے ضرور پوچھا جائے گا[6] اِن نعمتوں کے بارے میں

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی

اس کی 3 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَالْعَصْرِ ﴿١﴾	1- زمانے کی قسم[1]

2- یعنی عمر بھر اس کوشش میں لگے رہتے ہیں

3- نہیں! یعنی جس چیز کو تم کامیابی سمجھے ہوئے ہو اور اس کے حصول کے لیے دیوانہ ہو رہے ہو وہ ہرگز ہرگز کامیابی نہیں تمہیں جلد اس کا پتہ چل جائے گا

4- یعنی اگر تمہارا یقین کامل ہوتا تو تم ہرگز ایسا نہ کرتے جو کر رہے ہو

5- یقین کی آنکھ سے دوزخ کو دیکھو گے تو تمہیں یقین آ جائے گا کہ جو کچھ کرتے رہے ہو وہ غلط تھا

6- یعنی وقتِ حساب تم سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے تمہیں جو نعمتیں دی تھیں تم ان کی ناشکری کیوں کرتے رہے تھے تم نے ان کے لیے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے احکام کی پابندی کیوں نہیں کی تھی؟

1- کس زمانے کی قسم؟ اس زمانہ کی جس میں انسان اپنی زندگی گزار رہا ہے جس کے گزر جانے کے ساتھ اس کی زندگی گزرتی جا رہی ہے ◄◄

2- اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾	2- انسان تو بڑے خسارے میں ہے [2]
3- اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع ۱ ۴ ۲۸	3- سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں [3] اور وہ نیک اعمال کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی نصیحت کرتے ہیں اور وہ صبر کرنے کی تلقین کرتے ہیں

سُوْرَۃُ الْهُمَزَةِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 9 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾	1- ہلاکت ہے ہر عیب جو طعنہ زن کے لیے [1]

◀◀ نہ وہ گزرا ہوا زمانہ واپس آسکتا ہے اور نہ انسان کی گزری ہوئی زندگی اسے پھر مل سکتی ہے وہ ختم ہوتا ہوا وقت جس کے ساتھ انسان اپنی زندگی کے خاتمہ کے سفر پر رواں دواں ہے

2- یعنی گھاٹے میں جارہا ہے انسان اپنی زندگی ویسے ہی ضائع کررہا ہے جیسے اس کا گزرتا ہوا وقت ضائع ہورہا ہے

3- یہ ہے اس انسان کا ذکر جو خسارے میں نہیں۔ کون ہیں ایسے انسان؟ (1) وہ جو قرآن پر ایمان لاتے ہیں (2) اچھے کام کرتے ہیں یعنی احکامِ قرآن کی جسم و جان اور قلب و روح سے پابندی کرتے ہیں (3) ایک دوسرے کو اس راہ پر قائم رہنے کی نصیحت کرتے ہیں جس کی طرف قرآن دعوت دیتا ہے (4) ایک دوسرے کو مشکلات کا صبر اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں خود بھی ایسا کرتے ہیں، دوسروں کا بھی حوصلہ بڑھاتے ہیں اور ان سے تعاون کرتے ہیں

1- ہلاکت کس کا مقدر ہے؟ ہر اس شخص کا جو زبان اور اشاروں سے دوسروں کی تذلیل کرتا ہے ان میں عیب تلاش کرتا ہے انہیں طعنے دیتا ہے اور ان کی چغلیاں کھاتا ہے۔ مقصد کیا ہوتا ہے اس کا؟ اپنے کو ان سے بڑا ظاہر کرنا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بیان فرمادیا ہے لیکن جس زمانے میں یہ سورت نازل ہوئی تھی اس وقت کے مکہ کے حالات کو سامنے رکھیں تو فرمایا ان کفار اور مشرکین کے بارے میں جارہا ہے جو ایمان لانے والوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے کہ "دیکھو تو یہ ہیں راہِ راست والے؟" اہلِ ایمان کو دیکھ کر ان کی طرف اشارہ کرتے تھے اور ان کی پیٹھ پیچھے ان کی چغلیاں کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی تو ہمارے معاشرے میں کوئی حیثیت ہی نہیں یہ ہیں وہ جن کو اللہ تعالیٰ ہم سے بڑے بتاتے ہیں؟

2- الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾	2- وہ جو مال جمع کرتا ہے[2] اور اسے گن گن کر رکھتا ہے
3- يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾	3- وہ خیال کرتا ہے کہ[3] اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا
4- كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾	4- نہیں! نہیں![4]
5- وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾	اس کو تو حطمہ میں پھینک دیا جائے گا
6- نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾	5- اور تم کیا جانو کہ حطمہ کیا ہے؟
7- الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾	6- وہ ہے اللہ کی آگ خوب بھڑکائی ہوئی
8- اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾	7- جو دلوں تک پہنچ جائے گی[5]
9- فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع	8- اسے تو ان پر محراب بنا دیا جائے گا[6]
	9- اونچے اونچے ستونوں میں[7]

ع ۱ ۹ ۲۹

2- ایسے کون تھے؟ وہ تھے مکہ کے مال دار لوگ جو مال جمع کرتے تھے اور اس پر غرور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو بڑے مرتبہ والے ہیں۔ کس بنیاد پر مرتبہ والے کہتے تھے وہ اپنے کو؟ اپنے مال و دولت کی وجہ سے

3- یعنی اسے جاوداں بنائے رکھے گا

4- اللہ تعالیٰ نے ان کا انجام بیان فرمانے سے پہلے دو بار فرمایا ہے "نہیں! نہیں" یعنی ہرگز ہرگز ایسا نہیں جیسا وہ سمجھ رہے ہیں ہم ایسوں کو ضرور حطمہ میں پھینک دیں گے

5- حطمہ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکائی ہوئی جو دلوں تک پہنچ جائے گی دل وہ مقام ہے جہاں خیالات، جذبات اور احساسات پیدا ہوتے ہیں اور موجود رہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ آگ ایسوں کے جسم و جان کو جلا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی اور ایسے خیالات، جذبات اور احساسات کی جگہ دل کو بھی جلا دے گی جہاں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں وہ جگہ اور مقام اللہ کی آگ میں جلے گا

6- یعنی وہ آگ ان کو اس طرح سے ڈھانپ لے گی جیسے محرابی چھت ڈھانپ لیتی ہے

7- وہ لوگ میناروں کی مانند اوپر کو اٹھتے ہوئے آگ کے شعلوں کے درمیان جلتے رہیں گے

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 5 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱	1- کیا نہیں دیکھا تو نے[1] تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا تھا؟
2- اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲	2- کیا اس نے[2] ان کی چال ناکام نہیں بنا دی تھی؟
3- وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳	3- اور اس نے بھیج دیئے تھے[3] ان پر پرندوں کے جھنڈ
4- تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴	4- وہ پھینکتے تھے اُن پر[4] کھنگر کی کنکریاں

1- اس سورت میں ایک تاریخی واقعہ کا حوالہ ہے اس واقعہ کا جب حبشہ کے بادشاہ کے یمن کے گورنر ابرہہ نے ایک بڑی فوج کے ساتھ مکہ پر حملہ کیا تھا وہ بیت اللہ کو گرانے آیا تھا اس کی فوج کے ساتھ ہاتھی بھی تھے اس لیے وہ واقعہ ہاتھی والے کے حوالے سے عرب میں مشہور تھا وہ واقعہ محمد بن عبداللہ ﷺ کی پیدائش سے تھوڑا عرصہ پہلے کا ہے (ہم نے الامین ﷺ جلد اوّل میں سیاسی، معاشی اور مذہبی پہلوؤں سے اس حملہ کی تفصیل کا جائزہ لیا ہے) اس واقعہ کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کے حوالے سے فرما رہے ہیں کہ کیا نہیں جانتا تو کہ ہم نے اس فوج کا کیا حال کر دیا تھا جس میں ہاتھی بھی تھے

2- یعنی ہم نے اس کی تدبیر الٹ دی تھی وہ خانہ کعبہ گرانے آیا تھا اور خود نابود ہو گیا تھا

3- ہم نے اس کی فوج کو برباد کرنے کے لیے پرندوں کے غول بھیج دیئے تھے

4- وہ پرندے فضا کی بلندیوں سے اس فوج پر کھنگر کی کنکریاں پھینکتے تھے

ع ۱ ۵ ۳۰

5- فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥ ع	5- سو اس نے انہیں کر دیا تھا[5] جیسے کھایا ہوا بھوسہ

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، ایک رائے اس کے مدنی ہونے کی بھی ہے
مگر اکثریت اس سے اتفاق نہیں کرتی اس کی 4 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ لا	1- چونکہ قریش عادی ہیں[1]
2- اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ ج	2- ان میں گرما اور سرما کے سفر کی چاہت ہے
3- فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ لا	3- سو انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنا چاہئے[2]
4- الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤ ع	4- جس نے انہیں بھوک میں طعام دیا[3] اور خوف میں انہیں امن دیا ہے

ع ۱ ۲ ۳۱

5- جب مویشی بھوسا کھاتے ہیں تو اس کا ناقابل خوراک پھوگ پھینکتے جاتے ہیں یعنی ہم نے اس زبردست فوج کو اس ناکارہ بھوسے کی مانند کر دیا تھا اس واقعہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ انسان کو بتاتے ہیں کہ ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں ہماری قوتِ کاملہ کے سامنے کسی کی کوئی چال کامیاب نہیں ہو سکتی ہم تو پرندوں سے ہاتھیوں والی فوج کو بھوسے کا ناکارہ پھوگ بنا دیا کرتے ہیں

1- قریش تجارتی سفروں کے عادی ہیں وہ گرما اور سرما میں یہ سفر جاری رکھنے کی چاہت رکھتے ہیں کیونکہ ان سے انہیں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں موسم سرما میں قریش یمن کی طرف تجارتی سفر کیا کرتے تھے اور گرما میں شام اور فلسطین کی طرف

2- اس لیے انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنا چاہیے کیونکہ اسی گھر کی وجہ سے وہ امن اور سلامتی کے ساتھ اپنے پسندیدہ تجارتی سفر کر سکتے ہیں جو ان پر اس گھر کے رب کا احسان ہے انہیں اس احسان کا شکر ادا کرتے ہوئے ایمان لے آنا چاہئے اور صرف اس گھر کے رب کی ہی عبادت کرنا چاہئے

3- جس نے انہیں تجارتی کاروبار کے ذریعے رزق دیا ہوا ہے اور اس شہر مکہ میں اور تجارتی سفروں کے دوران انہیں ہر خوف سے محفوظ کر دیا ہوا ہے یہ ان پر اس گھر کے رب کا کرم عظیم ہے انہیں اس کا دل سے اعتراف کرنا چاہئے

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 7 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١	1- کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے[1] جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے؟
2- فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢	2- وہی تو ہے وہ جو یتیم کو دھکے دیتا ہے[2]
3- وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣	3- اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا[3]
4- فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤	4- سو ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے[4]
5- الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥	5- جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں[5]
6- الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦	6- ان کے لیے جو دکھلاوا کرنے والے ہیں[6]
7- وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧ ع ۱ ۳۲	7- اور وہ گریز کرتے ہیں[7] استعمال کی معمولی چیزیں دینے سے بھی

1- جو روزِ حساب اور دنیاوی اعمال کی جزا اور سزا پر ایمان نہیں رکھتا

2- وہ یتیم کے حقوق ادا نہیں کرتا

3- وہ نہ خود مسکین کو کھانا کھلاتا ہے اور نہ ہی اسے نیک عمل قرار دے کر دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب دیتا ہے

4- ہلاکت سے مراد روزِ جزا کی ہلاکت ہے۔ یہ منافقوں کا حال بیان کیا جا رہا ہے

5- وہ نماز کی پابندی نہیں کرتے کیونکہ ایمان نہیں رکھتے

6- یعنی وہ دکھلاوا کرنے والے ہیں نماز بھی دکھلاوے کے لیے پڑھتے ہیں تاکہ اہل ایمان انہیں اپنے میں سے سمجھیں

7- وہ کسی کے لیے معمولی سا بھی ایثار نہیں کرتے استعمال کی کوئی چھوٹی سی چیز بھی کسی کو استعمال کے لیے نہیں دیتے

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 3 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱	1- ہم نے تو تجھے کوثر عطا کر دیا ہے[1]
2- فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲	2- پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ[2] اور قربانی کر
3- اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳ ع ۱ ۳	3- وہ جو تم سے عداوت رکھتا ہے[3] وہی تو ہے جس کی جڑ کاٹ دی گئی ہے

1- کوثر کا مفہوم بہت وسیع ہے اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ بھلائی اور اچھائی جو بھی ہے وہ ہم نے آپ ﷺ کو عطا کر دی ہے نبوت، وحی، فہم و شعور، بھلائی کی راہ دکھانا اور بھلائی کرنا، عزت و احترام اور کامرانیاں سب ہی اور آخرت میں دی جانے والی سب نعمتیں بھی اللہ تعالیٰ مخاطب تو اپنے نبی ﷺ سے ہیں لیکن اہل ایمان کے لیے بھی اس میں خوشخبری ہے کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ خیر اور بھلائی عطا کر دیں گے روایات میں ہے کہ کوثر جنت کی نہر اور چشمہ کا نام ہے جس کا پانی بہت خوش ذائقہ ہے اور روزِ حساب جب سب لوگ پیاس سے بے حال ہو رہے ہوں گے تو اللہ کے نبی ﷺ اس نہر اور چشمہ سے اہل ایمان کو سیراب ہونے کو کہیں گے

2- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو اس خیر کثیر کی عطا کی خوشخبری دینے کے ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ تو اس کا شکر ادا کرتا رہ نماز سے اور قربانی سے۔ نماز میں اللہ کی حمد بیان کر کے (دیکھیں سورہ فاتحہ اور اس کے حواشی)

3- یہ سورت مکہ میں دعوتِ توحید کے ابتدائی دور میں نازل کی گئی تھی جب اللہ کے دین اور نبی ﷺ کے دشمن دین حق سے نفرت کے اظہار کے لیے قسم قسم کی باتیں کیا کرتے تھے آپ ﷺ کے فرزند کم سنی میں فوت ہو گئے تو وہ کہنے لگے کہ محمد ﷺ کا کیا ہے، اس کا تو کوئی نام لینے والا بھی کوئی نہیں ہو گا یہ تو ابتر ہے یعنی اس کی نسل آگے نہیں بڑھے گی اس کی نسل کی تو جڑ ہی کٹ گئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو خیر کثیر یعنی کوثر کی خوشخبری دینے کے بعد فرماتے ہیں کہ جڑ تو ہم نے آپ ﷺ سے عداوت رکھنے والوں کی کاٹ دی ہے اور ان کے مقدر میں دنیا و آخرت کی نامرادی لکھ دی گئی ہے اس سورت کے نزول کے بعد کے حالات نے اللہ تعالیٰ کی خوشخبری کے مطابق آپؐ کے ایسے دشمنوں کو ناکام و نامراد کر دیا تھا اور ان کے حوالے سے کوئی بندہ اپنا تعارف کروانا اور اپنا تشخص قائم کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا تھا دنیا میں انہیں جس رسوائی کا سامنا کرنا پڑا تھا اس کی وجہ سے ان کی اپنی اولاد بھی ان سے لاتعلقی کو پسند کرتی تھی آخرت کی عبرت ناک سزا اس کے علاوہ ہو گی

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 6 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾

1- کہہ دو "اے کافرو[1]

2- لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾

2- نہیں عبادت کرتا میں ان کی[2]
جن کی تم عبادت کرتے ہو

3- وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾

3- اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو[3]
جس کی میں عبادت کرتا ہوں

4- وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾

4- اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں[4]
جن کی تم عبادت کرتے ہو

5- وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾

5- اور نہ ہی تم اس کی عبادت کرنے والے ہو[5]
جس کی میں عبادت کرتا ہوں

6- لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾ ع ۶ ۲۴

6- تمہارے لیے ہے تمہارا دین[6]
اور میرے لیے ہے میرا دین

1- ایک جماعت وہ تھی جو اللہ کے رسول ﷺ اور قرآن پر ایمان رکھتی تھی اور ایک گروہ وہ تھا جو دین حق کے خلاف تھا یہ حکم اس گروہ یعنی کافروں پر واضح کر دینے کا ہے۔ کیا واضح کر دینے کا حکم ہے؟ یہ اگلی آیات میں ہے

2- یہ کہ ان پر واضح کر دو کہ جس بھی کسی چیز کی تم پرستش کرتے ہو میں ان سب کو مسترد کرتا ہوں وہ سب چیزیں باطل ہیں ان میں خواہ کوئی ذی روح چیز ہو یا کوئی اور چیز ہو

3- یعنی جس معبود کی عبادت کی میں دعوت دیتا ہوں وہ تمہارے معبودوں سے الگ ہے

4- میں باطل معبودوں میں سے کسی کی کبھی بھی عبادت کرنے والا نہیں

5- اور تم باطل پر جمے ہوئے ہو

6- لہٰذا میرا تم سے کوئی تعلق نہیں، کسی سے میرے تعلق کی بنیاد میرا دین ہے

سُوْرَةُ النَّصرِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 3 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱	1- جب آ جائے اللہ کی مدد[1] اور فتح
2- وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲	2- اور تو دیکھے لوگوں کو[2] اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے ہوئے
ع ۱ ۲ ۲۵ 3- فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع	3- تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر اور اس سے مغفرت طلب کر وہ تو بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے

1- یعنی جب اللہ کی مدد سے دین حق کو فتح کامل حاصل ہو جائے

2- اور باطل کی شکست کے بعد لوگوں کے دلوں پر دین حق کو غلبہ حاصل ہو جائے اور وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہونے لگیں تو (1) اس مدد اور کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کی تسبیح پڑھ جس نے سب مخالف قوتوں پر اپنے دین کو فتح دی (2) اور اگر تیرے ساتھیوں میں سے کسی نے اتنی بڑی کامیابی پر کبھی کوئی فخر اور غرور محسوس کیا ہو تو اس کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کر اس سورت میں اللہ کی طرف سے اپنے نبی ﷺ کو جزیرہ نمائے عرب پر دین حق کے کامل غلبہ کی خوشخبری دی گئی ہے مکہ فتح ہو گیا تو سارے عرب سے قبائل کے وفود مدینہ حاضر ہو ہو کر اللہ کے دین میں داخل ہونے لگے تھے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد جب اللہ کے رسول ﷺ حج کے لیے گئے تو سارے جزیرہ نمائے عرب سے اہل ایمان کے قافلے حج کرنے مکہ آئے تھے اور اللہ کے دین کی فتح کی خوشخبری پوری ہو چکی تھی

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 5 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱	1- ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے[1] اور وہ ہلاک ہو گیا[2]
2- مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲	2- اس کے کچھ بھی کام نہ آیا[3] اس کا مال اور وہ جو کچھ اس نے کمایا[4]
3- سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳	3- وہ ضرور آگ میں داخل ہوگا[5] بھڑکتی ہوئی آگ میں
4- وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴	4- اور اس کی بیوی بھی[6] جو برائی کا ایندھن اٹھانے والی ہے[7]

1- یہ سورت اللہ کے دین اور نبی ﷺ کے بہت بڑے دشمن کے انجام کے بارے میں ہے جس کا نام تو عبدالعزیٰ تھا لیکن وہ ابولہب کی کنیت سے معروف تھا۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ کا تایا تھا اور آپ ﷺ کے بڑے دشمنوں میں سے تھا۔ ٹوٹ گئے ہاتھ یعنی وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ اس کے وسائل شہرت و ناموری تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ایک بشارت تھی۔

2- ''ہلاک ہو گیا ہے'' سے مراد دنیا میں بربادی اور آخرت کا عذاب ہے۔

3- ابولہب بہت مالدار تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا مال بھی اسے ہلاکت سے نہیں بچا سکے گا۔

4- ''جو کمایا ہوا ہے'' سے مراد مال و دولت، شہرت، مقام و مرتبہ سب ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا مال و دولت، مقام و مرتبہ اسے ہلاکت سے بچا نہیں سکیں گے۔

5- یہ ہے اس کے لیے اللہ کے ہاں عذاب کا حال کہ اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں جانا ہے۔

6- اس کی بیوی کا نام اروی تھا وہ بھی اللہ کے رسول ﷺ کی بہت دشمن تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی بیوی کو بھی ہم دوزخ کی آگ میں ڈالیں گے

7- ''حَمَّالَةَ الْحَطَبِ'' کے لفظی معنی ہیں لکڑیاں ڈھونے والی۔ ایندھن کے کام آنے والی لکڑیاں ڈھونے والی۔ لیکن محاورے میں ''حَمَّالَةَ الْحَطَبِ'' کا مطلب ایسا فرد ہے جو لوگوں کے درمیان نفرت کے شعلے بھڑکانے کا ایندھن اٹھائے پھرتا ہو۔ برائی پھیلانے میں ◄◄

5- فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥	5- اس کی گردن میں ہے[8] چھال کی بنی ہوئی رسی

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

یہ سورت مکّہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 4 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١	1- کہو وہ اللہ ہے یکتا[1]
2- اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢	2- اللہ صَمَد ہے[2]
3- لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣	3- وہ جنتا نہیں[3] اور نہیں ہے وہ جنا ہوا[4]
4- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤	4- اور نہیں ہے کوئی بھی مانند اس کی[5]

◀◀ مصروف رہتا ہو۔ جھوٹی کہانیاں اور خبریں گھڑ کر لوگوں میں پھیلانے کا کام کرتا ہو۔ اروی اللہ کے دین اور رسول ﷺ سے دشمنی میں ایسا ہی کیا کرتی تھی اور اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ رات کو آپ ﷺ کے دروازے کے سامنے کانٹے بکھیر دیتی تھی۔

8- یعنی اس عورت کی گردن میں کھجور کی چھال کی بنی ہوئی رسّی ڈال کر اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا، ذلیل و رسوا کر کے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ابولہب کی رسوائی کی جو بشارت دی تھی وہ پوری ہو گئی تھی۔ ابولہب کا انجام اور عبرت ناک حالات اور عَدَسہ کے مرض سے موت کی تفصیل ہم نے ''الامین ﷺ'' میں دی ہے، یہاں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں۔ ان سب حالات اور ابولہب کے رویہ کی وجوہ کو جاننا اور پھر اس کے اور اس کے بیٹوں کے انجام سے مکمل آگہی سے ہی مکمل تصویر سامنے آ سکتی ہے۔ اس کے ظلم اور دشمنی کی انتہا کی بھی اور اللہ کے نبی ﷺ کے صبر، استقلال، صلہ رحمی اور پیغمبرانہ جذبہ کی بھی۔

1- یعنی اپنی ذات اور صفات میں اللہ یکتا ہے کوئی اور اس جیسا نہیں

2- صَمَد کے معنی بہت وسیع ہیں ''اللہ صمد ہے'' یعنی وہ ہمیشہ رہے گا وہ کسی کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں ہر چیز وہ پیدا کرتا ہے اور وہی سب کی ضروریات پوری کرتا ہے

3- وہ اپنے لیے اپنی اولاد پیدا نہیں کرتا اس کی کوئی اولاد تھی نہ ہے نہ ہو گی

4- اور وہ خود بھی کسی کی اولاد نہیں اور اس کی ذات کے ساتھ ایسی خصوصیات وابستہ نہیں کی جا سکتیں جو کسی صاحب اولاد مخلوق کی ہوتی ہیں

5- یعنی اپنی ذات اور صفات میں وہ اکیلا ہے کوئی بھی اس جیسا نہیں ہے

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی، اس کی 5 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾	1- کہہ ”میں پناہ مانگتا ہوں [1] صبح کے رب کی [2]
2- مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾	2- ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے
3- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾	3- اور اندھیرے کے شر سے جب وہ چھا جائے [3]
4- وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾	4- اور گرہوں پر پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے
5- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع ۱ ۵ ۳۸	5- اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے“

سُوْرَةُ النَّاسِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 6 آیات اور 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾	1- کہہ ”میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی [1]
2- مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾	2- انسانوں کے بادشاہ کی

1- قُلْ (کہہ) کے مخاطب تو اللہ کے نبی ﷺ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سب اہل ایمان کے لیے ہے

2- یعنی اس رب کی جو صبح اُمید پیدا کرتا ہے راہ دکھا دینے والی روشن صبح

3- رات میں پیش آنے والے خطرات اور آفات سے پھونکیں مارنے والیوں سے مراد خواتین اور حضرات دونوں قسم کے جادوگر ہیں گرہوں پر پھونکیں مارنے والوں سے یعنی جادو ٹونا والوں کے شر سے

1- انداز اور بیان وہی ہے جو سورہ الفلق میں ہے اللہ تعالیٰ مخاطب اپنے نبی ﷺ سے ہیں مگر حکم سب اہل ایمان کے لیے ہے وہی اللہ کی پناہ میں آجانے کا حکم جو سب انسانوں کا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے

3- اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾	3- انسانوں کے معبود کی[2]
4- مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾	4- اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے[3] جو پلٹتا رہتا ہے چھپ چھپ کر
5- الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾	5- جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے
6- مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع	6- جنوں میں سے اور انسانوں میں سے"[4]

ع ۱ ۶ ۳۹

2- یعنی سب انسانوں کا معبودِ حقیقی ہے

3- اس کے شر سے جو انسانوں کے یقین و ایمان کو کمزور کرنے کے لیے انہیں راہِ راست سے بھٹکانے کے لیے ان کے دلوں میں طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا کرنے کی کوششیں کرتا رہتا ہے اور چھپ چھپ کر پلٹ پلٹ کر ان کے پاس آتا رہتا ہے یعنی اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انہیں راہِ راست سے بھٹکا دے

4- خواہ وہ جنوں میں سے کوئی ہو یا انسانوں میں سے کوئی ہو